2767

سِیرُوا فِی الاَرضِ

تاثّراتِ رُوس

روس۔ لندن۔ سوئزرلینڈ۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ

کے حالات کا مجموعہ

مرتبہ

حضرت علاّمہ الحاج شاہ مولانا محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی

صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان و قائدِ وفد

شائع کنندگان

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی القادری (مولانا) محمد جیلانی صدیقی القادری

ناظمان مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان

دفتر مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان ٢١٢ پیرالٰہی بخش کالونی۔ کراچی

قیمت [illegible] روپے آٹھ آنے

Marfat.com

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔

Marfat.com

7567

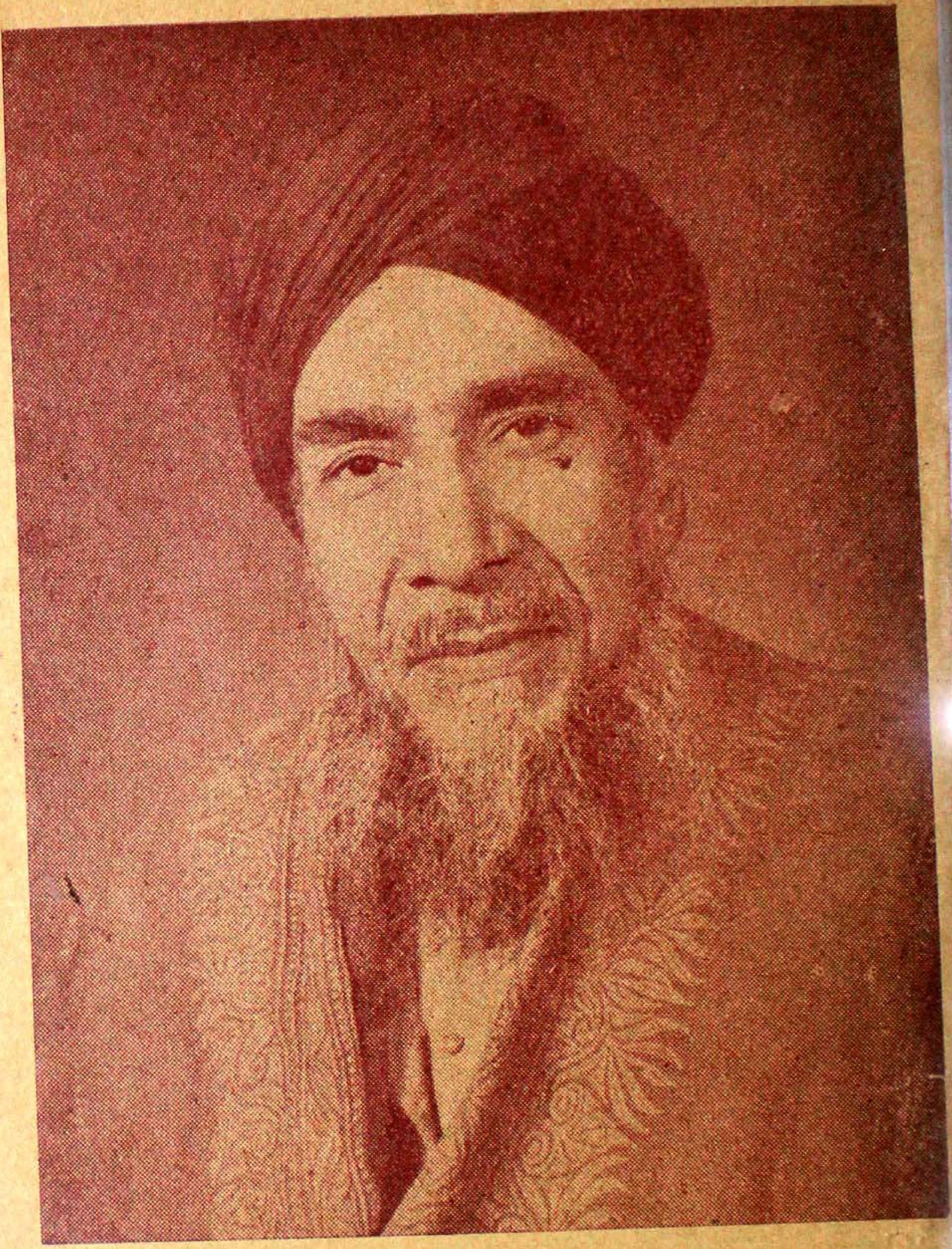

مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج مولانا عبدالحامد صاحب
قادری بدایونی صدر مرکزی جمعیت علمائے پاکستان
و قائد وفد برائے جمہوریۂ روس و مولف تاثرات روس

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

136269

سفرنامہ روس

مضمون	صفحہ
مدرسہ عالیہ اور مسجد دفتر کا معائنہ	۱۰
باغات کا معائنہ	۲۳
مزار چغان عطا	۲۳
جدید مسجد کی تعمیر	۲۴
ادارہ دینیہ کا کتبخانہ	۲۵
حضرت خواجہ عبداللہ احرار کا آستانہ	〃
حضرت امام القفال الشاشی	۲۶
بقیہ مساجد کا معائنہ	〃
طاشقند طبی انسٹی ٹیوٹ	۲۹
علی شیر نوائی لائبریری	۳۱
طاشقند کا عظیم الشان جمعہ	۳۴
نمائش گاہ کا معائنہ	۳۵
سمرقند کی روانگی	۳۶
سمرقند	۳۷
سیدنا قثم ابن عباس کے مزار پر حاضری	۳۹
مدرسہ بی بی خانم کا معائنہ	۴۰
حضرت امام بخاری کا مزار شریف	۴۱
نماز عید الضحیٰ	۴۳
وزرا سے ملاقاتیں۔	۴۴
مسئلہ کشمیر	۴۶

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۲	اسٹالن آباد کا سفر	۴۷
۲۲	اسٹالن آباد کی تفریح گاہ	۴۹
۲۳	اسٹالن باغ	〃
۲۴	علامہ شیخ صدر الدین کی ہیکل	〃
۲۵	فردوسی کتبخانہ کا معائنہ	〃
۲۶	زراعتی فارم کا معائنہ	۵۰
۲۷	حضرت یعقوب چرخی کے مزار پر حاضری	۵۲
۲۸	مسجد کونیکش کا معائنہ	۵۳
۲۹	پریس کے لئے بیان	〃
۳۰	نذر شاہ وزیر اعظم سے ملاقات	۵۴
۳۱	جامع مسجد شاہ منصور کا معائنہ	۵۵
۳۲	اسٹالن آباد کی مساجد کا معائنہ	۵۶
۳۳	ادارہ دینیہ کی طرف سے جشنی دعوت	۵۸
۳۴	قائد وفد کی جوابی تقریر	۵۹
۳۵	طاشقند ریڈیو سے قائد وفد کی تقریر	۶۰
۳۶	طاشقند سے واپسی برائے ماسکو	۶۲
۳۷	ماسکو ایئرپورٹ پر استقبال	۶۳
۳۸	ماسکو	۶۴
۳۹	سفیر پاکستان سے ملاقات	۶۵
۴۰	وزیر دینیات سے ملاقات	۶۶
۴۱	ماسکو یونیورسٹی	۶۷
۴۲	خطیب صاحب کی طرف سے دعوت	۶۹
۴۳	لیبلن فارم کا معائنہ	۷۰

Marfat.com

۴۴	ماسکو عجائب خانہ	۷۲
۴۵	دعوت منجانب ادارہ دینیہ	۷۳
۴۶	روانگی لینن گراڈ	۷۳
۴۷	لینن گراڈ کا باغ	۷۴
۴۸	لینن گراڈ کا اسٹیڈیم	۷۶
۴۹	خطیب صاحب کی عظیم الشان دعوت	۷۷
۵۰	ماسکو کو واپسی	۷۸
۵۱	مفتی صاحب کی طرف سے دعوت	〃
۵۲	ماسکو کی نمائش گاہ	۷۹
۵۳	مولانا محمد شاکر صاحب کی طرف سے بلاوا	۸۰
۵۴	ماسکو سے مراجعت	۸۱
۵۵	دورۂ روس پر ہمارا آخری نوٹ	۸۲
۵۶	ماسکو سے روانگی کا منظر	۸۴
۵۷	ہوائی اڈے پر رخصتی تقریر	〃
۵۸	لندن کا قیام	۸۵
۵۹	لندن کے مشاغل	۸۶
۶۰	سفیر پاکستان سے ملاقات	〃
۶۱	ایک جرمن خاتون کا اسلام	۸۷
۶۲	لندن کی سیر	〃
۶۳	پریسیڈنٹ یوتھ لیگ سے ملاقات	۸۸
۶۴	جنیوا	۸۹
۶۵	کونسلر پاکستان سے ملاقات	۹۰
۶۶،۶۷	پاکستان سفارتخانے کے ملازمین کی طرف سے دعوتیں	۹۲
۶	دمشق کا قیام	۹۳
۶۹	سفر مدینہ منورہ	۹۶
۷۰	جدے کا قیام	۹۷
۷۱	روانگی برائے مکہ معظمہ	〃
۷۲	واپسی جدہ	〃
۷۳	جلالۃ الملک سے ملاقات	〃
۷۴	روانگی برائے مدینہ منورہ	۹۸
۷۵	مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے یہاں قیام	〃
۷۶	حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی کا عرس	۹۹
۷۷	واپسی از مدینہ منورہ	۱۰۰
۷۸	کراچی دعوت حضرت پیر و مرشد	۱۰۳
۷۹	مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ۔	۱۰۴
۸۰	مولانا بدایونی کا بیان	۱۰۴
۸۱	عام و خاص مسلمانان پاکستان سے ہمدردی کا جذبہ۔	۱۰۶
۸۲	سفر ماسکو لینن گراڈ	۱۰۷
۸۳	ماسکو یونیورسٹی	〃
۸۴	لینن گراڈ کی تاریخی مسجد	۱۰۸

Marfat.com

سِیرُوا فِی الْاَرض

تاثراتِ رُوس

رُوس۔ لندن۔ سوئزرلینڈ۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ

کے حالات کا مجمُوعہ

مُرتبہ

حضرت علامہ الحاج شاہ مولانا محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی

صدر مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان و قائد وفد

شائع کنندگان

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی القادری (مولانا) محمد جیلانی صدیقی القادری

ناظمان مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان

دفتر مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان ۲۱۴ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

قیمت:۔ دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان جہاں قومی و مذہبی تحریکات میں مصروف رہتی ہے وہیں اس کے پیش نظر یہ بات بھی رہی ہے کہ پاکستانی مسلمانوں اور دنیا کے مسلمانوں کے روابط مضبوط کیئے جائیں چنانچہ یہ جمعیتہ مرکزیہ اسلامی ممالک میں اپنے وفود بھیجنے کا انتظام کرتی ہے مختلف ممالک میں ہمارے وفود بھیجے گئے اور نتائج اچھے برآمد ہوئے لیکن مغربی اور غیر مسلم حکومتوں میں ایسے بکثرت مقامات ہیں جہاں کوئی کام نہیں ہو سکا خصوصاً ترکستان ۔ قازستان ۔ بخارا ۔ سمر قند ستا شقند کے وہ علاقے ہیں جہاں مسلمان کافی تعداد میں ہیں اور دنیا کے مسلمانوں سے قطعاً کٹے ہوئے ہیں وہ پاکستان کے نام سے کسی حد تک واقف تھے لیکن پاکستان کے مسائل و حالات سے ان میں واقفیت نہ تھی ۔ اس علاقے کے اندر سابق میں کافی سے زیادہ مظالم و شدائد کیئے گئے مگر مسلمان دین پر قائم رہے ان میں دینداری اور مذہبیت کے متعلق مختلف قسم کی روایات مسموع ہوئی تھیں اب سے دو سال قبل بخارا و ترکستان ۔ قازستان کے ایک قومی رہنما انڈونیشیا کا دورہ کرتے ہوئے جس وقت کراچی آئے تو انہوں نے مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کے صدر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ صدر جمعیتہ اور ارکان اُن سے ملے تفصیلی مذاکرات ہوئے مسائل کو اچھی طرح سمجھکر جمعیتہ کی طرف سے بمقام آرام باغ ایک بڑا جلسۂ عام ترتیب دیا گیا جس میں انہوں نے اپنے حالات پیش کیے ہم سے اعانت کی خواہش ظاہر کی چنانچہ جمعیتہ کی مجالس عاملہ اور سالانہ کانفرنس

میں بخارا۔ ترکستان کے مسلمانوں کے متعلق چند تجاویز منظور کی گئیں۔
اُسی وقت سے مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان سوچ رہی تھی کہ ازبکستان۔ قازقستان جیسے تاریخی وعلمی مقامات کا ایکبار معائنہ کرکے اخوت اسلامی کی تحریک کا آغاز کیا جائے چنانچہ وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں جمعیت کی تحریکات کا سلسلہ جاری رہا۔ تاآنکہ گذشتہ ماہ رمضان المبارک سے قبل حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب صدر ادارہ دینیہ ازبکستان نے ہم سے جمعیت کی ایک وفد لانے کی خواہش ظاہر کی جس پر جمعیت نے غور وفکر کرنا شروع کر دیا۔ جس وقت صدر ادارہ دینیہ کا طاشقند سے باقاعدہ دعوت نامہ موصول ہو گیا تو ارکان جمعیت نے فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں وزیر خارجہ صدر مملکت اور دوسرے ذمہ دار حضرات سے تفصیل ملاقاتیں کرنے کے بعد جواب دیا جائے۔

وزیر خارجہ سے ملاقات حسب ذیل ارکان پر ایک وفد میری قیادت میں مئی ۱۹۵۷ء میں جناب ملک فیروز خاں نون وزیر خارجہ سے ملا۔ مولانا بدایونی۔ سید حسین امام۔ مولانا سید مخدوم سید ناصر جلالی۔ سید عبدالمنعم عدوی۔ مولانا نورانی میاں صاحب مولانا محمد جیلانی صاحب اور اراکین وفد نے طاشقند سے آیا ہوا۔ دعوت نامہ اور اس کے جواب کا مسودہ اور اراکین وفد اس کی فہرست وغیرہ سنائی اور کہا کہ اگر آپ متفق ہیں تو ہمارے پاسپورٹ وغیرہ کے احکام ہو جانا چاہئیں۔ جناب نون صاحب نے مسٹر آخوند کو حکم دیا کہ انڈورسمنٹ دیدیا جائے۔ مسٹر آخوند نے ملاقات کے بعد ہم سے اراکین کے نام طلب کئے جو انہیں بھیجدیئے گئے بعد ازاں ہمارے وفد کو لیٹ کیا گیا ہمیں طاشقند کے دعوت نامہ کے مطابق ۵ رجون کو کراچی سے روانہ ہو کر ۷ رجون کو طاشقند پہنچنا چاہیئے تھا مگر دفتر وزارت خارجہ کی پیچیدگیوں کے باعث وفد کی تاریخیں بڑھتی چلی گئیں وفد جمعیتہ علمائے پاکستان کا اور وزارت خارجہ کی طرف سے اس بات پر اصرار کہ مشرقی پاکستان کی طرف سے جن لوگوں کو ہم طے کریں گے اگر آپ شامل وفد نہ کریں گے تو وفد کو جانے کی اجازت نہ ملے گی۔

Marfat.com

جمعیت کے لیئے یہ طریقہ حد درجہ تکلیف دہ تھا مگر صرف اس وجہ سے کہ جو چیز جمعیت نے اپنی کوشش سے شروع کی اُسے اچھے یا بُرے نمائندوں (!) کی بنا پر ملتوی کرکے خراب کرنا کسی طرح مناسب نہ تھا خود وزارتِ خارجہ کا ایک شعبہ جس غرض سے ایسا طرزِ عمل اختیار کر رہا تھا اس کا پس منظر ہمارے علم میں تھا پھر بھی ہم نے اللہ کا نام لے کر اِن تین سرکاری افراد کو قبول کر لیا تاکہ روسی مسلمانوں کے حالات کا مشاہدہ تو کر لیا جائے دورے کے اختتام پر ہم جانتے تھے کیا ہوگا۔

بہرکیف ۲۱ جون ۱۹۵۷ء کو وفد کی حسبِ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

(مولانا) بدایونی ۔ قائدِ وفد

(مولانا) محمد جیلانی صدیقی رکنِ وفد

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی "

سید عبدالمنعم عدوی "

جناب راغب احسن صاحب (از وزارتِ خارجہ)

جناب عبدالوہاب صاحب "

جناب سید افتخار علی صاحب ڈپٹی سکریٹری بحیثیت لیزان آفیسر

۲۶ جون کی دوپہر تک پاسپورٹوں اور کرنسی کے مسائل کی تکمیل ہو سکی۔

روسی سفارتخانے میں دعوت

۲۶ جون کی شام کو روسی سفارتخانے نے اراکینِ وفد کو اپنے یہاں مدعو کیا اگرچہ ہم لوگ اس دن کافی سے زیادہ مشغول تھے مگر سفرِ روس کی وجہ سے سفارتخانے کی دعوت کا قبول کرنا ناگزیر تھا دو گھنٹے تک روسی سفارتخانے میں اجتماع رہا اراکین جمعیۃ علمائے پاکستان و دیگر افراد دعوت میں شامل رہے نمازِ مغرب سفارتخانے کے لان ہی میں ادا کی گئی۔ واپس آکر سامان درست کیا طے پایا کہ تین افراد ایئرپورٹ پر جا کر آرام کریں بقیہ حضرات صبح جہاز سے قبل پہنچ کر جہاز پکڑ لیں گے۔

روسی سفارتخانہ پاکستان میں مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کے وفد اور مجلس عاملہ کے ارکان کی دعوت

Marfat.com

روانگی از کراچی

۲۰ جون ۱۹۵۷ء کو روسی سفارتخانہ کے قائمقام سفیر صاحب نے معہ اپنے عملے کے ہم سب کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے۔ جہاز ٹھیک ۶ ۱/۲ بجے صبح پرواز کی اور ۹ ۱/۲ بجے لاہور پہنچ گیا۔ ان دنوں کراچی میں شدید انفلوئنزا پھیلا ہوا ہے۔ لاہور میں اس کے اثرات آچکے ہیں چنانچہ لاہور ایرپورٹ پر ڈاکٹروں کا ایک خاص عملہ مقرر ہے جو مسافروں کا معائنہ کرنے پر مامور ہے۔ چیکنگ اور معائنہ کے بعد ہم لوگ ایک کمرے میں جا کر بیٹھ گئے دیر تک مسٹر قدوائی ایڈوکیٹ سے باتیں سفر روس پر ہوتی رہیں لاہور سے ایک گھنٹہ میں راولپنڈی اور وہاں سے روانہ ہوکر ۱۲ ۱/۲ بجے پشاور پہنچ گئے۔ پشاور پر جناب محترم مسٹر زبیری کمشنر پشاور کی جانب سے تمام انتظامات ہوچکے تھے۔ نیز برادر گرامی جناب سید عبدالغنی صاحب بھی ہوائی اڈے پر تشریف لائے تھے۔ ہوائی اڈے سے شہر کے ایک بڑے ہوٹل میں کھانا کھایا یہیں نماز ظہر ادا کی۔ کابل سے ہمارے لیے ایک اچھی اسٹیشن ویگن گاڑی آگئی ہے آج ۴ بجے شام اس گاڑی سے سفر کر کے رات کو جلال آباد قیام کریں گے۔

پشاور سے روانگی

حسب قرارداد ہوٹل میں قدرے آرام کر کے ٹھیک ۴ بجے شام پشاور سے روانہ ہوگئے۔ نصف گھنٹے کے بعد پاکستان کی آخری سرحد آگئی جہاں پر پاکستان کا دفتر قائم ہے یہ مقام بےحد خوشگوار ہے۔ پہاڑوں کے دامن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہے۔ مسجد کی برابر دفتر اور صحن ہے۔ یہاں مختصر سی آبادی بھی ہے۔ نماز عصر پڑھی۔ نماز کے بعد افسر اعلیٰ کی جانب سے دعوت عصرانہ دی گئی۔ ناشتے کے بعد ہی متصلاً یہاں سے روانہ ہوگئے۔ سامنے ہی کابل کی سرحد پر کا پھاٹک تھا۔ یہاں پاسپورٹ دکھلائے گئے۔ ہمارے ہمراہ کابل کے روسی سفارتخانہ کے تھرڈ سکریٹری جا رہے ہیں۔ یہ اچھی فارسی بولتے ہیں تمام انتظامات وہی کر رہے ہیں۔

پہاڑیوں کے دلچسپ مناظر

پاسپورٹوں کی دیکھ بھال کے بعد گاڑی روانہ ہوگئی۔ پہاڑیوں کے موڑ توڑ مدوجزر شروع

Marfat.com

ہو گئے اس وقت ہوا کافی ٹھنڈی چل رہی ہے۔ ہر چہار طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا ہے پہاڑوں سے آبشاروں کے گرنے کا منظر نہایت دلچسپ ہے۔ یہ وہی راستے ہیں جہاں سے شاہان اسلام اپنی افواج لے کر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیاں راستوں کی ناہمواریاں دیکھ کر ہمارے قلوب پر یہ تاثرات پیدا ہو رہے ہیں کہ اس قدر تکلیف دہ راستوں پر مسلمانوں کی افواج اپنے کثیر سامان کے ساتھ کس طرح گذریں حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم میں ہمت وجرأت ایمانی طاقت خدا پر بھروسہ پیدا ہو جائے اور وہ والہانہ انداز میں اقدامات کرے تو قدرت اس کی مدد کرتی ہے تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں آجکل کے دور ارتقاء وسائنس میں بھی ان پہاڑوں سے گذرنا آسان کام نہیں پھر پرانے زمانہ میں جبکہ آج کی ترقیاں نہ تھیں دور دراز مقامات پر مسلمانوں کا پہنچنا ان کے عزم راسخ کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ آفرین ہے عساکر مسلمین کو کہ انہوں نے فتوحات کا سلسلہ قائم رکھا۔

جلال آباد تک پہنچتے پہنچتے یہی تخیلات دل ودماغ پر قائم رہے۔ رفقا میں مولانا محمد جیلانی۔ مولانا شاہ احمد نورانی اور سید افتخار علی صاحب خوش وخرم ہیں لیکن بقیہ افراد ایک تو آرام طلب عمر میں پہلی بار ایسے طویل سفر کو نکلے راغب صاحب تو کراچی سے ہی انفلوئنزا کا شکار تھے۔ یہ سب اپنے اپنے حال میں گم ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ عبدالوہاب صاحب اور عددی صاحب کا تو برا حال ہے۔ پھر بھی ہم لوگ ان سب کی مزاج پرسی کرتے ہوئے سفر طے کر رہے ہیں۔ عددی صاحب بھوک پیاس کے بیحد کچے ہیں اور طبیعت بھی بچوں کی پائی ہے ذراسی دیر میں تولہ گھڑی میں ماشہ۔

اب آفتاب ڈوب رہا ہے۔ روسی ڈرائیور کو بذریعہ مترجم سمجھا دیا گیا کہ جو گاؤں آئے اس کے کنارے پر روک دے تاکہ ہم سب نماز مغرب پڑھ لیں۔ گاؤں آتے ہی گاڑی ٹھہر گئی۔ وضو کیا اپنی اپنی چادریں بچھائیں نماز مغرب ادا

Marfat.com

کی اُس وقت علم ہوا کہ جناب سید افتخار صاحب شیعہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔
نماز کے بعد سامنے ایک قبرستان تھا وہاں فاتحہ پڑھی گاؤں والے نے سب کو چشمہ
کا پانی دیا۔ یہ شخص بڑا ہی نیک ہے۔ ہم نے اُسے اور اس کے بچوں کو لٹادیے لگے
ہوئے پھلوں میں سے پھل دیئے۔ وہ بہت خوش ہوا اور دُعائیں دینے لگا۔
اب گاڑی پوری رفتار سے چلی جارہی ہے مگر جگہ جگہ چونکہ سڑک خراب ہے،
اس لئے گاڑی کی رفتار بار بار دھیمی کرنی پڑتی ہے۔ رات کے وقت آسمان کے
رنگ پہاڑیوں کی چوٹیوں کا منظر عجیب دلکش ہے۔ ہم مناظر قدرت میں منہمک
تھے کہ جلال آباد کی آبادی آگئی۔ ہمارے وفد کے لئے مہمان خانہ خصوصی میں شب
کو ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا ہے اسی عمارت میں گاڑی ہمیں لائی۔ یہاں افغانستان
کے عمال اور سفارتخانہ پاکستان کے کچھ کارکنان موجود تھے۔ کھانے پر سب سے
باتیں ہوتی رہیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر نماز عشاء پڑھ کر جلد لیٹ گئے اوّل تو دن
بھر کی تھکن پھر سویرے چار بجے کابل چلنا ہے تاکہ نماز جمعہ سے قبل کابل
پہنچ جائیں۔ صبح کا وقت نازک ہوتا ہے۔ روانگی ۴ کی بجائے ۵ بجے ہو سکی۔
جلال آباد سے راستہ سیدھا ہے۔ پہاڑوں کی بجائے صاف سڑک پر گاڑی
تیز چل رہی ہے جلال آباد سے کابل ۸۰ میل ہے جس رفتار سے گاڑی جا رہی
ہے اُمید ہے کہ انشاءاللہ ہم لوگ ۱۱½ بجے تک کابل پہنچ جائیں گے۔ اگرچہ
سڑک کافی خراب ہے مگر ڈرائیور بہت تیز چل رہا ہے۔ مناظر دلچسپ ہیں۔
جلال آباد کے بعد راستے میں صرف ایک جگہ رُکے چائے وغیرہ پی۔ تا آنکہ
۲۸ جون کو صبح ۱۱½ بجے کابل پہنچ گئے۔ ہم نے سفارتخانہ کے سکریٹری صاحب
سے کہہ دیا کہ جمعہ کی وجہ سے فی الحال کسی اور جگہ نہ جائیں گے جہاں ہمیں ٹھہرنا
ہے وہیں چلئے تاکہ غسل وغیرہ کرتے ہی کپڑے بدل کر جامع مسجد چلے جائیں۔
چنانچہ شاہی ہوٹل دارالامان میں گئے جاتے ہوئے شہر کی چند سڑکیں۔ عمارتیں
دیکھیں۔ دارالامان کی سڑک امان اللہ خان نے اپنے زمانہ میں روسی انجینئروں

سے تعمیر کرائی تھی۔ دو رویہ خوبصورت درخت بیچ میں سڑک چھوٹی چھوٹی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ ہوٹل پہنچکر غسل وغیرہ سے فراغت پائی۔ جمعہ کے لئے روانگی ہوگئی جامع مسجد اذان ادا ہونے کے بعد پہنچ سکے۔ مسجد خاصی اچھی ہے۔ مگر صحن خام ہے جہاں افغانی بھائیوں نے اپنی اپنی چادریں بچھا رکھی ہیں۔ ہم سب نے بھی سنتیں پڑھیں۔ بعض بعض خواتین جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ بعد فراغت نماز مسجد کے اندرونی حصے میں چند علماء سے گفتگو شروع ہوگئی۔ مسجد کی بدنظمی کا حال دیکھ کر افسوس ہوا۔ مختصر ملاقات کے بعد ہم لوگ سیدھے ہوٹل آگئے یہ ہوٹل مغربی طرز کا ہے افغانی اور مغربی کھانے ملتے ہیں۔ ہماری طبیعت نے یہاں کے کھانے پسند نہ کئے۔ توس۔ مکھن سے اپنا کام چلالیا۔ اور ہوٹل واپس ہوئے۔ شہر کابل ۶ ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ موسم بیحد خوشگوار ہے۔ پہاڑیوں پر جگہ جگہ برف نمایاں ہے۔ یہاں کی سڑکیں پہلے سب خراب تھیں مگر روسی انجینئروں نے محنت کر کے انہیں درست کر دیا۔ ہمارا یہ ہوٹل شہر سے ۷-۸ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ہوٹل آکر آرام کیا۔ جناب راغب حسین صاحب کراچی سے ہی علیل چلے ہیں۔ عبدالوہاب صاحب پر بھی سفر کی تکان غالب ہے اور یہی حال عدوی صاحب کا ہے۔ ان سب کے لئے علیحدہ علیحدہ کمروں میں انتظام کر دیا ہے۔ جس قدر انتظامی امور ہیں وہ سب ہمیں یا مولانا جیلانی میاں اور نورانی میاں کو ہی انجام دینا پڑ رہے ہیں۔

اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری

۲۹ جون صبح سویرے نماز فجر کے بعد ناشتہ کر کے طے ہوا کہ آج دو صحابیوں کے مزارات پر حاضر ہو کر ایصال ثواب کیا جائے ان دونوں بزرگوں کے مزارات کابل کی قدیم آبادی کے اندرونی حصے میں ہیں اور مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں۔ سب کے سب یہاں حاضر ہوئے فاتحہ پڑھی۔ دونوں کے مزارات پر خاص نور جھلک رہا تھا۔ دیر تک حاضر رہے ان کے تاریخی حالات معلوم کئے مگر حاصل

Marfat.com

نہ ہوسکے صرف اتنا ہی معلوم ہوسکا کہ صحابی رسول ہیں جنہوں نے کابل میں آکر فیوض ظاہر و باطن پھیلائے اور خلق خدا کی خدمت فرمائی رضی اللہ عنہما۔

دریائے کابل اور شاہی باغ

یہاں حاضری دے کر دریائے کابل دیکھنے گئے۔ دریا کے بعد شاہی باغ میں فاتحہ پڑھنے حاضر ہوئے۔ شہنشاہ بابر خاندان مغلیہ کا افغانستان میں بانی تھا۔ آگرہ سے اس کی لاش کابل لا کر دفن کی گئی۔ یہ باغ کافی حسین ہے جس کے اندر دریائے کابل کی ایک چھوٹی سی نہر بہہ رہی ہے۔ بہت پر لطف منظر ہے۔ ایک بارہ دری بنی ہوئی ہے۔ یہاں آئے تو ایک صاحب کتاب کافیہ پڑھ رہے تھے۔ مولانا شاہ نورانی میاں نے امتحان لینا شروع کیا زیادہ بیچارے گھبرا گئے۔ یہاں کی پولیس بیرونی ممالک کے آئے ہوئے لوگوں کی سخت نگرانی کرتی ہے۔ اور اس قسم کے لوگ پہلے سے نگرانی و دریافت حال کے لئے بٹھا دیئے جاتے ہیں۔

تین دن کے قیام کابل میں ہم لوگ جہاں جاتے ہمارے پیچھے پولیس کے افراد کی ایک سرخ موٹر گاڑی ہر جگہ ساتھ گھومتی رہتی۔ ہمیں افسوس ہوا کہ ہم اپنے ایک اسلامی اور پڑوسی ملک میں وفد کی شکل میں روس جاتے ہوئے ٹھہر گئے پھر بھی ہماری نگرانی کے کیا معنے۔

دیر تک باغ کے مناظر دیکھے۔

حضرت ابو رفاع عدوی ابن السید عدی ہجرت کے ۴۴ ویں سال کابل تشریف لائے اور جے پال جو اس وقت کابل کا بادشاہ تھا۔ اس کی افواج نے آپ پر شدید یورش کی اس یورش میں حضرت نے جام شہادت نوش فرمایا۔

یہاں کی حاضری میں سوز و کیف پیدا ہوا۔ اور بھی چند مزارات پر جو قلعہ بالا حصار کی سڑک پر واقع ہیں حاضریاں دیں۔

ادارۂ تعلیمات میں چانسلر محکمۂ تعلیم سے ملاقات

مزارات شریفہ پر فاتحہ پڑھنے کے بعد جناب رئیس صاحب چانسلر تعلیمات افغانستان نے دفتر ادارۂ تعلیمات میں حاضر ہو گئے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک یہاں علمی مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ دینیات کے معلم بھی موجود تھے ان سے عربی میں اور چانسلر صاحب سے انگریزی میں باتیں ہوتی رہیں۔ چانسلر صاحب

Marfat.com

نے دینیات کے کورس کا ایک نقشہ بھی ہمیں دیا۔

سفیر سعودیہ عربیہ سے ملاقات

ادارہ تعلیمات سے فارغ ہو کر سیدھے سفارتخانہ سعودیہ عربیہ گئے۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک ان سے ملاقات رہی۔ قائم مقام سفیر ایک نوعمر نوجوان ہیں مگر بیحد تیز و چست ہیں۔ ان کے یہاں سابق سفیر حجاز کی تعزیت کرنے گئے۔ عددی صاحب نے یہاں بھی سفیر سے اپنی رقوم کے مطالبات شروع کر دئے

مسٹر محمد اسلم خٹک سفیر پاکستان کے یہاں وفد کے اعزاز میں دعوت

جناب مسٹر محمد اسلم خٹک سفیر پاکستان سے پہلی ملاقات ہم ۲۶ جون کو کر آئے تھے اسی دن انہوں نے فرمادیا تھا کہ ۲۹ جون کو میرے یہاں ارکان وفد کی دعوت ہے۔ چنانچہ سفیر سعودیہ عربیہ کے یہاں سے سیدھے خٹک صاحب کے مکان پر گئے۔ جناب خٹک صاحب نے اپنے یہاں کی دعوت میں سفرائے عالم اسلامی کو مدعو کیا تھا۔ چنانچہ سفیر مصر۔ سفیر عراق۔ سفیر سعودیہ عربیہ و دیگر حضرات شریک ہوئے۔ سب سے عزاکرات علمیہ و سیاسیہ رہے۔ سفیر مصر نے سیاسی مسائل پر بحث شروع کر دی اراکین وفد نے مسئلہ کشمیر پر اچھی تقریریں کیں درمیان میں حیات انبیائے کرام و مسئلہ قادیانیت شروع ہو گیا۔ نیز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریفہ پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی مسئلہ فلسطین و الجزائر و دیگر مسائل عالم اسلامی بھی درمیان میں زیر بحث آگئے جس میں ہماری طرف سے بتایا گیا کہ مسلمانوں نے ہمیشہ عالم اسلامی کے معاملات میں دلچسپی لی ہے مگر دنیائے عالم اسلامی نے مسئلہ کشمیر میں بے اعتنائیاں کیں۔ آپ حضرات لسانی جغرافیائی ذہن میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پاکستانی مسلمان اپنے مسائل کی طرح آپ کے مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اس بحث کے اختتام کے بعد پر تکلف دعوت شروع ہوئی جو ۲ گھنٹے کے قریب تک جاری رہی۔ دعوت کے بعد سیدھے قیام گاہ آگئے۔ طبیعت تھک گئی تھی آرام کیا۔ ۴½ بجے اٹھ بیٹھے کیونکہ آج حضرت نور المشائخ علیہ الرحمہ کی فاتحہ اور ان کے صاحبزادے صاحب کی خدمت میں تعزیت کے لئے

جانا ہے۔

حضرت نور المشائخ کے صاحبزادے سے ملاقات

ٹھیک ۵ بجے سفارتخانۂ پاکستان کے ایلچی جناب محمد سلیم صاحب ہم لوگوں کو حضرت نور المشائخ صاحب کے یہاں لے جانے کے لئے آئے۔ جناب محمد سلیم صاحب نے قیام کابل کے زمانہ میں اراکین وفد کے ساتھ کافی وقت صرف کیا ہر جگہ ہم لوگوں کو لے جاتے رہے۔ ان کی وجہ سے کافی آرام ملا ہم کی سہولیت حاصل ہوئی۔

حضرت نور المشائخ کا ایک وسیع مکان ہے جس کا بڑا حصّہ زنانہ۔ دوسرا مردانہ ہے اس کے اندر باغات بھی لگے ہوئے ہیں۔ پہلے دروازہ پر حضرت نور المشائخ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت خواجہ اسمٰعیل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ابعد ازاں حضرت مولانا خواجہ محمد ابراہیم صاحب عرف ظل المشائخ ملے۔ بیحد خلیق اور کافی علم رکھنے والے بزرگ ہیں۔ جن کے معمولات بہت اچھے ہیں۔ نورانی چہرہ ہے۔ مزاج پرسی اور معانقہ کے بعد ابتداً فارسی میں پھر عربی میں گفتگو جاری رہی۔ آخر میں شاہ صاحب نے اردو میں گفتگو شروع فرمائی۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک سلسلۂ ملاقات و گفتگو جاری رہی۔ آخر میں ناشتہ وغیرہ کیا گیا۔ اس وقت ہماری معیت میں مولانا نورانی میاں سلمہٗ جناب راغب احسن شریک تھے۔ شاہ صاحب نے ایک نسخہ عمدۃ المعارف کا دیا۔ نورانی میاں صاحب کو قلم عنایت فرمایا۔ اس ملاقات کے بعد حضرت نور المشائخ علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے جو مکان کے سامنے اور جدید مسجد کے متصل واقع ہے دیر تک فاتحہ پڑھی۔ ظل المشائخ صاحب نماز عصر کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے ہم سب لوگ قیام گاہ سے نماز ادا کر کے چلے تھے۔ اس لیے باطمینانِ قلب فاتحہ پڑھتے رہے بعد اختتام فاتحہ نئی مسجد دیکھی جو حضرت نور المشائخ نے وصال سے قبل تیار کرائی تھی۔ اس ملاقات میں نور المدارس کے علمائے کرام بھی شریک تھے جن سے عربی و فارسی میں مذاکرات ہوتے رہے اس ملاقات کا ہم لوگوں پر

کافی اثر ہوا۔

کابل کی موجودہ حالت

کابل کے سہ روزہ قیام کے زمانہ میں یہ بات صاف طور پر نظر آئی کہ کابل ترقیات کے سلسلے میں بہت پیچھے ہے۔
یہاں کے عوام عسرت و تنگی میں ہیں۔ کابل کی سڑکیں جس قدر بھی ہیں ان میں دو ایک کے علاوہ سب ہی خراب ہیں۔ عوام کے اندر مذہبی جوش ضرور ہے مگر ملوکیت و شہنشاہیت میں جو کچھ ہوا کرتا ہے یہاں بھی اس کا رنگ نمایاں ہے۔

ہم نے کابل پہنچکر حسب ذیل بیان بغرض اشاعت دیا۔

تمام تعریفوں صفتوں کی مستحق وہ ذات پاک ہے جس نے کائنات عالم کو پیدا فرمایا اور اپنی قدرت کاملہ سے ناموجود کو لفظ کُن فرما کر موجود فرمایا۔

وہ سب کا خالق و مالک وحدہٗ لاشریک ہے اپنی صفات میں منزہ۔ زمین و آسمان بحر و بر کا مالک ہے۔ اس نے انسان کو اپنی نعمتوں۔ برکتوں۔ فضل و کمالات سے سرفراز فرمایا یہاں تک کہ اسے مسجود ملائک بنا دیا۔

انسان کی ہدایت فوز و فلاح راہ حق دکھانے کے لئے خدائے قدوس کی کی طرف سے رسولان محترم تشریف لاتے رہے۔ ہمارا اُن سب پر سلام ہو۔

انبیائے ذوی الاحترام میں سب سے آخر میں خاتم الانبیاء سندُ الاصفیاء حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات عالم کے معلم کامل بنا کر بھیجے گئے۔ آپ اپنے ساتھ ایک مکمل کتاب لائے جو انسانی زندگی کا بہترین نظام نامہ ہے اس کی ہدایت کسی خاص قوم و قبیلے یا کسی ایک زمانہ کے لیے مختص نہیں بلکہ ہر دور کے لئے ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق و عادات و کردار سیرت طیبہ سے صرف حجاز مقدس کے رہنے والوں کی نہیں بلکہ کائنات کی حالت بدل دی۔ وہ انسان جسے ہر شرف و عزت کا حامل بنایا گیا اس نے اپنے اعمال کو اس درجہ ذلیل و خوار کر لیا جس سے حیوانیت بھی شرماتی۔ جو انسان توحید کا مبلغ تھا وہی شرک و کفر میں آلودہ ہوگیا۔ جو خدا کے نائب کی حیثیت سے اخلاق

شرافت کا مجسمہ تھا اُس نے ہر قسم کی بد اخلاقیاں شروع کر دیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا کے ہر حصہ میں قتل و غارت۔ شرک بت پرستی کا بازار گرم ہو گیا۔ ہر طرف بغض و عداوت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ دولتمند غریبوں کو کھا رہے تھے۔ ایسے بگڑے ہوئے ماحول میں حضور خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثناء نے مکۃ معظمہ کی سرزمین سے ہاشمیوں کے خاندان ریگستان عرب سے دنیا کو مخاطب فرمایا۔ دینِ حق کی دعوت دی۔ اگرچہ اہلِ عرب آپ کی جان کے دشمن تھے۔ قدم قدم پر سخت سے سخت مشکلات تھیں۔ گھر والے اپنے بیگانے سب ہی تباہی و بربادی پر کمر بستہ تھے۔ مگر حضور پاک نے ان تکالیف کا بخندہ پیشانی مقابلہ کرتے ہوئے عرب جیسے خطہ کی کاملاً اصلاح فرما دی۔ جو لوگ آپس میں لڑ لڑ کر خون کرنے کے عادی تھے ان میں اخوتِ باہمی کا ایسا جذبہ راسخ پیدا ہو گیا کہ اُن سے زیادہ اپنے بھائی کا کوئی اور محافظ نہ تھا۔ اسلامی دولت سے مالا مال ہو کر تمام امتیازات ختم ہو گئے جس طرح جسم کا کوئی ایک عضو دکھتا ہے تو سارا بدن متاثر ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی ایک گوشہ کے مسلمانوں کو ادنیٰ سی تکلیف پہنچتی تو مسلمان بے چین ہو کر اس کی اعانت کرتے انما المؤمنون اخوۃ فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا کی مقدس تعلیم نے سب کو ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مجتمع کر دیا۔ اسلام نے جہاں اپنے متبعین کو توحید و رسالت خشیت الٰہی زہد و تقویٰ۔ کسبِ حلال صدق مقال کی نعمتوں سے مالا مال فرما دیا۔ وہیں ان میں یکجہتی اسلامی برادری اخوت و محبت پیدا کر دی۔ برادرانِ گرامی! قرآن کریم نے پوری اسلامی دنیا کے مسلمانوں کے اندر اسلامی برادری کی عظیم الشان تحریک شروع فرما کر ہر ایک مسلمان پر لازم کیا کہ وہ اپنے بھائی کی ہر ممکن اعانت کرے۔ جب تک اس عالمگیر اخوت پر عمل رہا۔ بحر و بر مشرق و مغرب۔ جنوب و شمال کے ہر گوشے میں اسلام پھیل گیا۔ مسلمان اعمال خیر کی وجہ سے دنیا کے ہر حصے پر قابض ہو گئے اور نظام خلافت و حکومت محیط عالم میں جاری ہو گیا۔ جس وقت یہ رشتۂ اخوت کمزور ہونا

Marfat.com

شروع ہوا۔ باہمی مناقشات بڑھنے لگے۔ مسلمانوں کی طاقت مضمحل ہو گئی دشمنان اسلام مسلمانوں کے اندر افتراق وانشقاق کی آگ بھڑکانے لگے۔ لیکن کچھ اللہ کے بندے ان بدحالیوں کے زمانہ میں بھی اُخوت کے ٹوٹے ہوئے رشتے مضبوط کرنے کی فکر میں تھے۔

برادران عزیز! یہ شرف صرف افغانستان ہی کو حاصل ہے کہ حضرت جمال الدین افغانی نے عالمگیر اخوت کی تحریک شروع فرمائی اس وقت سے لے کر اب تک دنیا میں اخوت کی تحریکات کار فرما ہیں۔

مجاہدین افغانستان! ہندی مسلمان انگریزوں کے دور میں بھی افغانستان سے عمیق محبت رکھتے تھے۔ اور آج جبکہ ہندوستان تقسیم ہو گیا اور مملکت پاکستان عالم وجود میں آگئی۔ یہاں کے کروڑہا مسلمان آپ کی عظمت و بہادری کا دم بھرتے ہیں۔ آپ کے ملک میں مجاہد۔ علماء۔ صوفیا۔ محدثین و فقہا پیدا ہوتے رہے ہیں۔ افغانستان میں ایک طرف تو خود مدارس دینیہ کی کثرت رہی دوسری طرف یہاں سے بکثرت طلبا ہندوستان جاتے رہے۔ ہمارے اور آپ کے علمی دینی روحانی حیثیت سے جو قدیم رشتے قائم ہیں۔ انہیں مضبوط و مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ فی زمانہ اعدائے دین اندرونی طور پر ہمیں اور آپ کو ایک دوسرے مختلف رکھنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ باہمی مذاکرات و مباحث کے ذریعہ غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ پاکستان ہی وہ تنہا ملک ہے جو اسلامی ممالک کے ساتھ اخلاص کے ساتھ روابط قائم رکھنا چاہتا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے رشتے زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں آپ ہمارے مسائل سے عملاً دلچسپی لیں۔

مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کا یہ وفد مسلمانان قفقانہ کی دعوت پر آپکے ملک میں سے ہوتا ہوا روس جا رہا ہے۔ یہ جمعیتہ ۸ سال سے اخوت اسلامی کی تحریک پر عمل کر رہی ہے۔ حضرت مولانا نور المشائخ ملائے شور بازار حبیب بھی

کراچی تشریف لاتے تو مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان حضرت کا استقبال کرتی۔ ہم آپ کے شہر میں حاضر ہو کر اپنے قلوب میں اخوت و محبت کافی جذبہ رکھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ پاکستان و افغانستان کے تعلقات زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں حضرات ہمارے ملک کے بعض حصے اغیار کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہاں کی مسلم آبادیاں استصواب رائے چاہتی ہیں۔ مگر مدعیان حریت و آزادی انہیں جائز آزادی سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ فتح پاکستان ہی کو ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ غیور و بہادر افغانستان ہمارے ان مسائل میں دلچسپی لیں گے۔

شہر بلاشبہ خوبصورت ہے اور وزارت تعمیرات کوشش کر رہی ہے کہ کابل میں جدید ترقیات شروع کرے۔ مگر پشاور سے کابل کی سڑک ہنوز مرمت طلب ہے۔ یہی ایک سڑک ہے جس سے سارا حمل و نقل ہوتا ہے۔ لیکن وہ آج تک ٹھیک نہیں کرائی گئی۔

خدا کرے کہ کابل اور پاکستان کے درمیان تعلقات استوار ہو جائیں۔

حضرت جمال الدین کا مزار

۲۹ جون ۱۹۵۲ء کی شام کو حضرت جمال الدین افغانی کے مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے گئے۔ یہ مزار شہر سے دور ایک بڑے میدان میں واقع ہے جہاں حکومت افغانستان ایک بڑا قبہ بنا رہی ہے۔ یہ قبہ چار بڑے ستونوں پر قائم کیا گیا ہے۔ کافی بلند و بالا ہے نیچے کے حصے میں حضرت جمال الدین افغانی کی قبر ہے۔ دیر تک عالم اسلامی کو متحد کرنے والے زعیم کی قبر پر ایصال ثواب کیا۔

یہیں سے امراء و سلاطین کے قبرستان گئے۔ یہاں علیحدہ علیحدہ قبریں موجود ہیں جہاں ایک بہت بڑا گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ مصر کی طرح خاص خاص چیزوں کے لئے کمرے تیار کئے گئے ہیں۔ تعمیر کا کام اس وقت بھی زور شور سے ہو رہا ہے۔

وقت کافی ہو چکا تھا اس لئے قیام گاہ واپس آگئے۔

یہاں سے ہوٹل جا کر کھانا کھایا۔ قیام گاہ آکر نماز عشاء پڑھی۔

Marfat.com

یہاں کے بڑے بڑے ہوٹل یورپین طرز پر ہیں جن میں یورپ کے لوازمات ہیں
ہم نے کھانے پینے میں کافی احتیاط کی۔

خٹک صاحب سفیر پاکستان کی ضروری کام سے کابل سے پشاور روانہ ہوئے
اُن کے ہمراہ کراچی کے لیے خط بھیجدیا تاکہ یہاں تک بخیریت پہنچنے کی خبر معلوم ہو جائے۔

کابل سے روانگی

۳۰ جون یوم اتوار کی صبح کو کابل سے تاشقند بذریعہ ہوائی جہاز جانا تھا اس لیے شب ہی میں سامان وغیرہ ٹھیک کر لیا گیا۔
صبح اوّل وقت ناشتہ کر کے ۶ بجے ہوٹل سے مطار کابل کے لئے روانہ ہو گئے۔ مطار شہر سے دور ہے۔ مطار آ گئے تمام سامان ٹھیک کرایا گیا یہاں جناب مسٹر غیور صاحب فرسٹ سکریٹری سفارتخانہ۔ جناب سردار عبدالرب نشتر کے فرزند مسٹر سلیم صاحب کے ہمراہ رخصت کرنے تشریف لائے سامان کی بوکنگ ہو گئی جہاز ٹھیک ۷ بجے صبح روانہ ہو گیا۔

شہر ترمذ پر جہاز کی آمد علمائے روس کا استقبال

۱½ گھنٹے کے اندر اندر جہاز شہر ترمذ پر اترا جہاں مولانا مخدوم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولانا عبدالمجید ابن مولانا محمد یوسف صاحب، مولانا سلطان طاہر و دیگر علمائے کرام نے استقبال کیا۔ ہوائی جہاز سے اُتر کر آرام گاہ میں لائے گئے جہاں علماء کی جانب سے دعوت ناشتہ تھی ۴۵ منٹ کے قریب جہاز یہاں ٹھہرا۔ اس عرصہ میں مولانا مخدوم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولانا عبدالمجید صاحب سے گفتگو ہوتی رہی۔
ترمذ ہی وہ مقام ہے جہاں مشہور محدث حضرت علامہ ترمذی پیدا ہوئے۔ یہ مقام ہمیشہ علم وفن کا مرکز رہا۔ اب بھی چند مدارس عربیہ موجود ہیں۔ حضرات علمائے دین برابر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شہر کی کل آبادی ۹۰ ہزار ہے اور اکثریت غالبہ مسلمانوں کی ہے۔ ترمذ ازبکستان کا ایک حصہ ہے۔ وقت زائد نہ تھا۔ ورنہ ارادہ ہوا کہ ۷ میل جا کر حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر فاتحہ پڑھ آئیں۔ شہر کافی بارونق ہے۔ ترمذ سے تاشقند تک ریلوے

Marfat.com

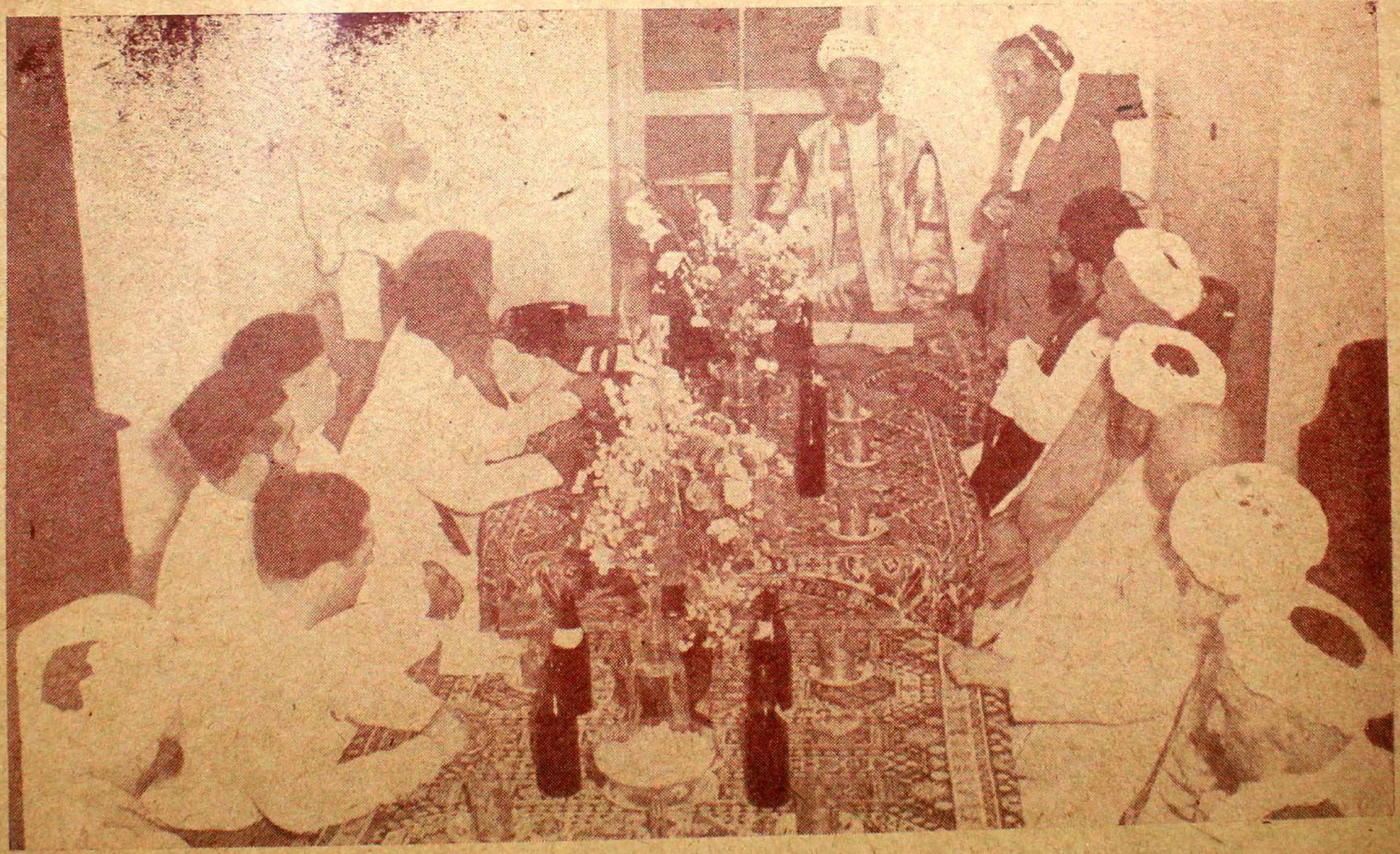

دفتر ادارہٴ دینیہ تاشقند میں حضرت مولانا ضیاءالدین صاحب صدر ادارہ دینیہ وفد کی خدمت میں

Marfat.com

Marfat.com

لائن ہے۔ دو یوم میں تاشقند پہنچتی ہے۔ جگہ جگہ سرسبز پہاڑیاں ہیں۔ ہمارے ساتھ مولانا مخدوم اسمٰعیل صاحب و مولانا عبدالمجید صاحب طاشقند چل رہے ہیں۔ جہاز ایک گھنٹے کے بعد روانہ ہوا اور سمرقند پر سے پرواز کرکے سیدھا تاشقند ٹھہریگا۔

پونے دو گھنٹے میں ترمذ سے تاشقند کا راستہ طے کرکے ایک بجے تاشقند پہنچ گا۔ سفر کافی آرام و راحت سے گذر رہا ہے جہاز اگرچہ چھوٹا ہے مگر بہت آرام سے لیجا رہا ہے۔

طاشقند :- ۳۰ رجون ٹھیک ایک بجے کے ہوائی جہاز طاشقند پر اترا۔ جہاں حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے ۱۰۰ علماء و ائمہ مساجد کے ساتھ وفد کا استقبال فرمایا۔ استقبال اور گروپ کے بعد طاشقند ہوٹل لائے گئے۔ یہ ہوٹل ایک عالیشان ہوٹل ہے۔ پانچ درجات کی بلڈنگ ہے جس میں ہر قسم کے آرام ہیں طاشقند کی آبادی ۲ ملین ہے۔ یہاں ۲۰ مسجدیں ہیں جو سب کی سب آباد ہیں اور بازینت ہیں۔ ازبکی زبان بولتے ہیں۔ بوڑھوں میں نماز کی پابندی کا خاص طور پر شوق و جذبہ ہے البتہ نوجوانوں میں کم ہی مسلمان کافی خوشحال ہیں راستے صاف و ستھرے ہیں مسلمان عورتوں میں پردہ تقریباً نہیں ہے۔

مدرسۂ محکمہ اور مسجد و دفتر ادارۂ دینیہ میں جلسہ

آج ادارۂ دینیہ کے مرکزی دفتر میں پہلا جلسہ ہے۔ قدرے آرام کرکے ادارۂ دینیہ کے دفتر لے جائے گئے۔ دروازے پر جم غفیر استقبال کے لیے موجود تھا۔ ادارۂ دینیہ ایک عظیم الشان مدرسہ کے قریب والے کمرے میں قائم ہے یہاں اعلیٰ پیمانہ پر دارالعلوم جاری ہے جس میں علوم عربیہ پڑھائے جاتے ہیں

عام وخاص مسلمانوں سے ملاقاتیں مصافحے کرتے ہوئے ادارۂ دینیہ کے کمرے میں پہنچے۔ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے ابتداءً قائد وفد سے لے کر تمام ارکان وفد کا تعارف کرایا۔ اغراض ومقاصد بیان کئے۔ وفد کی طرف سے حسب ذیل جواب دیا گیا۔

مطبوعہ یادداشت

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کے وفد کے یہ ارکان انتہائی خوشی اور مسرت دلی جذبات محبت کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نائب صدر ادارۂ دینیہ نے مسلمانان ازبکستان کی جانب سے ہمیں مدعو کر کے ایک دوسرے سے متعارف ہونے اور باہمی اخوت بڑھانے کا موقع عطا فرمایا۔

اخوانِ گرامی! دنیا اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کے قلوب میں دنیا کے مسلمانوں کی محبت کا جذبہ راسخ موجود ہے اور یہ تمام جذبات دین اسلام کے پیدا کردہ ہیں۔ یہی وہ دین ہے جس نے گورے، کالے کے امتیازات کو مٹا دیا۔ مشرق ومغرب۔ عرب وعجم دنیا کے مسلمانوں کے درمیان ایک مضبوط رشتۂ اتحاد قائم فرمایا۔ مسلمان خواہ کسی بھی ملک کا رہنے والا ہو وہ دوسرے مسلمانوں کا بھائی ہے۔ ہمارا رشتہ کمزور تو ہوسکتا ہے۔ لیکن منقطع نہیں ہوسکتا۔ ممالک اور سلطنتوں کے سیاسی نظریات رکھنے میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن اخوت اسلامی کی تڑپ ہر اسلامی دل میں موجود ہے۔ گذشتہ ایک صدی میں ہندوستان کے مسلمانوں نے صدہا مواقع پر اخوت کا ثبوت دیا۔ مملکتِ پاکستان اور ملتِ پاکستان

Marfat.com

کی یہ قائم شدہ پالیسی ہے کہ اقوام مشرق آزادی و فلاح کے ساتھ اپنی زندگی گذاریں
ہمیں یقین ہے کہ سویٹ روسیہ اور جمہوریہ اسلامیہ پاکستان دونوں اقوام مشرق
کی یکساں آزادی۔ فلاح وترقی اور بقاء کیلئے باہمی متفقہ طریقے سے کوشش کریں گی۔

حضرات! پاکستان نے عالم وجود میں آنے کے بعد سے لے کر اب تک دنیا کے
مسلمانوں کے ساتھ روابط محبت قائم کرنے کی انتہائی کوششیں صرف کردیں۔

اخوانِ کرام! مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان ۸ سال سے اس وقت تک دنیائے
اسلامی کے ساتھ تعلقات مستحکم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مصر۔ شام۔ انڈونیشیا
حجاز مقدس۔ عراق۔ مشرقی افریقہ۔ چین میں جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفود
وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہے اور انھوں نے پوری تندہی کے ساتھ اپنے فرائض
انجام دیئے جس کے نتائج الحمد للہ بہت بہتر برآمد ہوئے۔ جمعیۃ علمائے پاکستان
ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ وفد آپ کے یہاں حاضر ہوا تاکہ آپ کے یہاں کے
حالات کا جائزہ لے۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کا مجھے دعوت نامہ
ملا کہ میں علماء کا ایک وفد لے کر روسی علاقہ جات میں آکر اخوتِ اسلامیہ کے رشتوں
کو مضبوط کردوں۔ ہمارا یہ وفد ۳۰ جون ۱۹۵۷ء کو براستہ کابل طاشقند پہنچا
ہماری دلی دعا ہے کہ روس اور پاکستان کے مسلمانوں کے تعلقات زیادہ سے زیادہ
خوشگوار ہوں۔ دونوں ملکوں کے مسلمان ایک دوسرے کے مصائب وحالات سے
دلچسپی لے کر اپنے مسائل سمجھیں۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود اتحادی روابط کی
راہیں نکل سکتی ہیں۔

برادرانِ گرامی! ہمارے ملک کو بنے ہوئے اگرچہ صرف نو سال گذرے ہیں وہ مصائب و آلام کا شکار ہو کر بھی زندگی کے اکثر و بیشتر شعبہ جات میں ترقی کر رہا ہے۔ ہمارا ملک پاکستان صنعت و حرفت میں یوماً فیوماً آگے بڑھ رہا ہے۔

ہم آپکے یہاں کی مصنوعات تعلیمی ثقافتی اور دیگر حالات کا معائنہ و مشاہدہ کرکے وطن واپس ہو کر اپنے لوگوں کو یہاں کی ترقیات سے باخبر کریں گے

حضرات محترم! ہمیں روانگی سے قبل فاضل جلیل مفتیٔ اعظم حضرت الشان باباخاں کے حادثۂ انتقال کی خبر ملی جس سے جمعیۃ علمائے پاکستان کے حلقہ جات میں کافی حزن و ملال ہوا۔ جیسے ہی ہمارے پاس تار پہنچا ہم نے بہت سے عام جلسے کئے نیز مجلس عاملہ میں تجاویز تعزیت منظور کی گئیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اور ان کے صاحبزادے گرامی قدر جناب مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کو خدمات ملی و قومی میں کامیابیاں حاصل ہوں۔ ان کا وجود یقیناً آپکے لئے باعثِ افتخار ہے۔ وہ ماشاء اللہ اپنے فرائض کافی دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ خدا ان کی نصرت و اعانت فرمائے۔

والسلام

ہمارے جواب کے بعد کئی علماء نے بھی تقریریں فرماتے ہوئے وفد کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آخر میں قائد وفد نے حضرت مولانا ضیاء الدین کی خدمت میں قرآن پاک کے چند نسخے جمعیۃ کا لٹریچر وغیرہ پیش کیا۔ دفتر مدرسہ کی برابر والی لائبریری میں آکر نماز مغرب ادا کی۔ یہاں مسلمان کافی تعداد میں موجود تھے۔

Marfat.com

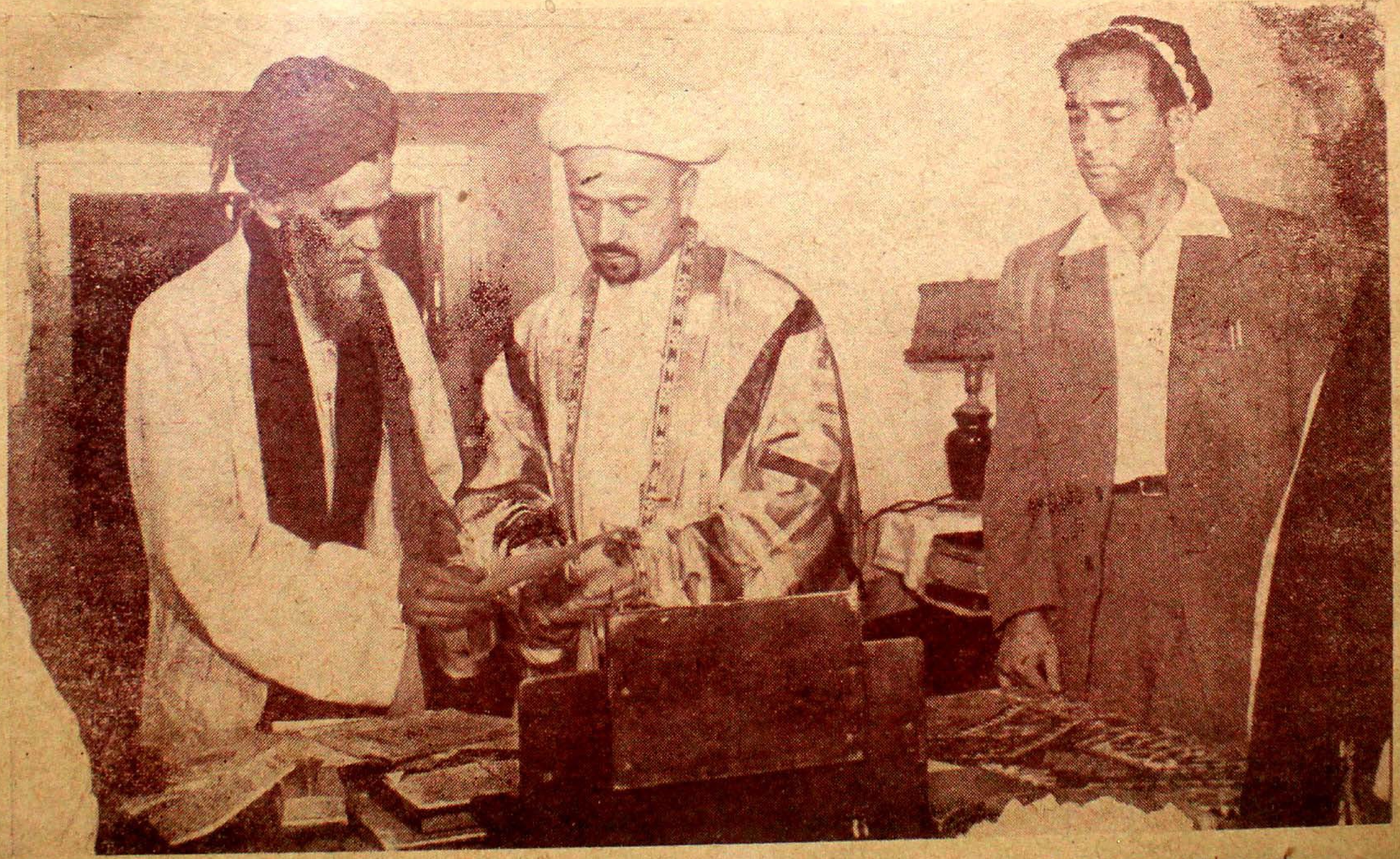

مجاہد ملت حضرت علامہ بدایونی قائد وفد حضرت مولانا ضیاءالدین کو پاکستانی ہدایا دے رہے ہیں

Marfat.com

بعد نماز مسلمانوں سے مصافحہ معانقہ کیا۔

مسجد سے فارغ ہو کر قاضی صاحب کے کمرے میں آ کر مختلف مسائل و موضوعات پر گفتگو رہی آج دن بھر مصروفیت کار ہا رات کو ہوٹل میں باطمینان آرام کیا۔

حضرت سید زین الدین صاحبزادہ خواجہ شہاب الدین سہروردی کے مزار پہ حاضری

یکم جولائی صبح معمولات و وظائف کے بعد حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت زین الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ بڑی پر کیف پر سوز حاضری رہی۔ پاکستان اور تمام اعزہ و احباب کے لئے دعائیں کیں۔ جناب مولانا قاری شہاب الدین صاحب خطیب مسجد کی خدمت میں ایک قرآن شریف چند دوسرے تبرکات پیش کئے۔ یہاں کی حاضری میں روحانی فیض حاصل ہوا۔ یہاں بھی کافی مسلمانوں نے ہمارا پر جوش استقبال کیا۔ ان کے چہروں سے مسرت نمایاں ہو رہی تھی۔

آستانۂ حضرت خواجہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ

۲ جولائی ۱۹۵۷ء کو عارف باللہ حضرت خواجہ محی الدین صاحب کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ دیر تک مزار شریف پر فاتحہ پڑھی گئی۔ بڑا پر کیف مزار ہے۔ خواجہ صاحب محترم نے ۸۳ سال کی عمر پائی۔ اپنا تمام وقت یاد الٰہی میں صرف فرمایا۔ عرصہ دراز تک اپنے روحانی فیوض و برکات سے مسلمانوں کو مستفید فرماتے رہے۔

یہاں کافی باغات و آراضیات ہیں جنھیں حکومت نے مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ باغات وغیرہ کی آمدنی کلیتہً مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے

Marfat.com

حکومت کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتی آستانہ اور مسجد کے انتظامات ادارۂ دینیہ انجام دیتا ہے۔

علمائے مشائخ کا اجتماع فاتحہ کے بعد یہاں علماء و مشائخ کا اجتماع ہوا جس میں وفد کی طرف سے قائدِ وفد نے تفصیلی تقریر کی۔ میاں نبی جان صاحب نے تقریر کا مکمل ترجمہ پیش کیا۔

بعض دوسرے علمائے نے بھی تقریریں کیں اور وفد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کا جواب وفد کی جانب سے دیا گیا۔ علماء و مشائخ سے فرداً فرداً آزادانہ طور پر مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

زاں بعد ناشتہ کی محفل دیر تک جاری رہی۔ علماء و مشائخ کو مسائل پاکستان سے باخبر کیا گیا۔ ہم نے پاکستان کی تعمیر کے حالات بیان کیے اور ان گرانقدر خدمات کا ذکر کیا جو پاکستان نے عالم وجود میں آنے سے لیکر اس وقت عالم اسلامی کیلئے انجام دی ہیں۔ آخر میں علماء و مشائخ سے اپیل کی گئی کہ وہ مسلمانوں کی نئی نسل کی تعلیم و تربیت اور کلام پاک و دیگر عبادات وغیرہ سے واقف کرنیکا خصوصی انتظام کریں۔ تاکہ موجودہ نسل اسلام پر قائم رہے۔ اس کا سب سے بہتر علاج یہی ہے کہ آپ کی مساجد میں شبینہ مدارس کھولے جائیں اور ان کے اندر قرآن کریم کی تعلیمات کا خصوصی انتظام کیا جائے۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے وفد کی ان تجاویز سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ مساجد میں مسلم بچوں کی تعلیم کا فوری انتظام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

136269

Marfat.com

باغات کا معائنہ حضرت خواجہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ کے اجتماع سے فارغ ہو کر طاشقند کے خاص خاص باغات کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے سب سے پہلے گورکی باغ دیکھا یہ باغ روس کے مشہور شاعر گورکی کے نام پر بنایا گیا ہے جو نہایت وسیع ترین باغ ہے۔ باغ میں ہر قسم کی صناعیوں کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ارکان وفد جیسے ہی باغ میں داخل ہوئے عوام کے ہجوم نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ وہ ارکان وفد سے ملے۔ ارکان وفد نے متانت و سنجیدگی کے ساتھ سب سے ملاقاتیں کیں۔ اور باغ کے خاص خاص حصوں کو دیکھا۔

یہاں سے فارغ ہو کر دو ایک اور باغات دیکھے۔ روسی افراد ہر چیز میں ندرت کرتے ہیں باغات بنانے میں انہوں نے محنت کی ہے اور اس قدر دلچسپیاں پیدا کر دی ہیں کہ دیکھنے والا جب تک پوری طرح نہ دیکھ لے واپس نہیں لوٹتا چونکہ عورت و مرد دونوں یہاں کافی تعداد میں آزادانہ طور پر جمع ہوتے ہیں اس لئے ارکان وفد باغ کے خاص خاص حصے دیکھ کر لوٹ آئے۔

مزار چوغان عطا علیہ الرحمۃ
۲ جولائی ۱۹۵۷ء

یہ مزار شریف ۵۰۰ سال قبل کا ہے آثار قدیمہ کے تحت قائم ہے چوغان عطا علیہ الرحمۃ کے مزار شریف پر ہیبت و جلال نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ یہاں بھی ارکان وفد نے فاتحہ پڑھی اور متولی صاحب کی خدمت میں قرآن کریم۔ عطر کی شیشیاں۔ آیۃ الکرسی کے قطعات پیش کئے۔

فاتحہ کے بعد یہاں کے آستانہ کی طرف سے چائے وغیرہ کی دعوت میں

Marfat.com

تقریباً ۲ گھنٹے تک اکل و شرب کا سلسلہ جاری رہا۔ طاشقند وغیرہ کے مسلمان انتہائی متواضع ہیں۔ دعوتِ طعام ہو یا چائے پارٹی کم از کم دو گھنٹے تک کھانے پینے کے سلسلے جاری رہتے ہیں۔ کھانے اسقدر افراط کے ساتھ میزوں پر لگاتے ہیں کہ ہماری طرف کے کھانے والے نہ کھا سکتے ہیں۔ اور نہ ہاتھ ہی اخلاقاً کھینچ سکتے ہیں یہاں کے عادات و معمولات کے مطابق اختتام تک اسکا ساتھ دینا پڑتا ہے۔ دعوت کے بعد علماء و مشائخ نے سپاسنامہ پیش کیا جس کا قائد وفد کی طرف سے مناسب و معقول جواب دیا گیا۔ پاکستان اور روسی مسلمانوں کی فوز و فلاح کی دعائیں کی گئیں۔

جدید مسجد کی تعمیر | مزار چوغان عطاء سے فارغ ہوکر ۳ میل دور قصبہ نوضع میں ایک چھوٹی سی جدید مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ وہاں نماز ظہر پڑھنے کا پروگرام بنایا گیا۔

قصبے میں پہنچے تو یہاں بھی ۲۰۰ مسلمانوں نے جو بحیثیت کاشتکار وغیرہ آباد ہیں۔ ہمارا استقبال کیا۔

یہاں ایک مسجد جدید تعمیر ہو رہی ہے تقریباً اندرونی و بیرونی کام سب ختم ہو چکا ہے۔ تقریباً ۳۰۰ مسلمانوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے مسجد کو کافی حسین شکل و صورت میں بنایا جا رہا ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کا اخلاق بھی نہایت وسیع ہے۔ بڑی محبت و اخلاق سے پیش آئے۔ نماز ظہر ادا کی۔ بعد نماز حسب معمول اجتماع شروع ہوا۔ یہاں کے امام صاحب کو وفد کی طرف سے کلام اللہ شریف کا ایک نسخہ۔ عطریات۔ آیۃ الکرسی کے

Marfat.com

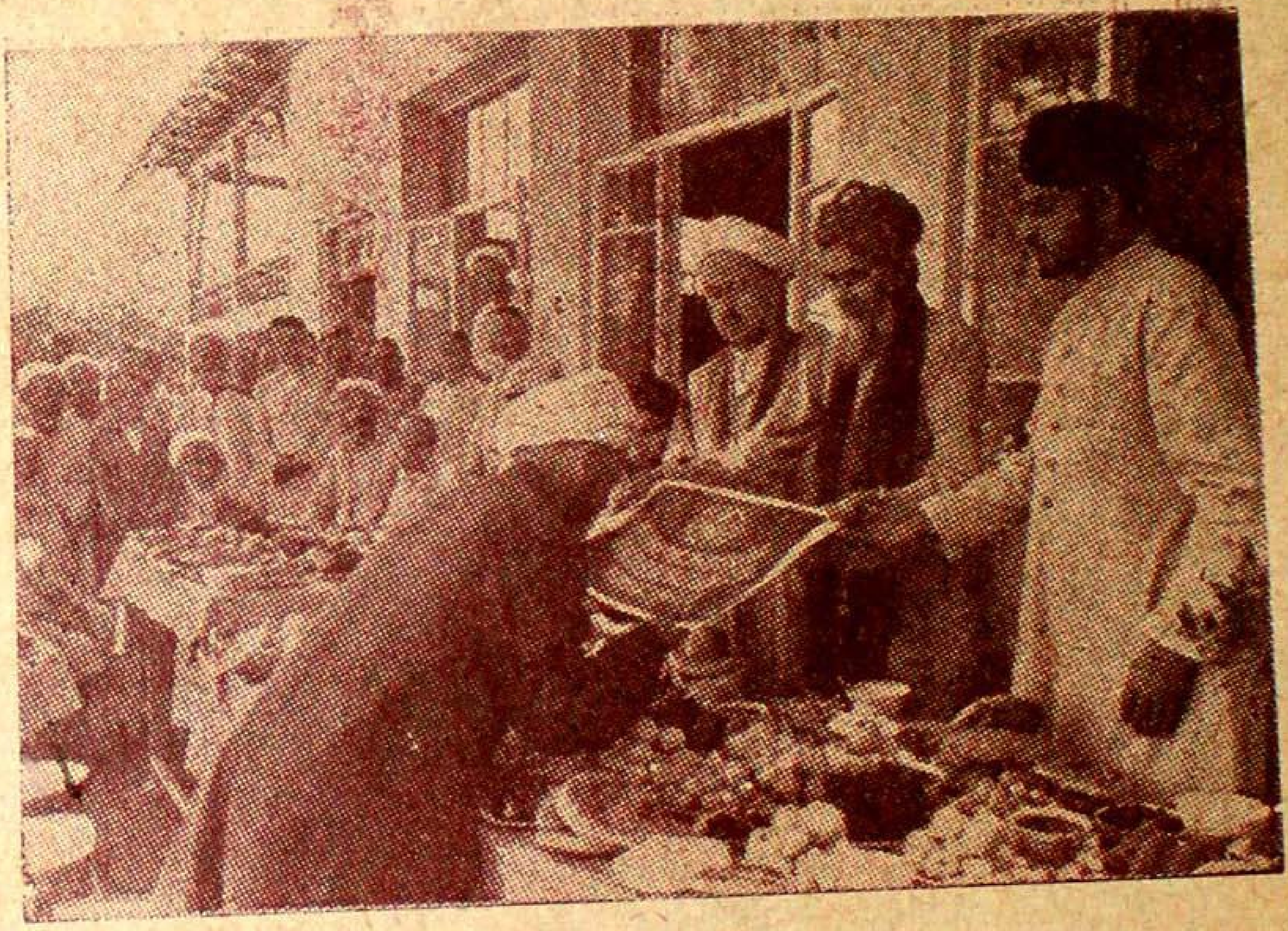

موضع نوضع کی — جامع مسجد کا بیرونی منظر

Marfat.com

Marfat.com

قطعات وکتبات دیئے گئے۔ تقریریں ہوئیں تقریروں کے بعد ناشتہ کا آغاز ہوا۔

اس علاقہ بھر میں ہر جگہ کے پھل بحد شیریں ہیں۔ آلوچہ۔ خربزہ۔ تربوز۔ سیب۔ اس قدر لذیذ ہیں کہ کسی دوسرے مقام پر ایسے استعمال نہیں کئے گئے۔ قدرتی نہریں جاری ہیں۔ ایک گھنٹہ وقت صرف کر کے تاشقند واپس ہوئے۔

ادارۂ دینیہ کا کتبخانہ
۳ جولائی ۶۵ء

یہاں سے سیدھے تاشقند آئے اور ادارہ دینیہ کے کتبخانہ کا معائنہ شروع کیا۔ لائبریری میں مختلف قسم کی عربی۔ فارسی ازبکی زبان کی قدیم وجدید پانچ ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں۔ قلمی قرآن پاک کے قدیم ترین نادر نسخے بھی دیکھے۔ فہرستیں تیار ہیں کتابیں ہر فن کی بکثرت موجود ہیں مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب اس لائبریری کی از سر نو تنظیم میں منہمک ہیں۔ نئی الماریاں بنوائی جارہی ہیں۔ بہترین قسم کی کتابیں دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ لائبریری سے متصل ہی عربی علوم وفنون کا ایک بڑا مدرسہ بھی قائم ہے جس میں طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ ان دنوں تعطیل کے باعث طلباء نہ تھے کچھ طلباء نظر آئے۔ امتحان لیا گیا تو اچھی استعداد پائی۔ بعض طلباء جامع ازہر شریف میں تعلیم کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ تین طالب علم دو ایک دن میں ازہر سے فارغ ہو کر آنے والے ہیں۔

تقریباً دو گھنٹے تک لائبریری کے شعبہ جات دیکھے۔ کلام پاک کے قدیم ترین نسخوں کے فوٹو بھی لئے گئے۔

کتب خانہ سے فارغ ہو کر دفتر ادارہ دینیہ میں علماء ومشائخ اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

حضرت خواجہ عبداللہ الاحرار کے مزار شریف پر حاضری

حضرت خواجہ عبداللہ الاحرار سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور ترین بزرگوں میں ہیں ۱۸۳ھ میں ترمذ تشریف لائے علم جہاد بلند کیا اسی وجہ سے

علمبردار خطاب پایا۔ علم فقہ کلام میں خاص درک رکھتے تھے۔ ان کے مزار شریف پر حاضری دی یہاں سہروردی سلسلے کا رنگ نمایاں طور پر ظاہر ہو رہا تھا۔ جبتک حاضری رہی بڑا لطف اور اطمینان و سکون حاصل ہوا۔ تمام کسل آستانہ شریف کی حاضری میں دور ہو گیا۔ منتظمین آستانہ شریف کی جانب سے بھی دعوت ہوئی۔ تقریریں وغیرہ ہوئیں۔ دیر تک آستانہ شریف کے مہمان خانہ میں آرام کیا۔ آرام کے بعد ہوٹل واپس آئے آج صبح سے رات کے ۹ بجے تک مسلسل کام کیا مگر طبیعت کو سکون و راحت ہی حاصل ہوئی۔

۳ر جولائی

مزار حضرت امام القفال الشاشی پر حاضری

حضرت امام القفال الشاشی کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ یہاں بھی دیر تک قیام کیا۔ حضرت امام شاشی اپنے وقت کے ایک بڑے عالم و مجتہد عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ کے مزار شریف سے اب بھی علوم و فنون کی خوشبوئیں آتی ہیں بڑا پر کیف مزار ہے۔ یہاں کے متولی و امام صاحب کی خدمت میں تبرکات پیش کیے۔ پاکستان اور ازبکستانی مسلمانوں کے لئے دعائیں کی گئیں۔

قیام طاشقند میں بقیہ مساجد کا معائنہ

ہم نے قیام طاشقند کے زمانہ میں حسب ذیل مساجد دیکھیں۔

(۱) جامع طلا شیخ اس مسجد کے امام مولانا سید خاں مخدوم ابن حسام ہیں اور خطیب مرزا قاری محمود ہیں یہ مسجد کافی وسیع اور آباد ہے۔

(۲) جامع خواجہ علمبردار میاں مولانا محی الدین خاں امام ہیں یہ مسجد کافی وسعت رکھتی ہے پنجوقتہ نمازیوں کی معقول تعداد ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت شاہ کفال رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کا دروازہ (طاشقند)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

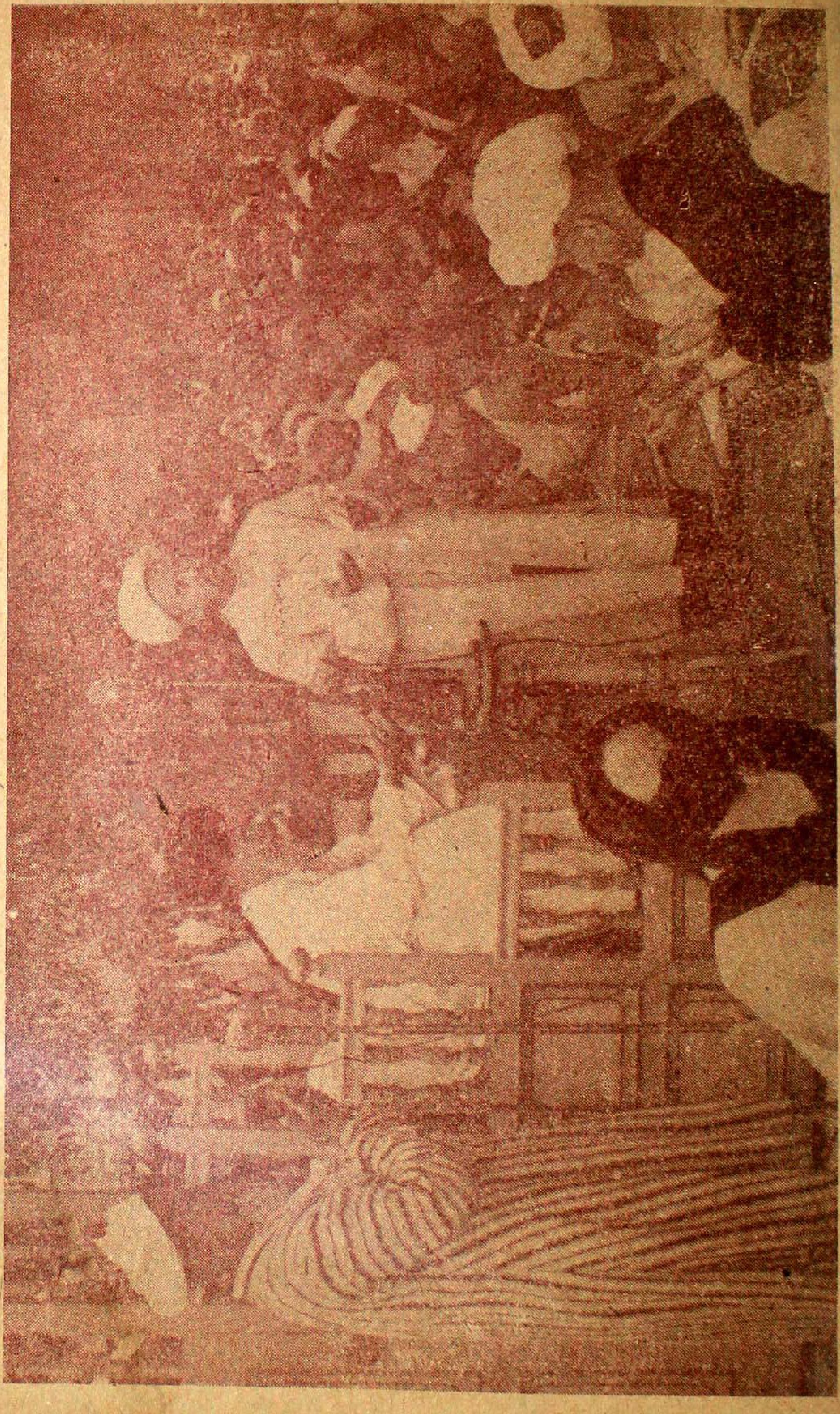

Marfat.com

Marfat.com

(۳) جامع شیخ زین الدین یہ مسجد بھی بہت وسیع رقبہ میں ہے۔ مولانا قاری شہاب الدین مسجد کے خطیب و امام ہیں۔

(۴) جامع میرزا یوسف اس مسجد میں حضرت مولانا قاری محتاج الدین امام و خطیب ہیں۔

(۵) جامع الآن یہاں مخدوم صدر الدین ابن جلال الدین امام ہیں۔

(۶) جامع چغتائی چقر اس مسجد میں میاں عبد الجبار خاں عبد الستار امام و خطیب ہیں۔

(۷) جامع محکمہ یہ جامع مسجد نہایت وسیع و شاندار ہے۔ جہاں عید و نماز جمعہ میں ۶۰ ہزار افراد بیکوقت ہم نے شریک نماز ہوتے ہوئے دیکھے یہاں نماز جمعہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے۔ اور نماز عید الاضحیٰ ہم نے پڑھائی۔ بے پناہ مجمع تھا۔ ہمارے اندازہ میں عید الاضحیٰ میں ۶۰ ہزار تک اجتماع رہا اور نماز جمعہ میں ۲۵ ہزار سے زیادہ مجمع ہوا۔

اس مسجد کے امام حضرت احمد خواجہ ایشان امین محمود ایشان بڑے اچھے قاری ہیں۔

(۸) جامع مسجد رھگت۔ یہ مسجد بھی حسین و جمیل ہے یہاں داملا نظام الدین شرح خانی امام و خطیب ہیں۔

(۹) مسجد القفال الشاشی۔ یہاں شیخ الاول فخر الدین مخدوم امام و خطیب ہیں۔

(۱۰) جامع مزار شیخ زین الدین۔ اس مسجد کے امام مولانا محمد جان اندیجانی ہیں۔

(۱۱) مسجد راکنت محلہ ارک یہاں مولانا نظام الدین صاحب خطیب ہیں۔

Marfat.com

اکثر ارکانِ وفد نے ان مساجد میں نمازیں معین اور غیر معین پروگرام پر جاکر ادا کیں۔ ہر مسجد میں کافی افراد کو وہاں پایا۔ امام و خطیب ماشاء اللہ اچھے لب و لہجہ کیساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ہر مسجد میں نماز کے بعد ہم لوگ پہلے امام و خطیب سے قرآنِ کریم سنتے پھر ارکان وفد میں مولانا شاہ احمد نورانی۔ عبدالوہاب صاحب قرآن کریم سناتے۔

مسجدوں کا انتظام الحمد للہ قابل قدر و استحسان ہے۔ ہر قاری خطبات عربی زبان میں ہی پڑھتا ہے البتہ جمعہ کے خطبے سے قبل پاکستان و ہندوستان کی طرح ایک گھنٹہ ازبکی زبان میں مسائل و احکام بیان کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ معلومات و احکام دین سے باخبر علماء ہیں۔ سب کے سب حنفی ہیں بعض بعض سے مختلف مسائل دینیہ و علمیہ پر گفتگوئیں ہوئیں ان مساجد میں ارکان وفد کے اعزاز میں بڑے بڑے جلسے ہوئے جہاں آزادی کے ساتھ وفد نے اظہار خیال کیا۔ اور علماء و خطباء کو پاکستان سے ہمدردیاں پیدا ہوئیں ہر جگہ پاکستان کی ترقی و کامیابی کی دعائیں کی گئیں۔

مساجد میں مسلمان پوری طرح آزاد ہیں۔ نماز روزے کا کافی شوق موجود ہے۔ ہر جگہ اس کا اظہار کیا گیا کہ ۵۰ سال کے بعد یہ پہلا موقعہ آیا ہے کہ مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان نے اپنا ایک موقر وفد یہاں بھیجکر پاکستان اور ازبکستان قازستان جیسے صوبجات کے مسلمانوں میں روابط دین قائم کر دیئے۔ ہمارے قلوب پر ان علاقہ جات کے مسلمانوں کی محبت و عقیدت کا خاص اثر ہوا۔

الحمد للہ یہاں کے مسلمان ہمارے ہم عقیدہ ہیں اور معمولات کے لحاظ سے بڑے اچھے معمولات رکھتے ہیں۔ ہر مسجد میں نماز کے اختتام پر اوراد شریفہ پڑھے جاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاں نام لیا جائے انگی

Marfat.com

Marfat.com

نگاہوں اور زبانوں سے حضور کی عظمت و توقیر کا اظہار ہوتا ہے۔

علماء مشائخ اور ادارہ دینیہ معراج نبوی۔ میلاد مصطفوی کے شاندار جلسے منعقد کرتے ہیں۔ خاص طور پر میلاد نبوی پر اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ ربیع الاول شریف کی محفلیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اسی طرح رجبی شریف کے جلسے کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ کافی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔

۳ر جولائی ۱۹۵۷ء

طاشقند طبی انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ

طاشقند کا یہ عظیم الشان طبی ادارہ ہے۔ اس ادارہ کا لینن کے زمانہ میں آغاز ہوا۔ ابتداءً غیر مستقل ادارہ تھا۔ ۱۹۲۴ء میں ادارہ نے کافی ترقی کرلی تھی اس لئے وہ مستقل ہوگیا۔ اس ادارے میں ۴ ہزار طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں جن میں ۹۹ فیصدی مسلمان طلبا اور طالبات ہیں انقلاب سے پہلے ازبکستان و قازستان میں ایسا کوئی ادارہ نہ تھا۔ وقتی ضروریات نے زعماء و عمال کو مجبور کیا کہ ایک نادر اور بہترین قسم کا ادارہ قائم ہو چنانچہ یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارے میں ۴ شعبہ جات ہیں معلمین و معلمات میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جو ۴ ہزار طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ان میں ۸۰ طلبا اعلیٰ درس کے ہیں۔ اس ادارے کی تمام و کمال اعانت حکومت کی جانب سے کیجاتی ہے۔ اعلیٰ درجات کے طلباء کو ۳۰۰ روپیہ فی کس وظیفہ ملتا ہے یہ ادارہ مختلف قسم کے فنون کی تکمیل کراتا ہے۔ علاج و معالجات میں کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی۔ یہ ادارہ عام طور پر تمام فنون کی تعلیم دیتا ہے۔ خاص طور پر ملیریا۔ چیچک۔ یرقان۔ دق و سل کے بہترین معالجات کا انتظام ہے۔ طلباء میں اکثریت ازبکستانی طلباء کی ہے۔ جن سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

۶ سال کا مقررہ کورس ہے۔ دانتوں کے علاج کے لئے تین سال رکھے گئے ہیں۔ دوا سازی کے کافی شعبہ جات ہیں۔ صبح ۹ سے ۴ بجے شام تک کام ہوتا ہے۔ کھانے کا انتظام طلبا، اپنی مرضی کے مطابق خود کرتے ہیں۔ ایک روپیہ چار آنے فی کس خرچ آتا ہے۔ ۶ سال کے کورس پورا کرنے کے بعد ڈاکٹری کی سند ملتی ہے۔

یہ ادارہ عام ڈاکٹروں کے علاوہ مختلف فنون کے ایکسپرٹ بھی تیار کرتا ہے اگر ایکسپرٹ ہونے کے بعد طلبا مزید ترقیات کرنا چاہیں تو انھیں اس کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

ایک ہزار پلنگ مریضوں کے علاج و معالجات کے لئے تیار ہیں۔

ہم نے اس ادارے کے اکثر و بیشتر شعبہ جات دیکھے۔ طریقہ تعلیم و تجربات کا بھی مشاہدہ کیا۔ بعض بعض طریقۂ علاج یقیناً ایسے تھے جنھیں دیکھ کر حیرت ہوئی۔ روسی ڈاکٹر اور فنی ماہرین دنیا کے طریقۂ علاج کو سامنے رکھ کر برابر تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے معالجات کو دنیا کے معالجات کے مقابلے میں بہتر سے بہتر بنائیں۔ دوا سازی۔ آپریشن وغیرہ کی مشینیں نہایت تیزی کے ساتھ تیار کیجا رہی ہیں۔ پلانے والی دواؤں کی خوراک کم سے کم رکھی گئی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ ۲ بوندیں۔ ایکسرے وغیرہ کی مشینوں میں بھی کافی تغیر کیا گیا ہے۔

اس ادارے میں ہمارا کافی وقت صرف ہوا۔ ہمارے قلوب پر ادارے کے منتظمین کی خوش نظمی طلبا کی سعی پیہم کا کافی اثر ہوا۔

بیماروں کے بعض بعض کمرے بھی ہم نے دیکھے۔ یہاں ہر مریض کو لیٹے لیٹے مشینوں کے ذریعے تمام سہولتیں مہیا ہیں۔

Marfat.com

طاشقند کی علی شیر نواعی لائبریری میں داخلہ

Marfat.com

Marfat.com

علی شیر نوائی لائبریری کا معائنہ

طبی انسٹی ٹیوٹ کے بعد علی شیر نوائی لائبریری کا معائنہ کیا۔ یہاں تقریباً ۶۰ ہزار مجلدات مختلف علوم و فنون کی موجود ہیں۔ اگرچہ زیادہ تر کتابیں اُن کی زبان میں ہیں۔ عربی، فارسی کی قدیم ترین کتابیں بھی یہاں ہیں۔ لائبریری کے مہتمم اعلیٰ نے دیر تک لائبریری کی تاریخ سنائی۔ ارکان وفد نے مختلف قسم کے علمی سوالات کئے۔

علی شیر نوائی حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگردوں میں تھے فارسی میں فانی اور ازبکستان میں نوائی تخلص تھا۔ یہ حضرت مولانا جامی سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ حافظ تیجانی جیسے شخص نے ان کا تذکرہ بڑے اچھے الفاظ میں کیا ہے انہوں نے اپنی عمر کا اکثر و بیشتر حصہ ازبکستانی زبان کی شاعری میں گذارا۔ فارسی زبان میں بھی علی شیر نوائی کا کلام ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

البتہ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح علی شیر نوائی کا کلام دنیا میں عام نہیں ہوا۔ کلام کی نوعیت کا اقتضاء ہے کہ کلام مختلف ملکوں میں پھیلے تاکہ دُنیائے شاعری علی نوائی کے کلام سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ ہم نے لائبریری کے منتظم صاحب سے تحریک کی کہ ایسے جلیل القدر شاعر کے کلام فارسی سے دنیا کو باخبر کرنے کے لئے مختلف کتابیں قلمبند کی جائیں تو مناسب ہوگا۔

۴ جولائی ۱۹۵۷ء
ٹکسٹائل ملز کا معائنہ

آج ۴ جولائی کو طاشقند کے ایک بڑے ٹکسٹائل ملز کو دیکھنے گئے۔ پہلے ٹکسٹائل ملز کے منیجر صاحب کے کمرے میں مل کے قیام کی تاریخ اور اس کی ترقیاتی اسکیم کے حالات پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی یہ مل کافی بڑا۔ اپنی نوعیت کا اچھا اور بڑا مل ہے۔ اس مل میں سوتی کپڑا تیار ہوتا ہے اور کپڑوں پر صدہا قسم کے رنگ کئے جاتے ہیں۔ ۲۰ ہزار مزدور اس مل میں کام کرتے ہیں جس میں مسلمان نصف

Marfat.com

کی تعداد ۱۵ بیس ہیں جو سات گھنٹے کام کرتے ہیں۔ ۱۴۰۰ ماسٹر کام سکھانے والے یہاں کام کرتے ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں کام کرتے ہیں۔ تقریباً دو گھنٹے مل کا معائنہ کیا گیا۔

تاشقند کی تعلیمی حالت کا جائزہ

تاشقند و سمرقند وغیرہ کی آزاد ریاستیں زراعت و تعلیم پر اپنی اکثر و بیشتر توجہات مبذول کر رہی ہیں۔ عام طور پر تعلیم قطعاً فری ہے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لیجاتی فری تعلیم پانے والوںکی تعداد ۱۳ لاکھ ہے۔ ۵۵۰۰ اسکول ہیں۔ ہائی اسکول ۱۰۵۰ ہیں۔ مڈل اسکول ۲۸۰۰ ہیں۔ باقی ابتدائی ۴ سالہ اسکول بکثرت ہیں۔ ان اسکولوں میں ۲۰۰، لیکچرس پڑھاتے ہیں نصف سے زیادہ ایسے ہیں جو یونیورسٹی ختم کرکے اسکولوں میں تعلیم دینے کی مشق کرتے ہیں اور ٹریننگ پاتے ہیں۔

اسکولوں۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں کا نصاب ! رکس کے نظریات کے تحت مرتب کیا گیا ہے جس میں مذہبی تعلیم کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ مسلمان اور غیر مسلمان سب لامذہبیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہی وہ نقطہ حقیقی ہے جس پر ہماری نظر یہ اس دور کے میں برابر پڑ رہی ہیں اس لئے ہم نے اپنی تقریروں، عام وخاص ملاقاتوں میں مسلمانوں کے زعماء پر زور دیا کہ وہ ماجد میں خاص طور پر دینی ومذہبی تعلیم دینے کے لئے شبینہ مدارس کا اجراء کریں۔ اپنے گھروں میں بچوں کیلئے قرآن کریم کی تعلیم کا اہتمام کریں اور ایک ایسا مختصر نصاب دینی تیار کریں جسے پڑھ کر طلباء کے ذہنوں میں مذہب بیٹھ جائے۔ اگرچہ گذشتہ ۴۰ سال میں اس طرف کے مسلمانوں نے شدید سے شدید مظالم اٹھاکر بھی دین سے اپنے رشتوں کو منقطع

Marfat.com

نہیں کیا اور اس وقت تک وہ الحمدللہ دین پر قائم ہیں۔ لیکن نئی نسل کے لئے اگر دینی تعلیم کا انتظام نہیں کیا گیا تو وہ قطعاً لامذہب ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں ہم جولائی ۶۵ء کو ہم نے یہاں کے وزیر تعلیم سے ملکر مذاکرات کیے اور انہیں متفق کر لیا کہ اگر مسلمان اپنی مسجدوں میں دینی تعلیم کا انتظام کریں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا بلکہ وہ منجانب حکومت مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لئے سہولتیں دیں گے۔ جب اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں تو یہاں کے زعماء کا عموماً اور ادارۂ دینیہ کا جو ان علاقوں کے مسلمانوں کا ایک مؤثر و منظم ادارہ ہے۔ فرض ہے کہ وہ جلد از جلد مساجد و مکانات میں مسلمانوں کی دینی تعلیم کا انتظام کرے۔ مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان اس بارے میں ہر وہ امداد جو اُس سے ممکن ہے دینے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ تاشقند کی حکومت کے ذمہ دار افراد کا رویہ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے بارے میں بہتر ہے مرکزی حکومت کا بھی اس وقت رویہ مسلمانوں کے متعلق اچھا ہے پس تدبر کا تقاضا ہے کہ یہاں کے مفکرین و علمائے کرام اپنی تمام تر توجہات دینی تعلیم کے مسئلہ پر مبذول فرمائیں۔

" اگر یہاں کی ایجوکیشن میں ایک لاکھ ۲۲ ہزار افراد کام کر سکتے ہیں تو تاشقند وغیرہ کے وہ علما جن میں الحمدللہ دین و مذہب محفوظ ہے اور وہ دینی جذبہ بھی رکھتے ہیں انکی جماعت پورے جوش عمل کے ساتھ مساجد میں شبینہ مدارس کے اجراء کی طرف عملاً کافی توجہ کرے۔ اور ادارۂ دینیہ اپنے بجٹ میں معتد بہ رقم مسلمانوں کی دینی تعلیم پر صرف کرنے کے لئے مخصوص کر دے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ روسی حکومت اپنے ملک میں تعلیمی خدمت کے لئے بہترین خدمات انجام دے رہی ہے وہ اپنے نوجوانوں کو محض ملازمتوں کی مشین نہیں بنا رہی ہے بلکہ یہاں کے نوجوانوں کو بہترین قسم کا صناع و کاریگر۔ پائیلٹ، انجینئر، ڈاکٹر، بنا رہی ہے۔ لیکن مسلم نوجوان کی مذہبی تعلیم کا انتظام نہ ہونا حد درجہ تکلیف کا باعث ہے۔

طاشقند کا عظیم الشان جمعہ
۵ جولائی ۱۹۵۷ء

۴ جولائی کو علم ہوگیا تھا کہ ۵ تاریخ کا جمعہ ارکان وفد مسجد جامع مکتبہ طاشقند میں ادا کریں گے ۔ ہماری طبیعت اس دن خراب تھی اس لئے تجویز ہوا کہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب سلمہ الصمد یقی نماز جمعہ پڑھائیں ہمیں بھی شوق تھا کہ جمعہ کے اجتماع میں دیکھیں کس قدر مجمع ہوتا ہے ۔ مسجد جامع مکتبہ کے پاس ایک وسیع رقبہ زمین ہے یہیں نماز جمعہ کا اجتماع تھا کیونکہ مسجد کے اندرونی حصہ میں زیادہ سے زیادہ ۴۰۰ آدمی آسکتے ہیں ۔ نمازیوں کا ہجوم خطبہ سے کافی قبل آنا شروع ہوگیا ۔ تقریباً ۲۵ ہزار کا مجمع شریک نماز ہوا جیسے ہی ارکان وفد کا اعلان ہوا مسلمانوں کے چہرے مسرت و خوشی سے کھل گئے محبت میں ایسے بھی تھے جو کافی رو بھی رہے تھے ۔ جمعہ سے پہلے مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے وفد کا تعارف کرایا اور ہم سے تقریر کی خواہش کی ۔ طبیعت اگرچہ خراب تھی مگر ہمت باندھکر مجمع کو خطاب کیا ۔ اخوت باہمی روابط دینی کے استحکام پر تقریر ایسی ہوگئی کہ کافی سے زیادہ پسند کی گئی ۔ ازاں بعد مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے خطبہ پڑھا ۔ جو اپنے انداز کا ایک بہترین جامع خطبہ تھا ۔ نماز میں قرأت بھی بہت اچھی کی جس سے سارے نمازی بیحد محظوظ ہوئے ۔

نماز کے بعد مجمع کا اصرار ہوا کہ دعا بہ تقریر بھی کی جائے ۔ مجبور ہو کر ہم نے پھر تقریر کی ۔ اس اجتماع جمعہ میں بوڑھوں کے علاوہ نوجوان بھی کافی تعداد میں آئے اور بعد نماز ہم سے اکثر کے ساتھ مذاکرات بھی ہوئے جنھیں دیکھ کر اور مل کر کافی طبیعت خوش ہوئی ۔

ملاقات علی نور احمد بن ادغلے ایڈیٹر شعبۂ اردو ریڈیو طاشقند

جمعہ کے بعد جناب انور احمد بن ادغلے ایڈیٹر شعبۂ اردو ریڈیو طاشقند ملنے آگئے ۔ ان کا اصرار ہوا کہ ہم طاشقند ریڈیو سے ایک تقریر نشر کریں چونکہ طبیعت خراب تھی اس لئے سمرقند سے واپسی کے بعد کا وعدہ کیا گیا ۔

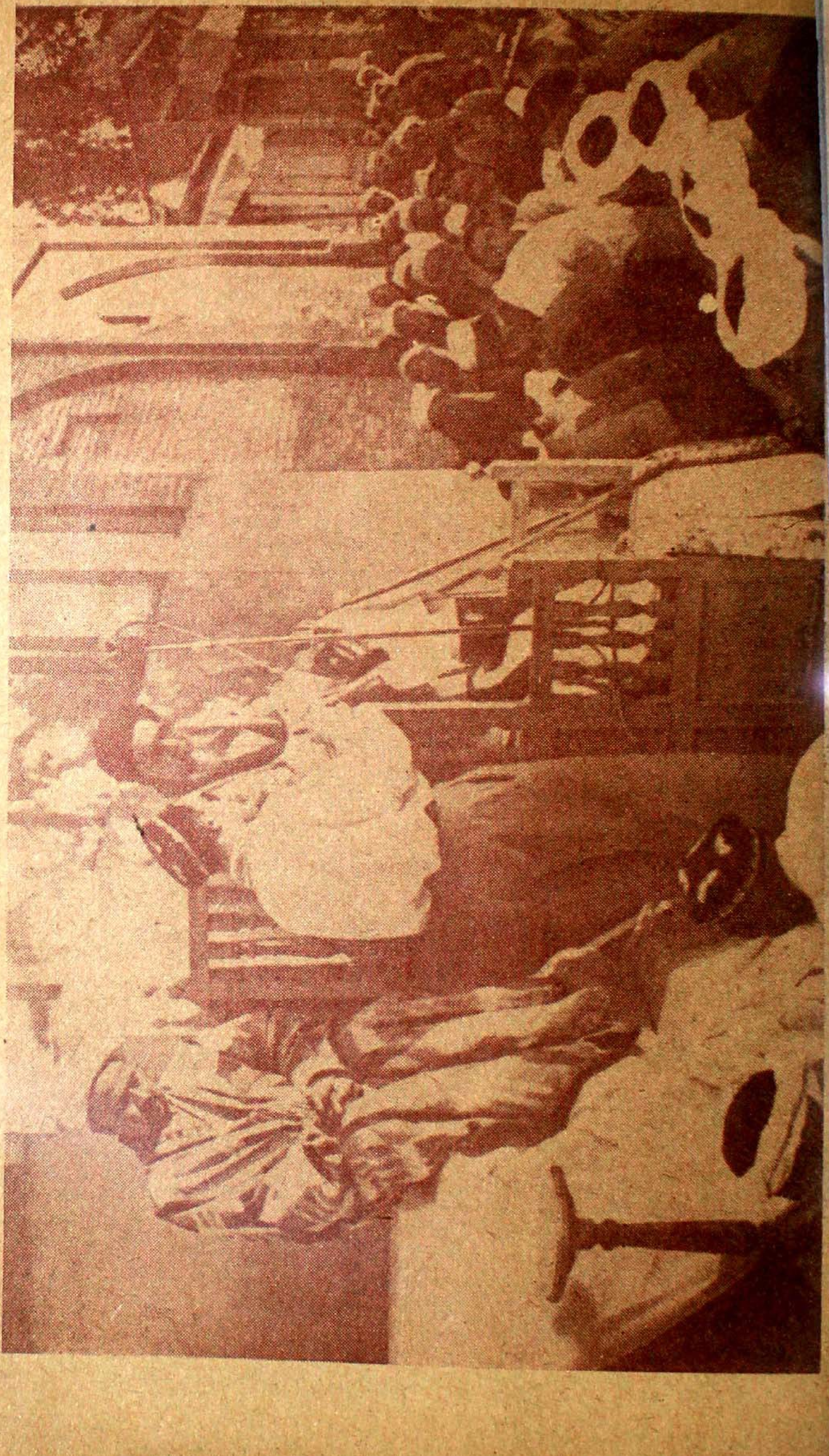

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نمائش گاہ وعجائبات کا معائنہ ۵ جولائی کی شام کو تاشقند کی نمائش گاہ دیکھنے کا پروگرام تھا جہاں ہمیں سب سے زیادہ اشتیاق امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اُس قرآن شریف کا تھا جو بوقت شہادت آپ تلاوت فرمارہے تھے اور جس پر آپ کے خون کے قطرے گرے تھے اگرچہ مشہور ہے کہ یہ مصحف شریف سلطنت ترکیہ میں ہے اس کے سوا تاشقند کی تمام خاص خاص تاریخی اشیاء موجود ہیں وقت معینہ پر ارکان وفد نمائش گاہ کے دروازے پر پہنچے جہاں منتظم اعلیٰ نے وفد کا استقبال کیا نمائش گاہ کی عمارت بھی ایک تاریخی حیثیت کی ہے علیحدہ علیحدہ کمروں میں نادر اشیاء قرینے سے رکھی ہوئی ہیں بعض بعض چیزیں ۵ سو اور بعض ایک ہزار سال قبل کی ہیں۔

ازبکستان میں جتنی لڑائیاں ہوئیں اُنکی خاص خاص تصاویر دیواروں پر منقش ہیں یہاں ازبکستان کے تمدن کا مد وجزر نظر آتا ہے۔ لڑائیوں کے ہتھیار و لباس سامان اسلحہ جات گھوڑوں سپاہیوں کے نقشے بھی بنے ہوئے ہیں ان سب چیزوں پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے ارکان وفد مصحف شریف کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ آیت فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پر جیسے ہی نظر پڑی اور خون مبارک کے قطرات کے نشانات دیکھے تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے بعض تاریخی کتابوں کے حوالجات سے معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک مدینہ طیبہ سے بغداد شریف اور وہاں سے سمرقند آیا۔ لینن نے اپنے زمانہ میں اسے یہاں کے عجائب خانہ میں رکھوا دیا قرآن کریم کے کاغذ کی حالت اور خط کوفی کی قدامت پتہ دیتی ہے کہ ممکن ہے کہ یہ قرآن کریم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ ہی کا ہو۔ یہاں سے دوسرے کمروں میں آ گئے جہاں لینن وغیرہ کے مجسمے نصب تھے۔ ان کمروں کی تصاویر میں لینن کے داخلے اور قبضے کے اہم پہلو نمایاں کیے گئے ہیں جن سے لینن اور اس کے رفقاء کے طریقہ جنگ وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ تقریباً دو گھنٹے تک معائنہ کا سلسلہ جاری رہا ہم نے منتظم اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ آج تقریباً پورا دن مصروفیت میں گذر گیا طبیعت اگرچہ ۲ جولائی سے خراب ہو رہی ہے مگر کوئی کام معینہ پروگرام کا ہم نے ملتوی نہیں کیا۔ البتہ آنکھ کی تکلیف آج زیادہ بڑھ گئی۔

Marfat.com

واپسی پر آنکھ کا ایک پرانا ڈاکٹر بلا یا گیا۔ وہ اسی وقت اپنے ہمراہ ہسپتال لے گیا جہاں بعد معائنہ اس نے پھنسی کا آپریشن کر دیا اور کہا کہ اگر آپ ایک ہفتہ ٹھہر جاتے تو میں اس پھنسی کا مکمل علاج کر دیتا کہ یہ پھر دوبارہ عود نہ کرتا۔

رفقائے کار میں جناب راغب احسن صاحب تو کراچی ہی سے بیمار آئے ہیں ان کے بعد عبدالوہاب اور سید عبدالمنعم عدوی صاحب بھی بیمار ہو گئے ہیں ہر روز دو وقت ہوٹل میں ڈاکٹر دیکھنے آتا ہے ہر ایک کی تیمارداری کی جا رہی ہے۔ تاشقند کے مسلمانوں کے اخلاص و محبت نے ہماری طبیعت میں کافی تاثرات پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن یہاں آ کر کراچی کی کوئی خبر نہیں ملتی ہوٹل کے کمرے کا ریڈیو سیٹ بدلوایا تاکہ کراچی کی خبریں سنیں مولانا جیلانی صاحب کی مسلسل جدوجہد کے بعد بمشکل آزاد کشمیر کا ریڈیو اسٹیشن ملا خبروں کا ٹائم نہ تھا چند مقالات سنے جو کافی دلچسپ تھے۔ واپسی پر بعد عشاء معلوم ہوا کہ صبح اول وقت سمرقند کا جہاز روانہ ہوگا اور ہوٹل سے سب سامان دفتر ادارہ دینیہ چلا جائے گا۔ کیونکہ سمرقند سے واپسی میں قیام ادارہ دینیہ میں رہے گا اس لئے بعجلت تمام سامان ٹھیک کرایا۔ تقریباً ۱۲ بجے آرام کیا ۴ بجے اٹھ بیٹھے وضو کر کے فجر پڑھی۔ موٹریں ہوٹل کے دروازے پر آ چکی ہیں حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب معہ اپنے رفقاء کے تشریف لے آئے ہیں۔

روانگی برائے سمرقند

۱۸ جولائی ۱۹۵۷ء کو ٹھیک ۷ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر ۱۰ منٹ میں ہوائی اڈے پر آ گئے۔ جہاں ڈکوٹا جہاز ارکان وفد کے لئے تیار کھڑا تھا۔ قاضی صاحب محترم جناب مولانا ضیاء الدین صاحب، جناب مولانا مخدوم صاحب، فوٹو گرافروں، نمائندگان پریس، تقریباً کل ۲۱ افراد ہمارے ساتھ جہاز میں سوار ہوئے۔

تاشقند کے بعد سمرقند جیسے علمی مردم ساز مقام پر جہاں وفد جا رہا ہے ہمیشہ علوم و فنون کا مرکز رہا حضرات فقہا و محدثین کرام نے یہاں علوم دینیہ کی گرانقدر خدمات

انجام دیں انہیں کی مساعی مبارکہ کا نتیجہ ہے کہ آج تک ان حصوں میں مسلمان دین پر قائم ہیں اور اپنی روایات کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ اُن کے اندر مذہبی جوش عمل ہنوز باقی ہے جسے نہ تو مظالم و شدائد دور کر سکے نہ طغیان و کفر کے بادلوں سے پائے ثبات میں لغزش آئی۔۔

جہاز نے پرواز شروع کی راستے میں مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب سے سمرقند کے پروگرام و حالات پر دیر تک باتیں ہوتی رہیں تاآنکہ سمرقند کی آبادی نظر آنے لگی۔ اس طرف بھی ہر طرف سبزہ لہرا رہا ہے۔ پھلوں کے درختوں، نہروں کے بہتے ہوئے پانی کا منظر عجب روح افزا ہے۔

سمرقند ہمارا جہاز اپنے معینہ وقت پر سمرقند کے مطار پر پہنچ گیا جہاں علماء و مشائخ کی کافی جمعیت نے وفد کا شاندار استقبال کیا۔ ہار پھول پہنائے گئے۔ علماء و مشائخ کے چہرے نہایت نورانی تھے۔ معانقے اور مصافحے کے وقت اکثر و بیشتر حضرات کی آنکھیں خوشی و مسرت کے ساتھ ساتھ جوش محبت میں اشکبار تھیں تقریباً ۱۵۔۲۰ منٹ سب سے باتیں کیں اور سمرقند ہوٹل پہنچائے گئے یہ ہوٹل میٹرو پول ہوٹل سے بڑا ہے جس کی عمارت بہت حسین ہے۔ علیحدہ علیحدہ کمروں میں ارکان وفد کے قیام کا انتظام تھا۔

سمرقند کے چپے چپے پر حضرات علماء و درویش مدفون ہیں اور ان کی قبور بیشتر حیاتِ ظاہر کی طرح آج بھی مرجع خلائق بنی ہوئی ہیں۔ تین دن کے مختصر قیام میں سب جگہ حاضر ہونا ممکن نہیں حضرت سیدنا قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت حضرت فقیہ اعظم علامہ ابو الیث سمرقندی، حضرت مولانا روم، حضرت سیدنا خواجہ عبید اللہ احرار اور دیگر متقدمین کے بکثرت مزارات سمرقند میں ہیں اس لئے طے ہوا کہ سب سے پہلے حضرت خواجہ محمد بن عبد اللہ القریشی تابعی عرف خواجہ زود مراد رحمۃ اللہ علیہ

کے مزار شریف پر حاضری دیجائے یہ بزرگوار اپنے زمانہ کے اکابر اولیاء اللہ میں ہیں جنھوں نے اپنی نگاہوں سے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت فرمائی آپ اظہار رائے میں انتہائی بیباک تھے کلمۂ حق کے ظاہر کرنے سے آپکو کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی۔ علمائے کرام سے بعض مسائل میں اختلاف رائے ہوا جس نے کافی شدت اختیار کر لی مگر آپ نے جو رائے قائم فرمائی تھی اس سے نہ ہٹے آپ حضرت حنفیہ ابن مسلم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمرقند تشریف لائے اپنے زمانہ قیام میں ایک طرف تو علوم و فنون کی گرانقدر خدمات انجام دیں دوسری جانب آپ کا قلب شریفہ استیصالِ کفر کی طرف مائل تھا چنانچہ آپ نے جہاد شروع فرمایا اور کافی فتوحات حاصل کیں۔

ہوٹل سے ارکان وفد وضو کر کے موٹروں میں روانہ ہوئے۔ قاضی صاحب نے تفصیل کے ساتھ حضرت کے حالات سُنائے۔ آپ کا مزار شریف ایک گنبد میں ہے جیسے ہی گنبد میں قدم رکھا قلوب کو سکون حاصل ہوا۔ کافی دیر تک فاتحہ پڑھی گئی یہاں پاکستان اور تمام اخوان و احباب کے لئے دُعائیں کی گئیں۔ حضرت مولانا مخدوم سید ناصر جلالی صاحب دہلوی۔ مولانا ضیاء القادری ان مزارات پر کافی یاد آرہے ہیں اُن کی طرف سے تمام آستانوں پر سلام پیش کئے۔

فاتحہ کے بعد آستانہ شریف کے صحن میں علماء و مشائخ کا اجتماع ہوا دیر تک سب سے باتیں ہوئیں۔ ہم نے یہاں کے امام صاحب کی خدمت میں پاکستان کے تحائف پیش کئے۔ علمائے وفد کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ پیش فرمائی۔

حضرت خواجہ عبداللہ درون کے مزار شریف کے سامنے ایک حوض پانی سے بھرا ہوا ہے۔ جس کا پانی آنکھوں کے تمام امراض کے لئے مفید ہے حضرات اولیاء اللہ کی زندگیاں بھی کیا عجیب ہیں انھوں نے اپنی حیاتِ مبارکہ کو فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کے میدان میں آثار شدید سے شدید قربانیاں پیش کیں۔ اللہ تعالے کا انعام

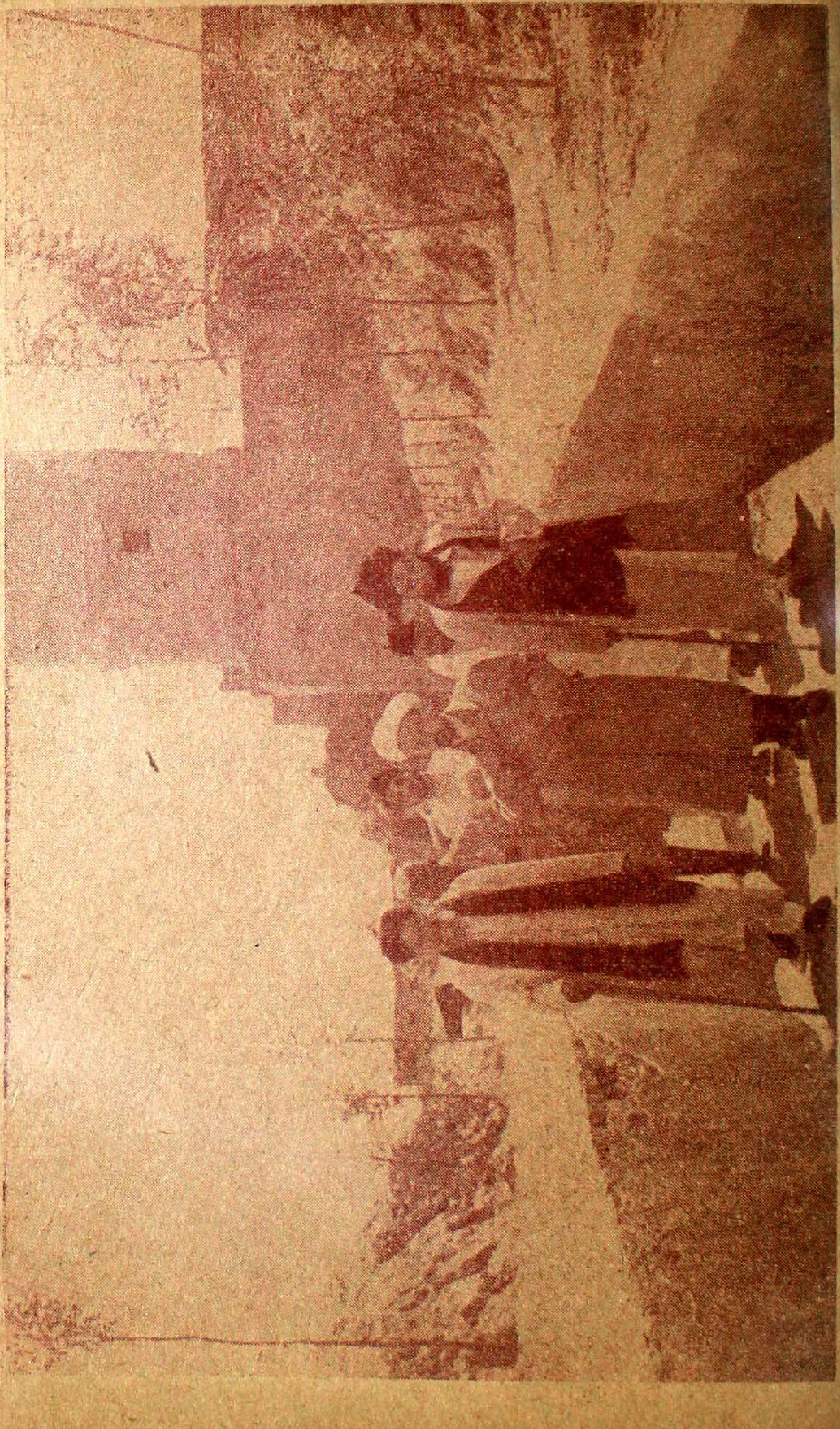

Marfat.com

Marfat.com

ہوا کہ وہ جس طرح اپنی حیاتِ ظاہر میں خلق خدا کی اعانت و دستگیری فرماتے تھے بعد وصال بھی ان کا روحانی تصرف جاری ہے۔

حضرت سیّدنا قسم ابن عباسؓ کے مزار شریفہ پر حاضری

حضرت سیدنا قسم ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور شہنشاہ کونین آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان اطہر کے برگزیدہ بزرگ ہیں آپ ۵۷ھ میں سمرقند تشریف لائے اور علوم ظاہر و باطن کے خوب خوب چرچے فرمائے اور کافی عرصہ تک یہ سلسلے جاری رہے تاآنکہ جذبۂ جہاد سے سرشار ہوئے اپنی جماعت کے ساتھ اعدائے دین کے مقابلے کے لئے تیار ہو گئے۔ میدانِ کارزار گرم رہا اور آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

ارکانِ وفد الحمد للہ صحیح العقیدہ ہیں حضرات اولیائے انام کی ذاتِ قدسیہ سے محبت رکھتے ہیں اس لیے ان حاضریوں میں بڑا لطف و سوز و گداز پیدا ہو رہا ہے۔

حضرت سیّدنا قسم ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے اور مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ آستانہ اقدس پر سب نے حاضری دی الحیال ثواب کیا مزار شریفہ سے بارگاہ رسالت نبوی کی جلوہ ریزیاں نمایاں ہیں۔ واپسی میں تیمور لنگ کی بیوی اور دوسرے حضرات کی قبریں دیکھیں۔

حضرت خواجہ عبداللہ احرار کے مزار شریف پر حاضری

یہاں سے سیدھے حضرت خواجہ عبداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے آپ سلسلہ نقشبندیہ کے اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں ہزارہا مریدین آپ سے وابستہ تھے۔ آپ کے تذکرے کتب تواریخ و سیر میں کافی ملتے ہیں۔

دیر تک آپ کے آستانہ شریفہ پر سب نے فاتحہ پڑھی۔ وفد کی طرف سے مولانا شاہ نورانی میاں صاحب سلمہ نے مزار شریفہ پر عطر لگایا یہاں کے امام صاحب کی

خدمت میں کلام پاک آیتہ الکرسی و دیگر ہدایا پیش کئے گئے یہاں بھی ایک پرتکلف دعوت وفد کے اعزاز میں دی گئی۔ یہاں سے سمرقند ہوٹل واپس ہوئے۔ چونکہ آج کافی کام کرنا پڑا تھا اس لئے شب کو ہوٹل میں جلد سو گئے۔ اور صبح سویرے اُٹھ کر ناشتہ کیا۔

مدرسہ بی بی خانم کا معائنہ

ہوٹل سے ناشتہ کے بعد، ۲ جولائی کو تیمور لنگ کی بی بی خانم کے قائم کردہ مدرسہ شیرداد دیکھنے آگئے۔ یہ مدرسہ ۱۶۱۹ء میں ایک وسیع زمین پیمانہ پر بنایا گیا تھا جس میں ہزارہا طلباء کے رہنے اور تعلیم حاصل کرنے کے انتظامات تھے ابتداءً مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ تھا مگر بعد میں مدرسہ کی بنیاد پڑ گئی اس مدرسہ کے عالی شان گنبد اور دروازے ہیں۔ عبدالجبار ازبکی جو نقاش اور فنی تعمیر کے بہترین ماہر تھے ان کی زیر نگرانی مدرسہ بنایا گیا۔ مدرسہ کے قریب میں مسجد بھی بنی ہوئی ہے۔ محرابیں وغیرہ قدیم طرز کی ہیں۔ مسجد کے اکثر و بیشتر حصے بند پڑے ہوئے ہیں۔ سامنے ایک عظیم الشان دروازے پر دو شیروں کی تصویریں منقش ہیں۔ جیسے ہی شیروں کی تصویریں بنائی گئیں مسلمانوں کو شدید اختلاف ہوا۔ اس مدرسہ کا نام شیرداد رکھدیا گیا۔ ۱۲ سال کی مسلسل محنت کے بعد یہ مدرسہ تعمیر ہوا۔

اس مدرسہ میں اپنے وقت کے بڑے بڑے علمائے فلکیات و فلسفہ درس دیتے رہے میرزا الوغ بیگ بھی مدرسہ میں درس دیتے تھے۔

مدرسہ دیکھنے کے بعد تیمور لنگ۔ شہزادہ محمد سلطان وغیرہ کی قبروں پر گئے ایک ایرانی النسل راہنما نے جو یہاں مامور ہیں سب کی تاریخیں بتائیں۔

تیمور کی قبر پر سیاہ پتھر لگا ہوا ہے جس پر ۱۴۰۵ء کنداں ہے ان قبروں پر کوئی جاذبیت نہ تھی۔ دنیا کی بے ثباتی نمایاں تھی اور دیکھنے والوں کو یہ درس مل رہا تھا کہ بڑے بڑے سلطان و شہنشاہ جن کے نام سے دنیا کانپا کرتی تھی

سمرقند کے مشہور اور تاریخی مدرسہ شیر دار کا معائنہ

Marfat.com

Marfat.com

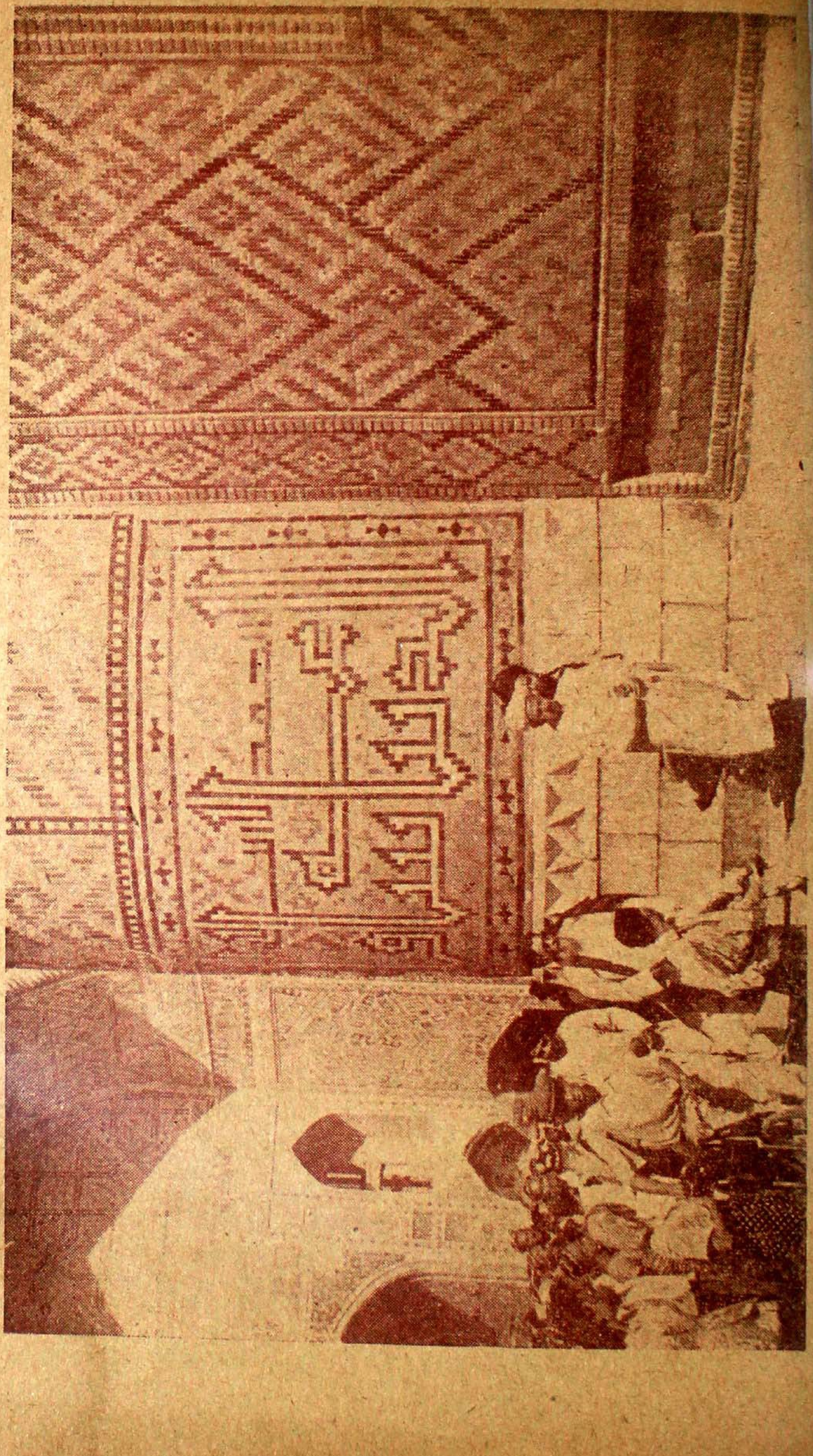

Marfat.com

طاشقند کی جامع مسجد میں حضرت علامہ قاضی ضیاءالدین صاحب
عیدالضحیٰ سے قبل مجمع کو ہدایات فرما رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

دامن قبر میں پڑے سو رہے ہیں۔ یہاں بھی کافی وقت صرف ہوگیا۔

سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری

قصبہ خرتنگ میں جو سمرقند سے ۱۶ میل کی مسافت پر واقع ہے حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک واقع ہے۔ آج خرتنگ کا پروگرام طے ہوا ہے تیمور وغیرہ کی قبروں کو دیکھتے ہوئے سیدھے حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حاضری کے لئے روانہ ہوئے راستہ کافی سے زیادہ خراب تھا اس لئے تقریباً پون گھنٹے میں آستانہ مبارک پر پہنچے۔ تازہ وضو کرکے مزار شریف پر حاضری دی گئی۔ حضرات محدثین کرام میں حضرت امام بخاری کا مقام ہمارے یہاں سب سے اونچا ہے۔ کافی دیر تک مزار مبارک پر سب حاضر رہے فاتحہ پڑھ کر باہر آئے تو آستانہ شریف کی طرف سے منتظمین نے پارٹی دی۔ مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے ہمارا تعارف کراتے ہوئے ہم سے تقریر کی خواہش فرمائی۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف سامنے تھا ایک خاصی طویل تقریر ہوگئی جس میں ہمیں خود بھی اپنی جگہ کیف آیا اور سامعین بھی کافی محظوظ ہوئے ہماری طرف سے یہاں کے امام و متولی صاحب کی خدمت میں ہدایا پیش کئے گئے۔ منتظمین کی جانب سے ارکان وفد کو ہدایا دیئے گئے حضرت سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کے تبرکات ہمارے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت تھے۔

جلسے کے بعد سامنے کے ایک کمرے میں سب نے تھوڑی دیر آرام کیا تاشقند و سمرقند میں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی نہریں بہہ رہی ہیں۔ حضرت سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے کی نہر پر بیٹھ کر سب نے وضو کیا نہر سے متصل ہی چھوٹے چھوٹے کھیت اور باغات بھی ہیں جو مزار شریف کے حضرات کے لئے وقف ہیں۔

Marfat.com

حکومت نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی ہے بلکہ ان سب کو مزار شریف کی ضروریات
کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ نماز ظہر پڑھ کر کھانا کھایا۔ آج بھی پورا دسترخوان میوہ جات
اور مختلف قسم کے کھانوں سے بھرا ہوا ہے یہاں کے میوے اپنی شیرینی اور خوش
ذائقی میں بے مثال ہیں۔ ہم سب کا ارادہ تھا کہ جلسے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ
مزار شریف پر اور حاضر رہیں گے۔ مگر جیسے ہی جلسہ ختم ہوا مطار کی اطلاع
آگئی کہ جہاز ایک گھنٹہ قبل جائے گا آپ حضرات عجلت کرکے ۳ بجے تک پہنچ جائیں۔
اس لئے رخصتی فاتحہ بجید عجلت سے پڑھی گئی سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے
عید الضحیٰ کے دن وصال فرمایا۔ ارکان وفد جہاز کے وقت سے کچھ پہلے مطار
آگئے۔ جہاز ٹھیک ۴ بجے شام کو روانہ ہو کر ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر طاشقند پہنچ گیا
مطار پر چند ذمہ دار حضرات و علما موجود تھے۔ مطار سے سیدھے حضرت مولانا
قاضی ضیاء الدین صاحب کے مدرسہ پر آئے۔ راستے میں نورانی میاں کو بخار
آگیا۔ اُدھر جناب سید عبدالمنعم عدوی صاحب بھی علیل ہو رہے ہیں وہ بڑے
بدپرہیز واقع ہوئے ہیں۔ شدید کھانسی میں ٹھنڈے میوے ان کے لئے نقصان دہ
ہیں مگر وہ احتراز نہیں کرتے۔ آج انہیں گھبراہٹ کا شدید دورہ ہو رہا ہے بار
بار کہہ رہے ہیں مولانا بدایونی ہمیں کراچی واپس کردیجئے نہیں تو ہم مرجائے گا۔
یا خود اپنے آپ کو مار ڈالے گا۔ بہرحال آتے ہی ڈاکٹر کا انتظام کیا۔ طبیعتیں تمام
ارکان ہی کی خراب ہو رہی ہیں۔ ہمیں بھی بخار و نزلہ کی تحریک کئی دن سے ستا رہی
ہے سینے پر کھانسی کی زیادتی کے باعث خاصا ورم آگیا ہے۔ نماز مغرب سے قبل دو
ڈاکٹر آئے جنہوں نے انجکشن لگائے دوائیں دیں۔ بعد مغرب دوسرا ڈاکٹر آیا
اس نے ہمارے اور نورانی میاں کی پشت پر شیشے کے گلاس لگادیئے روسی
ڈاکٹروں نے یہ نئے قسم کا علاج نکالا ہے گلاس ۱۵ منٹ تک کافی تکلیف دیتے ہیں۔

Marfat.com

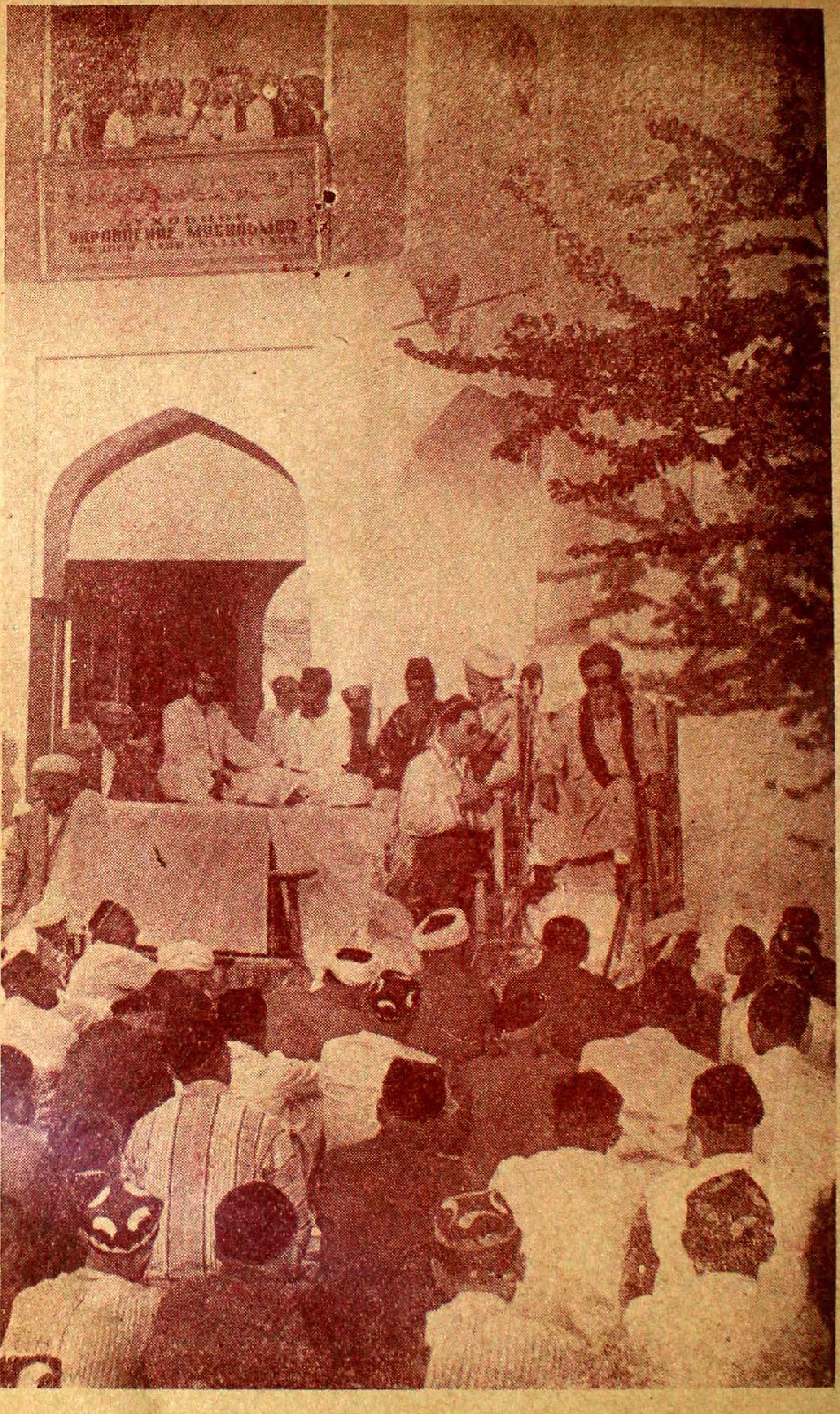

طاشقند میں نماز عیدالضحیٰ سے قبل حضرت علامہ بدایونی کی تقریر

Marfat.com

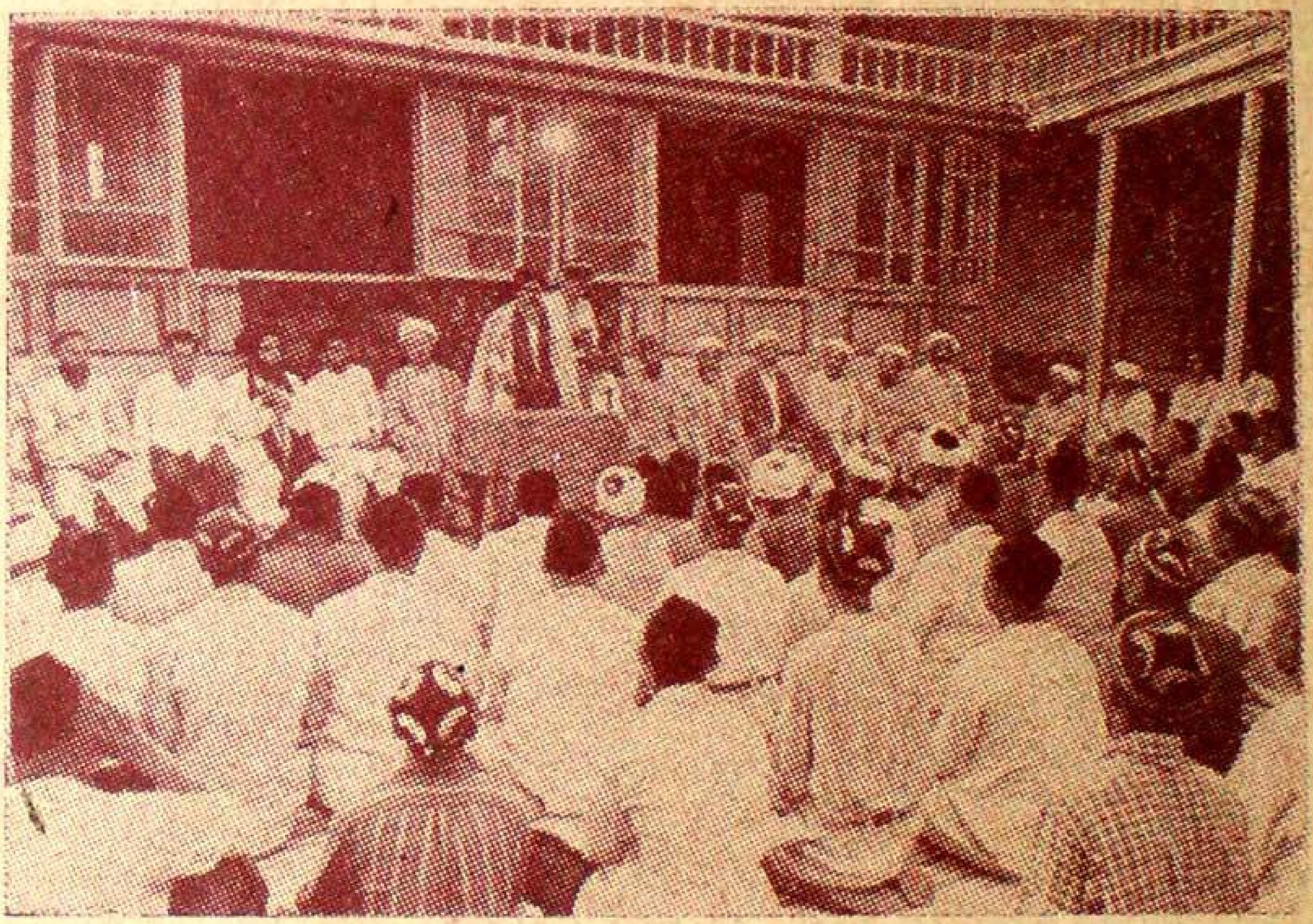

حضرت علامہ بدایونی کی نماز عیدالضحیٰ کے
موقعہ پر دوسری تاریخی تقریر

Marfat.com

Marfat.com

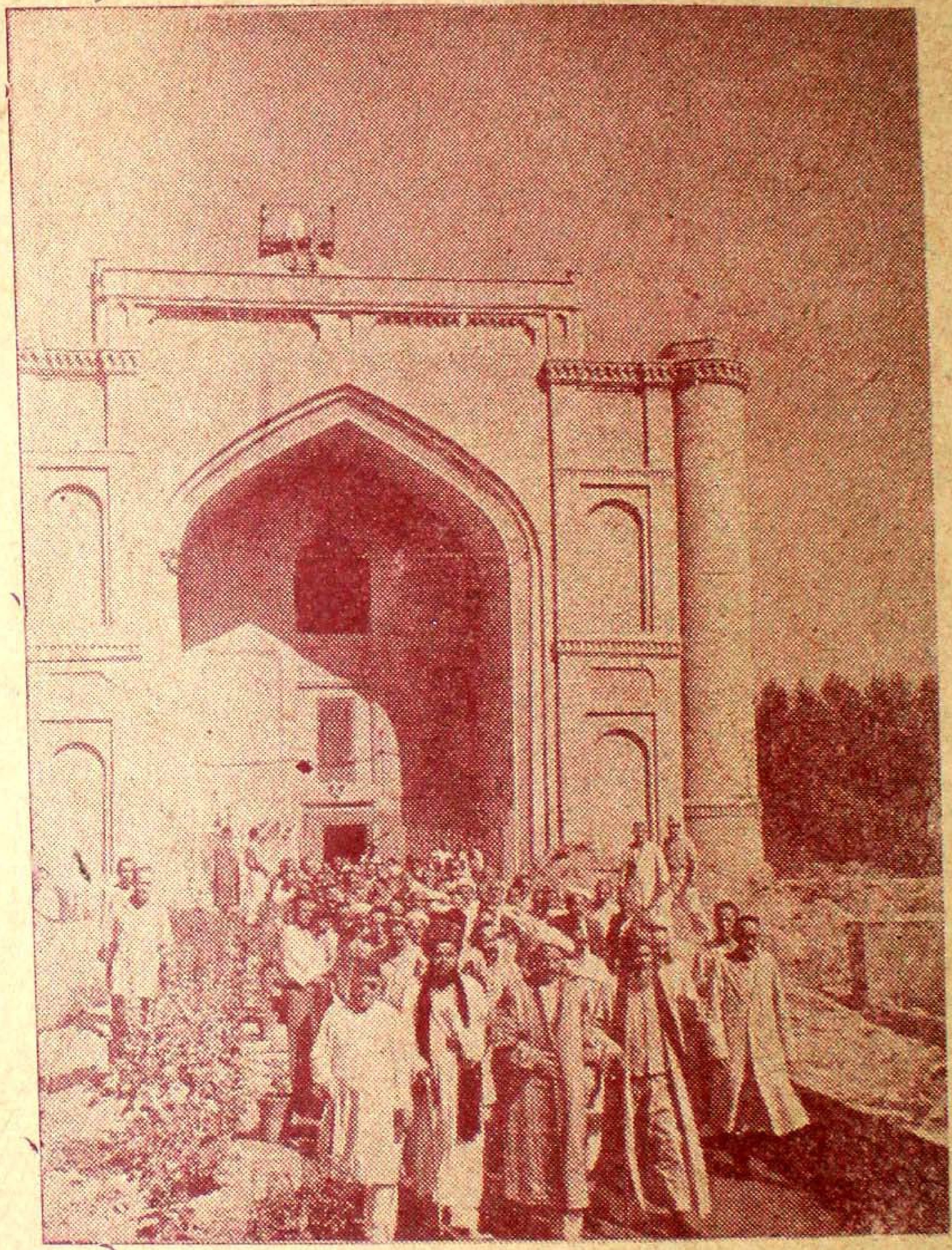

نماز عیدالضحیٰ کے بعد مراجعت کا منظر

Marfat.com

Marfat.com

مگر فاسد جراثیم اور درد وغیرہ کو کھینچ لیتے ہیں ایک گھنٹہ تک معالجات کا سلسلہ جاری رہا بعد عشا کھانا کھایا۔ کھانے میں طے پایا کل عید الضحیٰ کی تقریر تیار کردی جائے تاکہ وہ ریڈیو سے نشر ہوسکے اور اخبارات بھی شائع کرسکیں۔ چنانچہ ۱۱½ بجے شب سے لیکر ۲½ بجے رات تک خطبہ تیار کیا۔ نیز نائب وزیر اعظم جناب میرزا محمود صاحب اور وزیر خارجہ عبدالغنی سلطان صاحب کی ملاقات کے لئے ضروری نوٹ تیار کئے اسی وقت خطبے کا ازبکی زبان میں نبی جان صاحب مترجم نے ترجمہ کرلیا۔

۸ جولائی نماز عید الضحیٰ

نماز فجر مدرسہ کی چھوٹی مسجد میں ادا کی۔ اوراد وظائف سے فارغ ہوکر غسل کرکے کپڑے بدلے پونے سات بجے سے قبل تیار ہوگئے۔ نورانی میاں صاحب کو رات بھر بخار رہا پہلے ان کے کمرے میں جاکر مزاج پرسی کی۔ تمام صحن اور مدرسہ کی بڑی مسجد کا اکثر و بیشتر حصہ مجمع سے لبریز ہوگیا ہے۔ حضرت مولانا ضیاءالدین صاحب عید کی نماز پڑھانے کے لئے ہمیں لینے تشریف لے آئے ارکان وفد کو ہمراہ لے کر مدرسہ کی مسجد گئے۔ تقریباً ۵۰ ہزار کا مجمع سامنے تھا سڑکیں لبریز ہوچکی تھیں۔ راستے نماز کی وجہ سے بند ہیں۔ بیرونی صحن کے ایک حصے میں ہمارے لئے منبر بچھایا گیا ہے۔ اولاً حضرت مولانا قاضی ضیاالدین صاحب نے ہمارا تعارف کرایا۔ مجمع نے ہمارے کھڑے ہونے سے قبل تکبیر کے فلک شگاف نعروں میں وفد کا استقبال کیا۔ ہم نے حمد و ثنا کے بعد نصف گھنٹے کے قریب تقریر کی دوران تقریر میں ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے جاتے رہے اسلامیان تاشقند وازبکستان کے مسلمانوں کا یہ سمندر جذبات محبت میں موجزن ہے آنکھیں اشکبار ہیں۔ ہماری تقریر کے اختتام پر میاں نبی جان صاحب نے ازبکی زبان میں تقریر کا ترجمہ سنایا جس کے ہر جملے پر حاضرین نے خراج تحسین پیش فرمایا۔ آخر میں مولانا ضیاءالدین صاحب نے ایک خاص انداز میں شکریہ ادا فرمایا۔ یہاں سے مسجد کے

Marfat.com

اندرونی حصے میں لائے گئے جہاں پہنچکر چند مسائل عید الضحیٰ بیان کئے گئے ہم نے نماز عید الضحیٰ پڑھاکر عربی خطبہ دیا۔

اختتام خطبہ پر مجمع کا ہر فرد مصافحہ و معانقہ کے لئے مضطرب تھا مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب ہماری علالت و کمزوری کے باعث پریشان تھے مگر ہم نے عرض کردیا کہ ان پرجوش بھائیوں کی محبت و مودت ہمیں عزیز تر ہے منبر پر بیٹھکر سب سے مصافحے ہوتے رہے۔ ایک گھنٹے میں بمشکل مسلمانان طاشقند سے ملاقاتیں ختم کر کے ناشتے کے کمرے میں داخل ہوکر ناشتہ کیا۔

وزراء سے ملاقاتیں آج نائب وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ سے اہم ملاقاتوں کے لئے جانا تھا اس لئے بعجلت تیاریاں کی گئیں۔ موٹروں میں ارکان وفد سوار ہوکر نائب وزیر اعظم کے مکان پر گئے۔ دروازے پر سکریٹری صاحبان موجود تھے۔ منزلیں طے کر کے بالائی حصے پر پہنچے۔ خود وزراء نے ہمارا استقبال کیا۔ سامنے کے رُخ پر نائب وزیر اعظم ان کی برابر وزیر خارجہ نائب وزیر اعظم کی برابر ہماری نشست اور اس کے بعد ارکان وفد علی الترتیب بٹھائے گئے۔ نائب وزیر اعظم نے قائد وفد سے خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے عید کی مبارکباد دی پھر ازبکستان میں وفد کے ورود کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں ممدوح نے اپنی بسیط تقریر میں ازبکستان کے ۴۰ سالہ حالات حکومت کی مسلسل کوششوں اور تحریکات کا خلاصہ پیش فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ آپ حضرات نے ہمارے اِن حصوں میں جو کچھ ملاحظہ فرمایا اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

قائد وفد نے کہا مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کا یہ وفد حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کی دعوت پر ۳۰ جون کو طاشقند پہنچا اس وقت سے لے کر آج تک ہم نے تاشقند و سمرقند کی اکثر و بیشتر مساجد و مقابر کا معائنہ کیا۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

پبلک جلسوں میں تقریریں کیں مسلمانوں سے آزادانہ طور پر ہماری ملاقاتیں ہوئیں۔ ہمیں انتہائی خوشی ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں اخوت اسلامی کا جذبہ ہے انھوں نے انتہائی محبت کے ساتھ ہماری تواضع کی ہم نے یہاں کے عام و خاص مسلمانوں کی زندگیوں کا پورے غور و فکر کے ساتھ معائنہ کیا۔ اس میں شک نہیں کہ تاشقند و سمرقند کے مسلمان عبادت اور فریضہ نماز کی ادائیگی میں آزاد ہیں اور ان پر فریضہ عبادت کی ادائیگی میں پابندیاں نہیں۔ ادارہ دینیہ مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت میں قابل قدر کام کر رہا ہے۔ لیکن ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مسلمانوں کے لئے مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ آپ کے یہاں کی حکومت نے نصاب تعلیم میں مذہبیات کی تعلیم کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا بلکہ اس کی اساس و بنیاد مارکس کے لادینی نظریات پر رکھی گئی ہے مگر ایک ایسی قوم جس کی دنیا و دین کا ہر ایک گوشہ مذہب سے وابستہ ہو اُسے دینی تعلیم سے محروم کر دینا اس کے حال و مستقبل کے لئے مضرت رساں ہوگا۔ آپ حضرات کو اولین فرصت میں غور کرنا چاہیئے اگر یہاں کے مسلمان اپنی مساجد میں، مدارس دینیہ کا اجراء کریں تو آپ کو ان کی حمایت کرنا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل دین اسلام سے وابستہ رہے۔

ہم نے اپنے دورے کے اندر اس بات کو خاص طور پر دیکھا کہ حکومت روسیہ عوام کی خوشحالی اور ان کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے کی انتہائی کوشش کر رہی ہے لیکن دیہات و قصبات میں ہم جہاں گئے وہاں یہ بات ہمارے سامنے آئی کہ جس طرح شہر میں رہنے والوں کے لئے بہترین سڑکیں اعلٰے سے اعلےٰ قسم کے مکانات کا اہتمام ہے دیہات والوں کے نہ مکانات ہی اچھے ہیں نہ ان کے یہاں کی سڑکیں بہتر ہیں نہ صفائی کا کافی اہتمام ہے۔

نائب وزیر اعظم صاحب نے ہر دو سوالات پر تفصیلی گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہمارے یہاں کا نصاب مارکس کے نظریات پر چل رہا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا احساس ہے۔ ہم اسے بخوشی پسند کریں گے کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں مدارس دینیہ کھولیں ہم ان کی مالی اعانت کرنے کیلئے تیار ہیں۔

۲۔ ہماری حکومت دیہاتی اشخاص کی زندگی کے معیار کو جس طرح بلند کرنیکی کوششیں کر رہی ہے اسی طرح وہ انہیں ہر قسم کا آرام پہنچانا چاہتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کے لئے بہترین مکانات بنانے۔ سڑکیں ٹھیک کرنے۔ پانی کے معقول انتظامات کی چند سکیمیں زیر غور ہیں اُن پر جلد ہی عمل ہوگا۔ ان مسائل کے علاوہ اور بھی دوسرے مسائل پر مذاکرات رہے یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی وزرائے کرام نے وفد کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ اس قسم کے وفود سے روس اور پاکستان کے تعلقات و روابط مضبوط ہوں گے۔

مسئلہ کشمیر دوران گفتگو میں مسئلہ کشمیر بھی زیر بحث آگیا۔ وزرائے فرمایا بلاشبہ ہم بہت مشتاق ہیں کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے۔ اس وقت آپ نے جو نظریات پیش کئے ہم متعلقہ ذمہ دار حکام اعلیٰ کی خدمت میں (جن کا ہماری مرکزی حکومت سے تعلق ہے) پیش کر دیں گے۔ بہتر ہوگا کہ فریقین آپس کی مفاہمت سے مسئلہ کا تصفیہ کریں۔

دوران بحث میں یہ مسئلہ بھی آگیا کہ جب ازبکستان و تازکستان آزاد حکومتیں ہیں اور ان کے اندر وزیر خارجہ بھی مقرر ہے تو آپ پاکستان وغیرہ میں اپنے سفیر کیوں مقرر نہیں کرتے۔ وزیر خارجہ نے فرمایا کہ اگر آپ کی حکومت چاہتی ہے تو ہم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ قائد وفد نے کہا کہ آپ ماسکو میں سفیر پاکستان سے اس بارے میں گفتگو فرمائیں۔ کیونکہ ارکان وفد سفراء کے تقرر کا مسئلہ حکومت

Marfat.com

کی طرف سے پیش نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ آپ کے مستقبل کے لئے اُسے مفید سمجھ رہے ہیں ہمیں کسی سیاسی مسئلہ میں ذاتی طور پر گارنٹی کرنے کا استحقاق نہیں ہاں ہم اپنی حکومت کو بوقت مراجعت سارے حالات کی خبر کریں گے۔

یہ ملاقات نہایت آزادی سے دوستانہ فضا میں ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی اور مصافحہ ومعانقے پر ختم ہوئی۔

ارکان وفد نے سمرقند میں حسب ذیل مساجد کا معائنہ کیا۔ ان مساجد میں نمازیں ادا کیں تقاریر کی گئیں۔

(۱) جامع مسجد خواجہ زود مراد یہاں حضرت مولانا سمرقندی خطیب ہیں۔

(۲) " " خواجہ احرار ولی " مولانا قاری عالم خوقندی وحضرت شیخ اسحٰق البنان سمرقندی۔

(۳) " " حضرت سیدنا امام بخاری " مولانا نذر اللہ مخدوم عبداللہ

(۴) " " عبدی درون " مولانا عصمت اللہ سمرقندی

(۵) " " عبدی بیرون " مولانا قاسم سمرقندی

(۶) " " حضرت قثم ابن عباس " مولانا عبداللہ ابن میرزا اکلال خجندی

یہ تمام مسجدیں آباد ہیں۔ مسلمانوں کی ۵، فیصدی تعداد جن میں بوڑھے لوگ ہیں کی اکثریت ہے وہی پنجوقتہ نمازوں میں حاضر ہوتی ہے۔ مسجدیں صاف و شفاف رہتی ہیں ادارہ دینیہ نے کافی اچھے انتظامات کر رکھے ہیں۔

ارکان وفد سمرقند کے وزیر خارجہ اور نائب وزیر اعظم کی ملاقات کے بعد سیدھے استالن آباد کے لئے ہوائی اڈے آ گئے۔

۹۔ جولائی ۱۹۵۷ء
استالن آباد کا سفر

ہمارے لئے جو جہاز متعین تھا وہ ٹھیک ۱۲ بجے دن کو مطار سے روانہ ہو کر ۱½ گھنٹے میں

اسٹالن آباد پہنچ گیا۔ جہاں علما و مشائخ کی کثیر تعداد نے ہمارا استقبال کیا۔ مصافحے و معانقے ہوئے اسٹالن آباد کا پہلا نام دوشنبہ تھا۔ بعد میں اسٹالن کے نام پر اس کا نام تبدیل کیا گیا۔ پہلے یہ شہر امیر بخارا کے تابع تھا۔ یہ قازستان کا دارالخلافہ ہے اس صوبہ میں ۱۵ لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ خاص شہر اسٹالن آباد کی آبادی ۲½ لاکھ ہے۔ شہر میں بڑی بڑی مسجدیں ہیں جن میں پنجوقتہ۔ جمعہ عیدین کی نمازیں ہوتی ہیں۔

دوسری بستی اور مسجدیں بھی ہیں مطار سے سیدھے ہوٹل لائے گئے اگرچہ یہاں کا ہوٹل بمقابلہ طاشقند کے چھوٹا ہے مگر پھر بھی کافی آرام دہ ہے۔ منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھایا۔ نماز ظہر ادا کی۔ معلوم ہوا کہ آج شام کو ۷ بجے جامع مسجد چلنا ہے جہاں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد ایک پبلک میٹنگ کو خطاب کرنا ہے۔ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے ہمراہ ۶½ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر جامع مسجد پہنچے۔ تقریباً دو صد علما و مشائخ نے وفد کا استقبال فرمایا اور انتہائی محبت و عقیدت کے ساتھ معانقہ ہوا۔

مسجد کے صحن میں مسلمانوں کی کافی تعداد مجتمع تھی۔ پہلے نماز مغرب ادا کی گئی۔ بعد ازاں تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفد کا تعارف کرایا۔ حضرت علمائے نے عربی زبان میں متعدد سپاسنامے پیش فرمائے قائد وفد نے اخوتِ اسلامی پر ایک مؤثر تقریر کی۔ نبی جان صاحب نے تقریر کا ترجمہ کیا ترجمہ سننے کے بعد مجمع نے احسنت و مرحبا کا شور بلند کیا۔ علمائے کرام نے ابتداءً اس شہر کی تاریخی حالت اور علمائے کرام کی خدمات دینی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مسجد ۲۰۰ سال پہلے بنائی گئی تھی کچھ نئے حصے بعد میں تعمیر ہوئے۔

Marfat.com

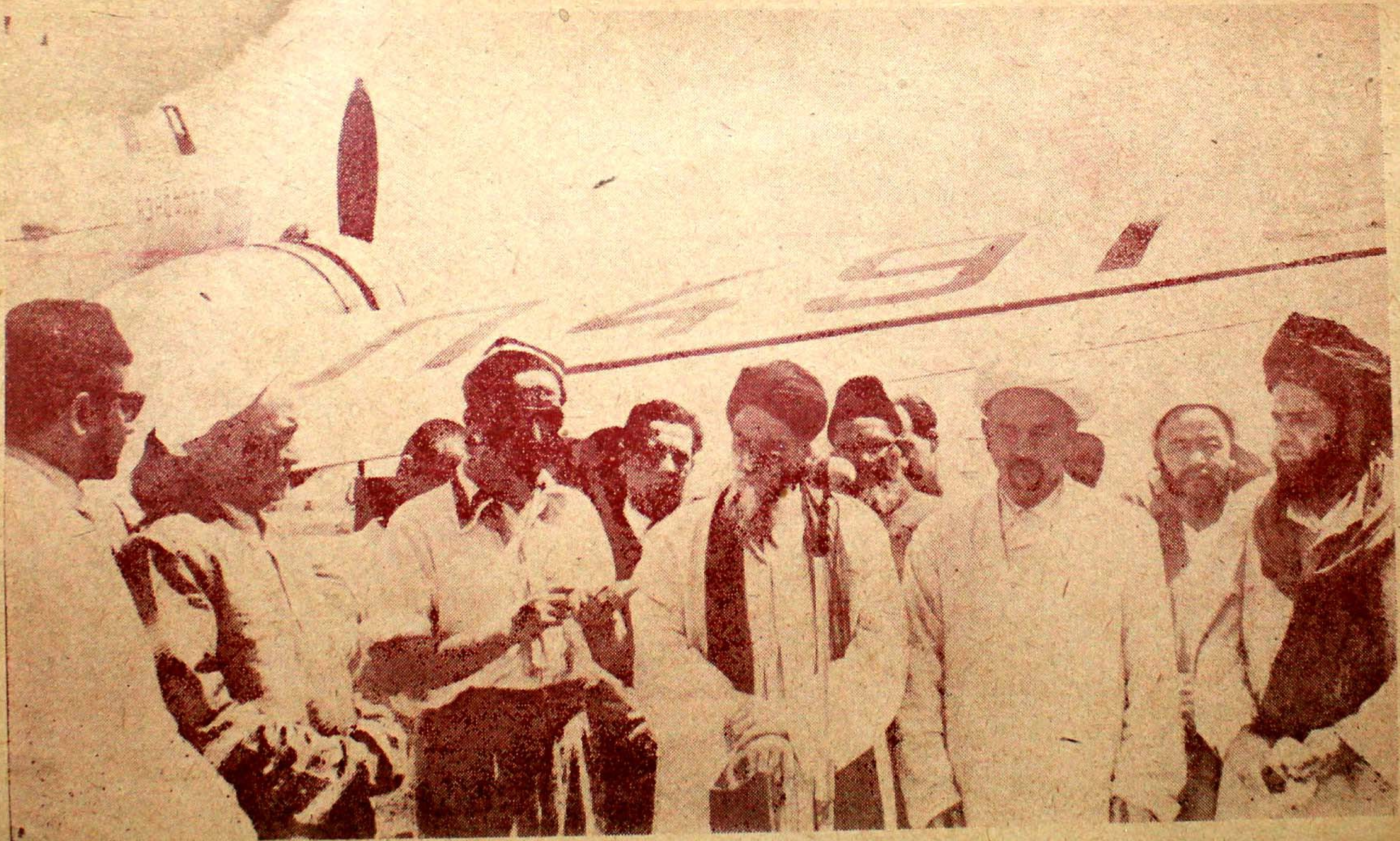

اسٹالن آباد پر ہوائی جہاز سے اُتر نے کے بعد کا منظر

Marfat.com

علمائے کرام کی جانب سے وفد کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔

آج دوپہر سے کھانسی اور ضیق النفس کا شدید دورہ ہو رہا ہے مگر ایسی حالت میں کام پورے کرنا پڑے۔ ہوٹل آکر جب تکلیف میں زیادتی ہوئی تو ڈاکٹر بلایا گیا اُس نے طاشقند کی طرح انجکشن وغیرہ لگائے۔ رات میں قدرے سکون رہا۔

استالن آباد کی تفریح گاہ ۱۰ ارجولائی کی صبح کو ناشتے کے بعد خاص خاص تفریح گاہیں۔ باغات۔ کتبخانوں کے معائنہ کا پروگرام تجویز تھا۔ اس لئے ارکان وفد سب سے پہلے ایک عام تفریح گاہ پہلائے گئے۔ یہاں تقریباً ایک میل لمبی جھیل ہے۔ جس میں بہت سی لانشیں تفریح کرنے والوں کو سیر کراتی ہیں۔ ہمارے لئے ایک لانش پہلے سے تجویز کی جا چکی تھی۔ بڑا پر لطف منظر تھا تمام ارکان وفد لانش میں سوار ہو گئے اور جھیل کے متعدد چکر لگائے۔

استالن باغ شہر والوں کے لئے ایک طویل وعریض باغ بنایا گیا ہے۔ جو صرف تین سال میں تیار ہوا ہے۔

علامہ شیخ صدرالدین علینی کی ہیکل علامہ شیخ صدرالدین علینی اپنے وقت کے بڑے فاضل اور جید عالم و محقق تھے تمام علوم کی تکمیل کی یہ اپنے زمانہ کے چوٹی کے عالموں میں تھے۔ علم ادب و شاعری میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے آپ کا کلام سامعین کو محو استغراق کر دیتا۔ فنی و علمی حیثیت کافی اونچی تھی یہاں پہنچ کر آپ کی ہیکل کا مطالعہ کیا۔

کتبخانہ فردوسی کا معائنہ استالن آباد میں کتبخانہ فردوسی کے نام سے ایک شاندار کتبخانہ قائم ہے جس میں اب تک ۸۰ ہزار

کتابیں تھیں فی الوقت ۱لاکھ سے زیادہ کتابیں موجود ہیں دو ہزار کے قریب مطالعہ کرنے والوں کی تعداد ہے۔

مولانا جامی کے قلم کا ایک بڑا دیوان۔ یوسف زلیخا۔ مثنوی۔ فردوسی۔ مرزا عبد القادر بیدل۔ مجموعۂ انوکار عرفی شیرازی۔ علی شیر نوائی کے عقائد۔ قرآن کریم کے پرانے نسخہ جات موجود ہیں۔ کتبخانہ کے منیجر نے دیر تک مختلف کتابوں پر اپنا تبصرہ کیا ہم نے اُن سے کہا کہ آپ کو چاہیئے کہ اپنے یہاں کے ازبکی شعراء و علماء متقدمین کے حالات قلمبند کرائیں ان کے گرانقدر کلام کو منظر عام پر لائیں۔ کیونکہ علی شیر نوائی علامہ شیخ صدر الدین جیسے افراد کے حالات کا دنیا کو بہت کم علم ہے۔ اسی طرح نادر و تاریخی نسخہ جات کو حالیہ زمانہ کے مطابق شائع کرنے کا انتظام کریں کتبخانوں میں ان نوادرات کا محض پڑے رہنا کچھ بے معنی سا ہے۔

منیجر صاحب کو کتبخانہ کے متعلق ہی علم تھا وہ ہمارے مشوروں کا کوئی معقول جواب نہ دے سکے تقریباً ایک گھنٹہ تک ہم لوگ کتابخانے میں رہے۔ آخر میں مطالعہ کنندگان کے ہال کمرے کو دیکھا جہاں مطالعہ کرنے والوں کی ایک معقول تعداد موجود تھی۔ یہاں سے ابوالحسن رودکی کا باغ دیکھنے گئے۔

زراعتی فارم کا معائنہ

فردوسی کتبخانہ سے ارکان وفد زراعتی فارم دیکھنے آئے اس فارم کا نام لینن فارم ہے جو شہر سے کئی میل باہر واقع ہے۔ ایک چھوٹے سے دفتر میں لائے گئے جہاں کے منتظم اعلیٰ نے ہم سب کا دروازہ پر استقبال کیا فارم کے حالات بیان کرنا شروع کیئے۔

یہ فارم ۱۹۳۰ء میں قائم ہوا اس وقت ۶۱۵ ہیکٹر آراضی سے کام شروع کیا گیا فی الوقت ۹۸۰ ہیکٹر آراضی اس فارم کے ماتحت ہے۔ پہلے ۱۵۴ خاندان اس فارم میں کام کرتے تھے اور اب ۲۷۱ خاندانوں کا تعلق ہے۔

Marfat.com

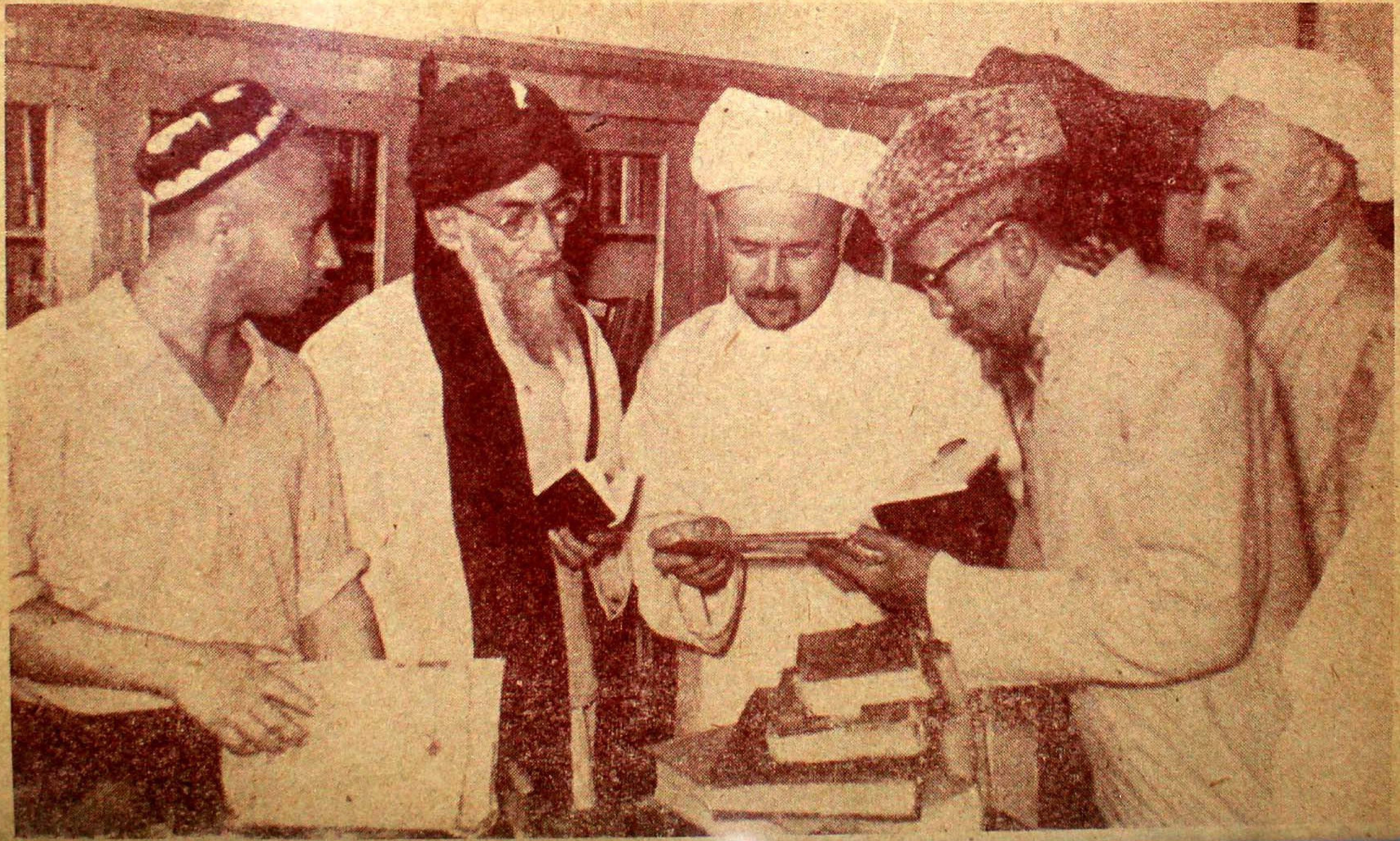

Marfat.com

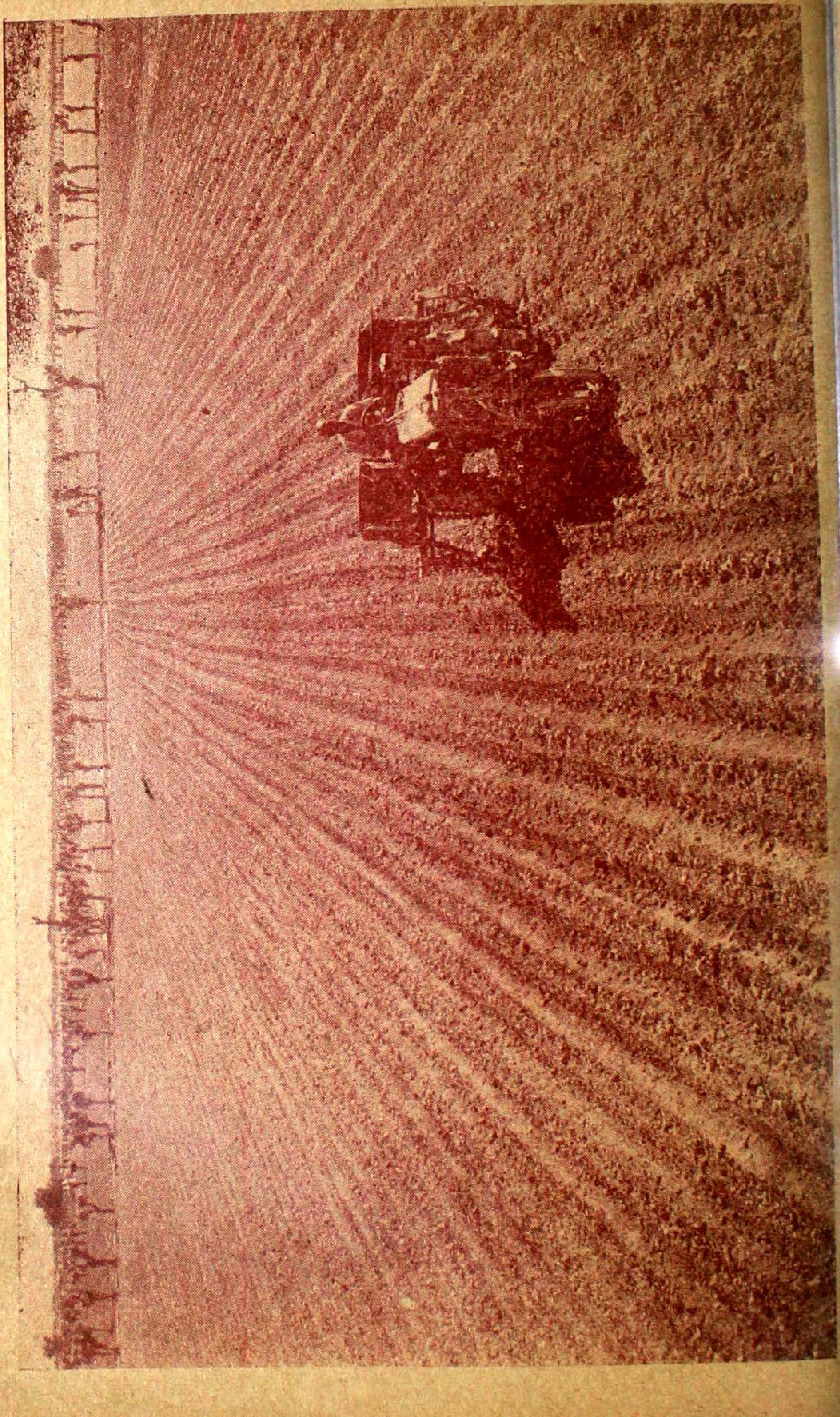

Marfat.com

اس فارم میں ۱۲۰۷ ہیکٹر کپاس اور ۵۰۰ دوسری اشیاء جو مویشیوں کیلئے درکار ہوتی ہیں۔ تیار کیجاتی ہیں۔ ۱۸۰۱۰ ہیکٹر گندم اور دوسرا غلہ پیدا ہوتا ہے۔

بھیڑیں	۵۰۰،
گائیں	۱۶۰۰
دودھ دینے والی گائیں۔	۴۱۵

ایک سال میں ہر ایک گائے ۱½ سو سیر دودھ عام طور پر دیتی تھی لیکن مشین کے ذریعہ ۱۰۵۰ سیر دودھ نکلتا ہے۔ اس فارم میں تمام کام مشینوں سے کیا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں سارے کام ہاتھوں سے کیے جاتے تھے لیکن اب تمام کام ہیڑ سے لیا جاتا ہے۔

کپاس کی تمام پیداوار حکومت لیتی ہے اور غلہ محنت کے مطابق کاشتکاروں کو دیا جاتا ہے۔ کپاس کے بالعوض حکومت روپیہ اور گندم کاشتکاروں کو دیتی ہے۔ یہ فارم زیادہ تر کپاس تیار کرتی ہے۔ یہاں کی ضرورتوں کیلئے غلہ روسی حکومت دوسرے صوبوں سے لیتی ہے۔ آب وہوا کے لحاظ سے یہ مقام شہروں کے مقابلے میں بہت بہتر ہے۔ خاص طور پر کپاس کی پیداوار کے لئے آب وہوا زمین سب سے زیادہ موافق ہیں۔

حکومت پانچ سالہ پلان تجویز کرنے والی ہے کہ یہاں اور کیا کیا چیزیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ حکومت نے ایک عام مجلس مقرر کر دی ہے جس میں زراعت وغیرہ کے سارے مسائل زیر بحث آتے ہیں جب یہ مجلس اپنا پروگرام مرتب کرتی ہے تو پھر اسے عوام کے سامنے بغرض حصول مشورہ پیش کیا جاتا ہے۔

فارم میں مشینوں سے کام کرنے والوں کو ہاتھ کے کام کرنے والوں سے

Marfat.com

زیادہ تنخواہ دیجاتی ہے۔ جو ماہ بماہ ادا کیجاتی ہے سال کے آخر میں کاشتکاروں کو بونس بھی دیا جاتا ہے۔ کاشتکاروں کے عام حالات اچھے ہیں۔ ان کا معیار زندگی اوسط درجہ کا قائم ہوگیا ہے لیکن کاشتکاروں کے مکانات اور گاؤں میں جانے آنے والی سڑکیں زیادہ تر خام ہیں۔

کاشتکاروں وغیرہ میں بھی امتیازات نظر آتے ہیں۔ حکومت روسیہ نے اپنے نظام میں عملاً مساوات قائم نہیں کی بلکہ امتیازات اور فرق مراتب کو محنت کرنے والے کی محنت پر منحصر کیا ہے یعنی ایک شخص جس قدر محنت زائد کرے گا اتنا ہی اپنا حصہ حاصل کرے گا۔

ارکان وفد نے مختلف قسم کے سوالات مہتمم صاحب سے کیے بعد میں فارم سے متعلق کچھ شعبہ جات کا معائنہ بھی کیا بحالات موجودہ اس علاقے میں ایسے ۹ فارم قائم ہیں۔

حضرت سیدنا یعقوب چرخیؒ کے مزار شریف پر حاضری

فارم کا معائنہ کرنے کے بعد ارکان وفد حضرت سیدنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے آپ غزنین سے یہاں تشریف لائے رشد وہدایت تبلیغ دین کا آغاز فرمایا تھوڑے ہی دنوں میں عام وخاص آپ کی طرف رجوع کرنے لگے آپ نے خلق خدا کی گرانقدر خدمات انجام دیں آپ کے در دولت پر جو آتا وہ مالا مال ہوکر واپس ہوتا دیر تک ارکان وفد مزار شریف پر حاضر رہے سب نے معمولات ادا کیے اس مزار شریف پر بڑا سکون قلب حاصل ہوا پاکستان وہندوستان کے اعزہ واخوان جس قدر یاد آئے سب کیلئے نام بنام دعائیں کیں۔

جلسہ

فاتحہ اور ایصال ثواب کے بعد مسجد میں جلسہ عام ہوا جس میں مسلمانوں کی کافی تعداد شریک تھی۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نے ابتداءً مصافحے معانقے کیے۔ مولانا نورانی میاں صاحب نے تلاوت کلام پاک سے
جلسہ کا آغاز کیا اور حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے ارکانِ وفد کا تعارف کرایا
مولانا قاری حافظ دوران نے ارکان وفد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش فرمایا۔
قائد وفد نے ۲۰ منٹ تقریر کی ازبکی زبان میں ترجمہ کیا گیا جس سے مجمع بہت محظوظ
ہوا۔ آخر میں قائد وفد نے حضرت خطیب صاحب کی خدمت میں قرآن کریم اور
دیگر تحائف پیش کئے۔ امام صاحب نے ارکان وفد اور پاکستان کے حق میں مخلصانہ
دعائیں پیش فرمائیں۔ کلام پاک پر جلسہ برخواست ہوا عوام سے جدا جدا رخصتی
ملاقات اور مصافحے ہوئے۔ ارکان وفد کو سارا مجمع اپنی اشکبار نگاہوں سے رخصت
کر رہا تھا۔ قائد وفد نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

مسجد کوکنش کا معائنہ

حضرت سیدنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے
سیدھے کوکنش مسجد کے معائنہ کے لئے حاضر ہوئے۔

یہاں ایک نئی مسجد ادارہ دینیہ کی ماتحتی میں بن رہی ہے مسجد کافی حسین و
جمیل ہے عمارت مکمل ہوگئی ہے صرف پلاسٹر باقی ہے تقریباً ۱۵۰۰ اشخاص بیک وقت
نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مولانا قاری محمد جان صاحب مسجد کے امام و خطیب ہیں۔
ہم نے امام صاحب کو قرآن شریف اور دیگر ہدایا دیئے جلسہ عام کا انعقاد ہوا۔ پہلے
مولانا ضیاء الدین صاحب نے تقریر فرمائی ۔ یہاں مسلمانوں کے ۳۴ خاندان
آباد ہیں۔ مسجد کے سامنے والی پہاڑی کے دامن میں دریائے جیحون بہہ رہا ہے۔
آج ہماری طبیعت بہت خراب ہے مگر یہاں ہر جگہ ناشتہ کرنا لازم ہے مسلمانوں کے
معمولات و عادات اور محبت کی وجہ سے انکار کرنا ممکن نہیں کچھ نہ کچھ ہر جگہ
کھانا پڑتا ہے اہالیان مسجد نے بھی جلسے کے بعد دعوت کر ڈالی طبیعت کی گرانی
کے باعث ہم واپس ہونا چاہتے تھے۔ مگر قاضی صاحب نے فرمایا یہاں کے

قصبے کے سردار جناب محی الدین ابن حسن صاحب نے اپنے مکان پر وفد کی دعوت کا اہتمام کرلیا ہے اور وہ حضرات بہت دیر سے ہمارے انتظار میں ہیں چار ونا چار محی الدین ابن حسن صاحب کے یہاں وفد کے ارکان پہنچے ناشتہ کئے ہوئے چند منٹ گذرے تھے کہ دوسرا ناشتہ سامنے آگیا وہ تو کہئے کہ یہاں کا پانی اس قدر نفیس ہے کہ تمام غذائیں جلد ہضم ہوجاتی ہیں۔

پریس کے لئے بیان

آج پریس کے نمائندگان نے ہم سے انٹرویو لیا ہم نے دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے مساجد کی جو کیفیت دیکھی مسلمانوں کے جن حالات کا معائنہ کیا اس پر اپنے خیالات قلمبند کرادیئے اس بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ ان علاقہ جات کی مساجد میں عبادت و نماز کی کوئی روک ٹوک نہیں مسجدوں میں آزادی اور وہ بہت اچھی حالت میں ہیں۔

وزیراعظم جناب نذر شاہ صاحب سے ملاقات

آج کافی چکروں کے باعث طبیعتیں مضمحل تھیں مگر قاضی صاحب نے فرمایا وزیراعظم صاحب سے ملاقات کا وقت پارلیمنٹ ہاؤس میں پونے آٹھ بجے طے ہوچکا ہے باوجود انتہائی کسل کے پارلیمنٹ ہاؤس لائے گئے۔ موٹر کے اندر آتے آتے خاص خاص عنوانات کا خاکہ بنالیا گیا۔

پارلیمنٹ کے دروازہ پر وزیراعظم کے سکریٹری صاحب استقبال کے لئے موجود تھے اوپر کی عمارت میں لیجائے گئے۔ وزیراعظم نے ملاقاتی کمرے کے دروازے پر قائد وفد اور ارکان کا استقبال کیا۔ ارکان وفد اپنی اپنی معینہ سیٹوں پر بیٹھا دیئے گئے۔ وزیراعظم نے قائد وفد سے سب کی مزاج پرسی کی اور وفد کی آمد کا شکریہ ادا کرنے کے بعد گذشتہ تین سال کی جدوجہد پر روشنی ڈالی حالات کا ایک جامع خا

Marfat.com

Marfat.com

پیش فرمایا۔

ہم نے ان کی تقریر کا ۱۵ منٹ میں مناسب جواب دیا روابط باہمی اخوت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کی حالیہ ترقیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے گذشتہ ۹ سال میں تجارتی و اقتصادی اعتبار سے الحمدللہ کافی ترقی کرلی ہے۔ اس کا زندہ قوموں میں شمار ہو رہا ہے اگرچہ مسلہ کشمیر نے پاکستان کی راہ میں شدید دشواریاں پیدا کردی ہیں مگر وہ الحمدللہ یوماً فیوماً ترقی کرتا جا رہا ہے آپ حضرات کا اوّلین فریضہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اچھی طرح سمجھ لیں ازاں بعد قائد وفد نے مسئلہ کشمیر کے اہم نکات وزیر اعظم صاحب کے ذہن نشین کئے وزیر اعظم اس تقریر سے کافی متاثر ہوئے۔ ہماری تقریر کے بعد جناب راغب احسن صاحب نے چند بنیادی و اساسی نظریات پیش کئے۔ تقریباً یہ ملاقات ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔

آخر میں وزیر اعظم نے قائد وفد کی خدمات اور کوششوں کا شکریہ ادا کرکے مصافحہ کیا۔

جامع مسجد شاہ منصور کا معائنہ وزیر اعظم کی ملاقات کے بعد ارکان وفد جامع مسجد شاہ منصور کے معائنہ اور ایک عظیم الشان جلسۂ عام کی شرکت کے لئے لائے گئے۔

یہ مسجد ایک شاندار اور وسیع رقبے میں تعمیر ہے عمارتی حیثیت سے اس کا حسن و جمال قابل تعریف ہے۔ یہاں کئی ہزار نفوس پہلے سے موجود تھے۔

نماز کے بعد تلاوت کلام پاک سے جلسۂ عام شروع ہوا۔ مولانا عبدالرشید ابن موسیٰ بگ نے سپاسنامہ پیش فرمایا۔ اور ایک ازبکی شاعر نے اپنی فارسی نظم وفد کی تعریف میں پڑھی۔

حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے ارکان وفد کا تعارف کراتے ہوئے قائد وفد

سے تقریر کی خواہش ظاہر فرمائی۔ قائدِ وفد نے باوجود طبیعت کی خرابی کے نصف گھنٹے تک تقریر فرمائی جس میں اتحادِ اسلامی، نماز کی پابندی، نوجوانوں کو تعلیم دین کے انتظام پر زور دیتے ہوئے اپیل کی کہ آپ حضرات ہر جگہ اپنی اپنی مسجدوں میں شبینہ مدارس جاری کریں تاکہ آپ کی نئی نسل دین سے وابستہ رہے ماں، باپ اپنی اولاد کو احکامِ دین سے باخبر کریں۔ اس جلسے میں پریس کے نمائندگان بھی شریک تھے۔ جلسے کے بعد دعوتِ طعام ہوئی اور ۱۱ بجے شب کے ارکان وفد واپس ہو سکے۔

اسٹالن آباد کی مساجد کا معاینہ

ارکان وفد نے حسب ذیل مساجد کا معاینہ کیا۔

(۱) جامع مسجد حضرت یعقوب کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام قاری دوران ابن عبداللہ جان دشیخ عثمان جان ملا ابن رحیم جان

(۲) جامع مسجد حاجی یعقوب — امام عبداللہ خان ابن نعمان خان المنکانی

(۳) جامع شاہ منصور — ″ ملا عبدالرشید ابن موسیٰ بیک الخوقندی

(۴) جامع کوک تاش — ″ علی قاری ابن محمد جان الخوقندی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کے مدرسہ و مسجد کا معاینہ اور ایک شاندار دعوت

۱۰ جولائی کو اول وقت ناشتہ سے فارغ ہو کر اسٹالن آباد کے قائد جناب مولانا عبدالرحیم صاحب کے مدرسہ اور مسجد کے معاینہ کے لئے گئے۔ مولانا ایک جامع عالم ہیں اور ماشاءاللہ تاژکستان کے صوبہ میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ عربی بولتے ہیں یہاں کی مسجد بھی خاصی وسیع ہے اور مدرسہ بھی اچھے پیمانہ پر چل رہا ہے۔ مسجد مدرسہ دیکھتے ہوئے آپ کے مکان پر لائے گئے جہاں تقریباً ۵ علماء و مشائخ تشریف فرما تھے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نے قائد وفد اور ارکان وفد کی

Marfat.com

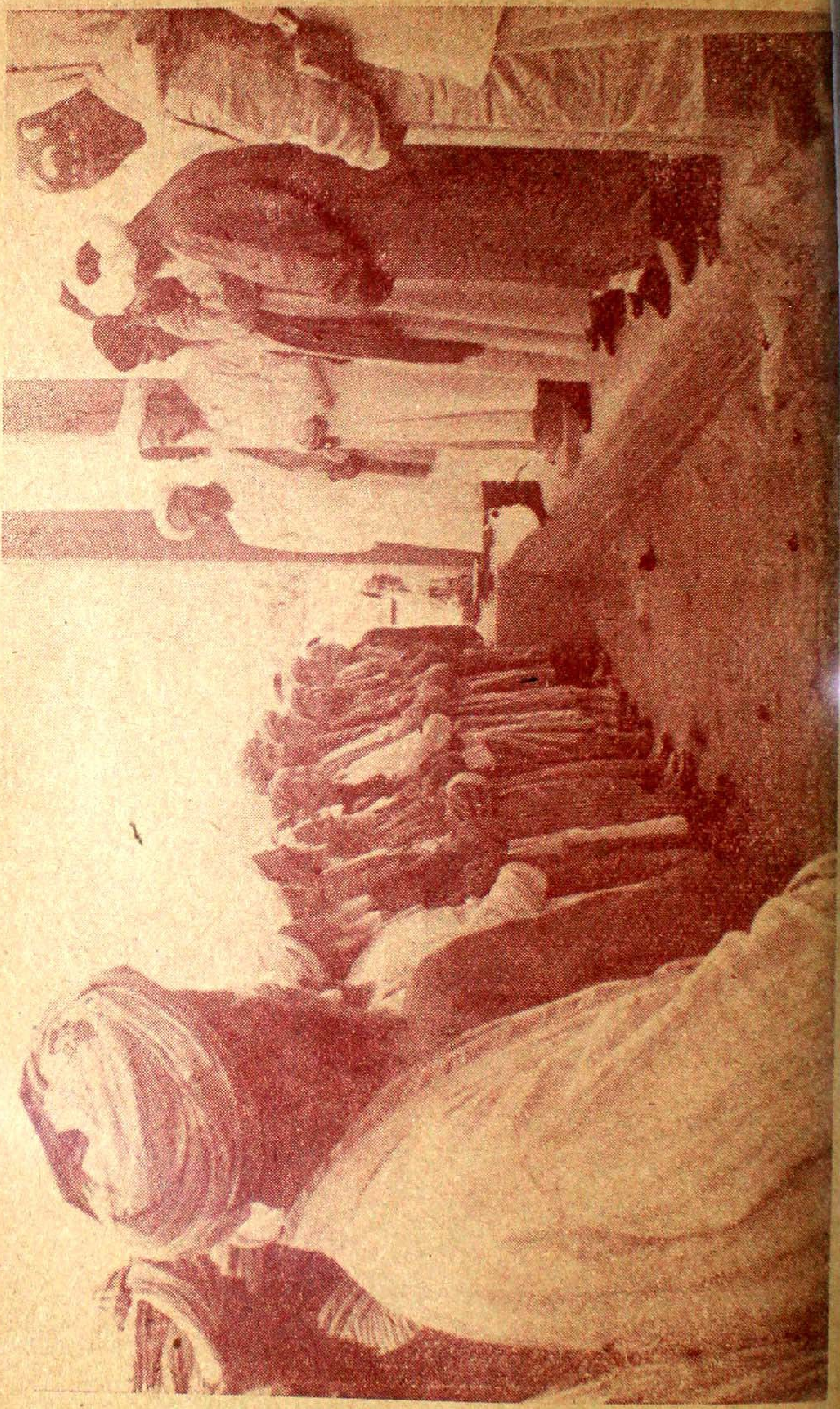

Marfat.com

اُن کوششوں کو جو وہ پاکستانی اور روس کے مسلمانوں کے مابین تعلقات کے قیام کی فرمارہے ہیں خراجِ تحسین پیش کیا آخر میں فرمایا کہ ہماری حکومت امنِ عالم چاہتی ہے اس کی آرزو ہی یہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ امن قائم ہو۔

قائدِ وفد نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اور ایک ایسے دین سے وابستہ ہیں جس سے بڑھ کر کوئی دوسرا مذہب امن وسلامتی کی وہ تعلیم پیش نہیں کرتا جو اُس نے پیش کی ہے مملکتِ پاکستان کا قیام الحمدللہ پرامن کوششوں سے عمل میں آیا پاکستان ابتداء سے لیکر اس وقت تک اُن کا داعی ہے خدا کا شکر ہے کہ ہماری حکومت کے طول وعرض میں جو اقلیتیں آباد ہیں ہمارا ملک ان کی کامل طور پر حفاظت کر رہا ہے اور آئندہ بھی وہ اپنی اسی پرانی پالیسی پر گامزن رہیگا۔ البتہ وہ حکومتیں جن کا نظام ہمارے مقابلے میں عرصۂ دراز سے قائم ہے اور جن کا دنیا کے اندر بڑی قوموں میں شمار ہے ان کا یہ فرضِ اوّلین ہے کہ وہ اپنے عمل وکردار سے پرامن رہیں۔ اور ایسا طرزِ عمل اختیار کریں کہ وہ زندہ رہیں دوسروں کو بھی زندہ رہنے دیں۔ اور چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتوں پر جب کبھی کوئی ملک حملہ آور ہو تو اُسے ایسا کرنے سے روک سکیں۔ ہمارا یہ وفد آپ کے صوبجات میں اتحاد واخوت کا پیام لایا ہے۔ ہم اسی ایک عنوان پر شروع سے اب تک کام کرتے چلے آئے ہیں جب تک ہم روس کا مکمل دورہ کریں گے یہی ایک اصول ہمارے پیشِ نظر رہے گا۔ خدا ہمارے آپ کے دینی رشتوں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط فرمائے اور آپ کو حسنِ عمل کی توفیق دے ہمارے نزدیک آپ کا سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ آپ کے علما ومشائخ اور ائمہ مساجد مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام کے احکام سے باخبر کریں۔

تقریباً تین گھنٹے تک یہ جلسہ جاری رہا۔

Marfat.com

آخر میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے قائدِ وفد اور ارکان وفد کی خدمت میں جبّے وغیرہ پیش کئے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

یہیں سے ارکان وفد سیدھے مطار واپس آگئے اور اسی وقت روانہ ہو کر شام ۵ بجے طاشقند پہنچ گئے اور مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے مدرسہ میں آکر قیام کیا نماز عصر مدرسہ کی مسجد میں ادا کی۔

۱۰ر جولائی ۵۷ء

ادارۂ دینیہ کی طرف سے رخصتی پارٹی

آج ۱۰ر جولائی ۵۷ء کو بعد مغرب ادارہ دینیہ مدرسہ کی عمارت میں ایک شاندار رخصتی پارٹی کا انتظام کیا گیا مغرب کے بعد ۲۰۰ کے قریب علماء و مشائخ اس پارٹی کے لئے مدعو تھے تمام علماء و مشائخ اپنی اپنی نشستوں پر متمکن ہو گئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے قائد وفد کی اُن تمام کوششوں پر جو آپ نے وفد کے قائد کی حیثیت سے طاشقند و سمرقند اسٹالن آباد میں فرمائیں انپر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے نہ صرف ہمارے حالات کا معائنہ و مشاہدہ فرمایا بلکہ ہمارے اندر اسلامی روح بیدار کر دی۔ پاکستان کے مسائل سے ہمیں واقف کیا مسلمانان پاکستان سے ہمارے تعلقات کو مستحکم کر دیا۔ ہمارے ملک کے رہنے والوں کے قلوب میں آپ کی محبت وعظمت کا نقش قائم ہو گیا ہے آپ نے تحریک نماز، آبادی مساجد نوجوانوں کو اسلامی تعلیم دیئے جانے کے متعلق ہمیں مشورے ہی نہیں دیئے بلکہ اس بارے میں ہمارے وزراء کو منفق کر دیا یہ وہ جلی خدمات ہیں جن کو عرصہ دراز تک ہم یاد رکھیں گے ہم آپ کو آپ کے رفقائے کار کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ وطن واپس جا کر ہم سب کی طرف سے سلام محبت پیش فرمادیں۔

Marfat.com

Marfat.com

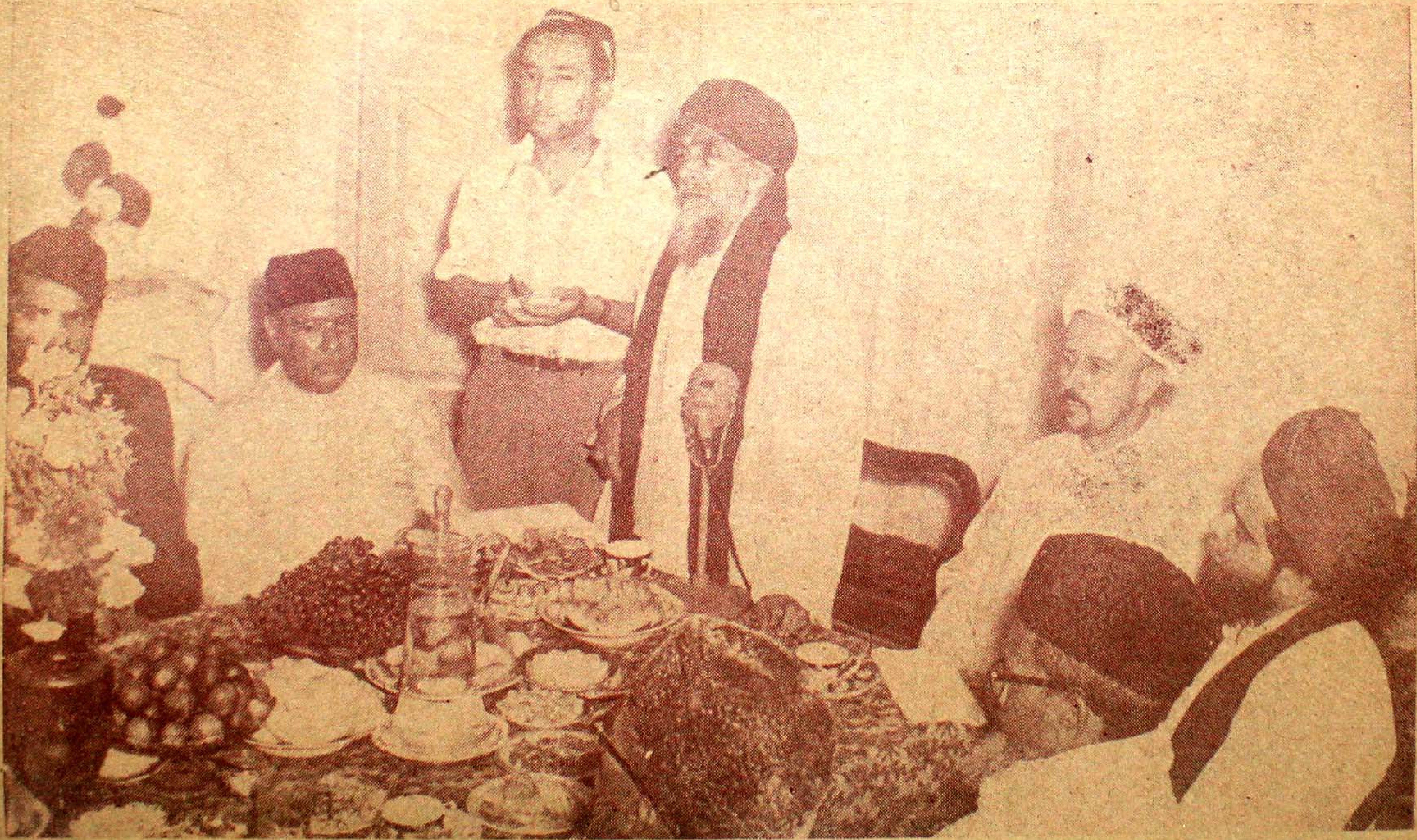

دفتر ادارۂ [illegible] کی طرف سے [illegible] دعوت حضرت علامہ بدایونی جواب دے رہے ہیں

Marfat.com

خدا کرے کہ مستقبل قریب میں پھر اور کوئی وقت آئے کہ آپ ہمارے علاقہ جات میں تشریف لاکر ہمیں اپنے خیالات و نصائح سے مستفید فرمائیں۔

قائد وفد کی جوابی تقریر

قائد وفد نے حسب ذیل تقریر کی۔

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

اما بعد!

برادرانِ عزیز! حضرت علامہ قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفد کے متعلق جو الفاظ فرمائے ہیں بحیثیت صدر جمعیۃ اور قائد وفد اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب حقیقتاً مستحق شکریہ ہیں کہ انہوں نے ہم کو مدعو کرکے عاشقند و سمرقند، اسٹالن آباد اور روسی مسلمانوں کے ٹوٹے ہوئے تعلقاتِ اسلامی کو از سرِ نو زندہ کیا۔ نیز پاکستان اور حکومتِ روسیہ بھی اپنی جگہ خراجِ تحسین کی مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمارے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

ہم نے آپ کے علاقوں کے مسلمانوں میں الحمدللہ عبادت و نماز کا حد سے زیادہ جوش پایا۔ آپ کی مسجدیں آباد ہیں جن میں بوڑھوں کی تعداد زائد ہوتی ہے۔ مگر نوجوان پنجوقتہ نمازوں میں کم نظر آتے ہیں جیسا کہ متعدد جلسوں میں عرض کر چکا ہوں کہ ادارۂ دینیہ اپنی تمام تر کوششیں شبینہ مدارس کھولنے پر صرف کردے۔ ایسی صورت میں جبکہ وزیرِ تعلیم نے بھی ہماری تحریک کو منظور فرما لیا ہے تو آپ پوری محنت کے ساتھ شبینہ مدارس کی تحریک پر عمل فرمائیے۔ تاکہ آپ کی نئی نسل دینیات سے باخبر ہو کر اسلام پر قائم رہے۔

ہم اس امر سے بیحد خوش ہیں کہ یہاں کے مسلمانوں میں نیز حکومت روسیہ

کے عمال اور ذمہ دار افراد کے قلوب میں پاکستان سے محبت و مودت کا جذبہ موجود ہے۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پاکستان اور مسلمانانِ روس کے روابط زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوں۔ آپ حضرات نے وفد کا ہر جگہ جس گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا اور جس پر تکلف طریقے سے ہماری میزبانی فرمائی ہم عرصہ تک اس کی یاد اپنے دلوں میں باقی رکھیں گے۔ اور پاکستان پہنچکر آپ کے یہاں کے حالات کو تفصیل سے بیان کریں گے۔

مجھے مسرت ہے کہ بخارا اور طاشقند میں عربی دار العلوم موجود ہیں لیکن ضرورت اس کی ہے کہ آپ کے علاقوں میں ہر جگہ علوم عربیہ کی درسگاہیں کھولی جائیں۔ میری رائے ہے کہ اس قسم کے وفود کا تبادلہ دونوں ملکوں کے رشتوں کو مضبوط کر دے گا۔ آئندہ اگر ایسے وفود آتے رہے تو ان کے نتائج شاندار برآمد ہوں گے۔ خدا ہماری اور آپ کی دوستی کو اور زیادہ مستحکم فرمائے۔

جناب راغب احسن صاحب نے بھی اس جلسے سے خطاب کیا۔ حالات بیان کرنے کے بعد افسوس ہے کہ وہ اپنے مطلب سے ہٹ گئے اور تقریر طویل ہونے کے ساتھ ساتھ تعقل و تدبر سے یکسر خالی تھی وہ محرر ہیں مگر مقرر نہیں۔

ازاں بعد حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کیجانب سے ایک پر تکلف دعوت دی گئی۔ آخر میں ارکان وفد کو چغے وغیرہ پہنائے گئے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اختتام پر تمامی علماء سے معانقہ و مصافحہ ہوا۔ یہ آخری جلسہ ایک تاریخی قسم کا جلسہ تھا۔

طاشقند ریڈیو سے قائد وفد کی تقریر

طاشقند ریڈیو کا کئی روز سے اصرار تھا کہ ہم مراجعت سے قبل اپنا ایک بیان ریڈیو سے نشر کریں۔ چنانچہ ہم نے ۱۰ جولائی کو حسب ذیل بیان نشر کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرانِ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سب سے پہلے صمیم قلب کے ساتھ اپنی اور ارکانِ وفد کی جانب سے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے وفد کو مدعو کیا تاکہ ایک کو دوسرے سے تعارف اور باہمی اخوت ومحبت میں زیادتی ہو۔

حضرات! دنیا اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کے دلوں میں دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ محبت کا ایک جذبہ راسخ موجود ہے جو اسلامی احکام وفرامین کا نتیجہ ہے اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے گورے کالے، امیر وغریب، آقا ومحکوم، تاجدار وغلام کے باہمی امتیازات ختم کر کے عرب و عجم نیز دنیا کے مسلمانوں کو اخوت کی ایک سلک میں منسلک کر دیا ہمارا یہ رشتہ کمزور تو ہو سکتا ہے مگر منقطع نہیں ہو سکتا۔

ہم نے ۳۰ رجون سے اس وقت تک طاشقند وسمرقند، استالن آباد کی بکثرت مسجدوں خانقاہوں کو دیکھا۔ عوام کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ دعوتوں میں ایک ساتھ بیٹھے اٹھے۔ انہیں آزادی کے ساتھ مخاطب کر کے اخوت ومحبت کا پیام دیا۔ ہم نے یہاں کے مسلمانوں میں اسلامی جذبہ پایا اخوت دینی کا جوش دیکھا۔ ہمیں اب تک یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم پاکستانی بھائیوں سے مخاطب ہیں۔ یا سمرقند وطاشقند کے مسلمانوں سے یہاں کی مسجدیں حسین وجمیل ہیں جن میں مسلمان کافی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ نئی مسجدیں بھی بن رہی ہیں مسجدوں میں بعض بعض جگہ دینی مدرسے بھی قائم ہیں ان سب کے انتظامات حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت میں باحسن وجوہ انجام پا رہے ہیں

میری دلی دعا ہے کہ یہ ادارہ مسلمانوں کی تا دیر خدمات انجام دے تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل علمی، فنی، صنعتی، حرفتی علوم کے ساتھ مذہب کی نعمتِ عظیمہ سے مالا مال ہو۔

حضرات! اگرچہ ہمارے ملک پاکستان کو بنے ہوئے صرف نو سال ہوئے ہیں مگر وہ زندگی کے تمام شعبوں میں مسلسل ترقی کرتا جا رہا ہے اس کی صنعت و حرفت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اس کی بعض مصنوعات ایسی ہیں جو دنیا کے ہر حصے میں پہنچ رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پاکستان و روس کے مابین تجارتی تعلقات قائم ہوں تاکہ دونوں ملک باہمی تعاون کے ساتھ ساتھ ترقی کر سکیں۔

برادرانِ عزیز! ہم مساجد و مقابر خانقاہوں کے معائنہ کی وجہ سے آپ کے یہاں کے کارخانوں کا زیادہ حد تک معائنہ نہ کر سکے لیکن جس قدر بھی ہم دیکھ سکے اُس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ کا ملک تجارتی و صنعتی اعتبار سے بیش از بیش کام کر رہا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ آپ کا ملک امن و سکون کے ساتھ اپنا کام کرتا رہے تاکہ انسانیت ترقی کر سکے۔ ہم آج ہی استالن آباد سے واپس آئے اور کل صبح ماسکو جا رہے ہیں میں آخر میں ریڈیو کے ذریعے تمام باشندگان کو پیامِ محبت پیش کرتا ہوں اور عید الضحیٰ کی مبارکباد دیتا ہوں۔

طاشقند سے ماسکو واپسی

آج کے جلسہ کے بعد ہم سب کو ۲ بجے شب ماسکو جانا ہے اس لئے تمام ارکان نے اپنے اپنے کمروں میں سامان ٹھیک کیا۔ طاشقند سے ماسکو کا راستہ عام ہوائی جہازوں سے ۱۳ گھنٹے کا ہے مگر ہمیں وہ جٹ طیارہ جس میں ۸۵ سیٹیں ہونگی ۸ سو میل کی مسافت طے کر کے صرف ۴ گھنٹے میں ماسکو پہنچا دے گا۔ ۱/۲ ۱ شب کے سب سامان موٹر میں رکھ دیا گیا۔ ہم لوگ پونے دو بجے ادارہ دینیہ سے روانہ ہو کر ۱/۴ ۲ بجے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے۔ ۴۰-۳۰ علماء مطار پر

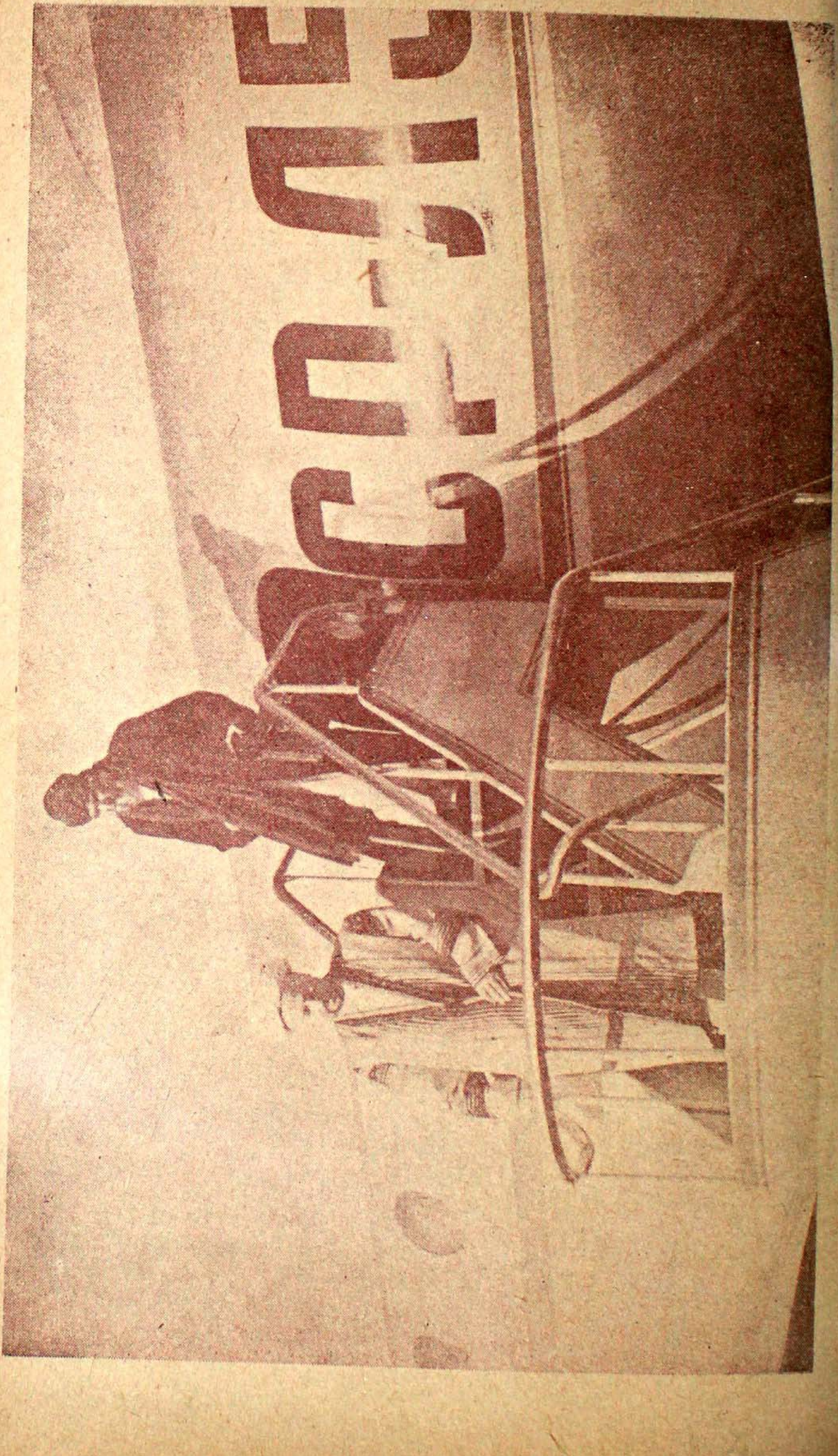

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کرنے کے لئے تشریف لائے ۔حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب، مخدوم صاحب بخاری ہمراہ جا رہے ہیں۔ علمائے کرام سے بغلگیر ہو کر ہوائی جہاز میں سوار ہوئے۔ ½ ۲ بجے یہ جہاز طاشقند سے روانہ ہو کر ½ ۱۰ بجے صبح ۱۱ جولائی ۱۹۶۵ء کو ماسکو ایر پورٹ پہنچ گیا۔

ماسکو ایر پورٹ پر استقبال

۱۱ جولائی ۶۵ء

دروازہ کھلتے ہی ہم لوگ نیچے اُترے تو صدر ادارہ دینیہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب و حضرت مولانا محمد صالح صاحب و دیگر علماء اور محکمہ تشریفات و استقبال کے چند ذمہ دار محترم افراد نے ہمارا استقبال کیا۔ اُترتے ہی معلوم ہوا کہ ایر پورٹ پر منجانب ادارہ دینیہ ہمیں سپاسنامہ دیا جائے گا۔ حضرت مفتی صاحب ماسکو و خطیب صاحب تقریر فرمائیں گے۔ ہمیں جوابی تقریر کرنا ہے اگرچہ تمام رات جاگتے ہوئے گذر گئی تھی مگر پروگرام کے مطابق چلنا ضروری ہے۔

پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب نے بعد ازاں مولانا محمد صالح صاحب نے تقریریں فرمائیں جس میں جمعیتہ علمائے پاکستان کو مبارکباد دی گئی کہ اُس نے اپنا وفد روسی علاقہ جات میں بھیجکر مسلمانوں کے روابط دینی کو مضبوط کرنے کی قابل قدر تحریک شروع کی ہے۔ جس کا ہم استقبال کرتے ہیں ہم سب کی خواہش ہے کہ پاکستانی اور روسی مسلمانوں کے مابین دینی رشتہ مضبوط ہونا چاہیئے۔

قائد وفد نے ان تقریروں کا مختصر جواب دیا۔ یہ تقریریں آج ماسکو ریڈیو سے نشر کی گئیں۔ مطار سے شہر ماسکو تقریباً ۲۰ میل دور ہے۔ ارکانِ وفد سیدھے استالن ہوٹل لائے گئے۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ پھر ½ ۱ بجے تک اپنے اپنے کمروں میں آرام کر کے کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر قدرے آرام کیا۔

ماسکو | ماسکو روس کا مرکزی دار الخلافہ اور یورپین علاقہ ہے۔ ہم نے جس قدر
کام کیا وہ مسلمانوں کی اکثریت کا علاقہ تھا۔ ماسکو میں کل ۴۰ ہزار مسلمان آباد ہیں صرف
ایک مسجد ہے۔ طاشقند وسمرقند، اسٹالن آباد میں مسلمان اکثریت میں ہیں اس لئے
ان کا اسلامی تمدن اور مذہبی ثقافت وغیرہ سب زندہ ہیں۔ ماسکو روس کا مرکزی
مقام ہے جہاں سے بالشویزم، سوشلزم، کمیونزم کی تحریکات چلیں یہیں سے
بیٹھ کر پورے ملک پر روس حکومت کر رہا ہے۔ روسی حکومت نے مارکس لینن
کے نظریات پر سارا انتظام بنا رکھا اور اسی پر وہ اپنے ملک کو عرصہ سے چلا رہی ہے
ہمیں ان کے اکثر و بیشتر نظریات سے اختلافات رہے ہیں۔ خاص طور پر لا دینیت
اور مذہب سے انکار ان تمام امور کے باوجود یہ ماننا پڑتا ہے کہ گذشتہ بیس
سال میں روسی زعمار کی سیاسیات اور نظریات میں بین فرق ہوتا جا رہا ہے
لینن واسٹالن نے اپنے زمانہ میں یقیناً مسلمانوں پر شدید مظالم کئے لیکن
وہ دور گذر گیا فی الوقت روس مسلمانوں کے قلوب کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا
ہے اس لئے اس نے مسلم ریاستوں میں خاص طور پر مسلمانوں کی تہذیب وکلچر
عبادات وفرائض کی ادائیگی میں آزادی دے رکھی ہے۔ ماسکو ولینن گراڈ
میں بھی جو مسجدیں کھلی ہوئی ہیں ان میں نماز وعبادت کا فریضہ ادا کیا جاتا
یہاں عیسائیوں کے چرچ کافی تھے جو تقریباً سب کے سب حکومت
نے آثار قدیمہ کے تحت لے رکھے ہیں۔ چند چرچوں میں عیسائی اپنی عبادت
کرتے ہیں۔ پس ماسکو جیسے شہر اور یورپین علاقے میں ہمیں کافی احتیاط
سے کام کرنا پڑے گا۔

ہم اس علاقے میں یہ توقع کیوں کریں کہ یہاں مسلمانوں کو اتنی آزادی ہوگی
جیسے کہ طاشقند وسمرقند میں حاصل ہے۔ پھر بھی یہاں کے حالات سابق کے مقا

Marfat.com

میں کافی بدل گئے ہیں۔ یہاں صرف ایک مسجد ہے جس میں مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ ہم نے ماسکو اور لینن گراڈ میں کام کرنے کا ایک خاص پروگرام مرتب کرلیا ہے جس کے ماتحت کام کریں گے۔ شہر ماسکو ایک وسیع و عریض شہر ہے سڑکیں کافی بڑی اور صاف ہیں۔ ٹیکسیاں۔ موٹریں، بسیں، ٹرامیں چلتی ہیں جن کا نظام بہت اچھا ہے۔ یہاں کی تاریخی چیزیں کافی دیکھنا ہیں وقت اگرچہ کم ہے پھر بھی جو کچھ دیکھ سکیں گے دیکھیں گے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات

ہم نے ماسکو اترتے ہی جناب مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان کو فون کروا دیا تھا کہ ہم لوگ شام کو ملنے آئیں گے چنانچہ قبل عصر ملاقات کے لئے سفارتخانے پہنچے ہمارے پہنچتے ہی وہ اوپر سے نیچے والے کمرے میں آگئے ہم نے پوری تفصیل کے ساتھ کابل سے ماسکو تک کے حالات کا خلاصہ بیان کیا وہ وفد کے کامیاب دورے سے بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے ان مقامات پر جو خاص طریقہ کار تجویز کیا مجھے اُس سے اتفاق ہے نیز ماسکو میں اُس سے بھی زیادہ احتیاط سے کام کرنا پڑے گا۔ ماسکو اور طاشقند کے حالات میں کافی فرق ہے۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹے سے زائد رہی اٹھتے ہوئے فرمایا کہ دو دن کے بعد سفارتخانہ کی جانب سے وفد کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ دیجائیگی۔ ہم نے قبولیت کا اظہار کیا۔

قبل مغرب ہوٹل واپس آئے نماز مغرب کے بعد یہاں کی زمین دوز ریلوے دیکھنے گئے۔

ماسکو کی زمین دوز ریلوے لائن

اسٹالن ہوٹل سے متصل ہی زمین دوز ریلوے لائن کا اسٹیشن تھا حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب وحضرت مخدوم صاحب و جناب مسٹر تاج الدین صاحب کے ہمراہ اسٹیشن کے

پلیٹ فارم پر آگئے۔ یہ ریلوے لائن تقریباً ۲۵ میل کی ہے پہلا پلیٹ فارم کافی خوبصورت ہے۔ تھوڑا راستہ طے کرکے برقی زینے میں داخل ہوگئے۔ یہ برقی زینہ تقریباً ۲۰۰ گز لمبا ہے جو اوپر سے ریلوے لائن کے پلیٹ فارم تک مسافروں کو لاتا لیجاتا ہے۔ تقریباً ۵ منٹ میں ہم لوگ اس زینے سے نیچے آگئے۔ ریل کا پلیٹ فارم انتہائی حسین ہے جس کا نام فرزند ہے پلیٹ فارموں کی کافی تزئین کی گئی ہے۔

چند منٹ میں ریل آگئی جس کی گاڑیاں بہت خوبصورت ہیں اس ٹرین کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ کے قریب ہے۔ ہر پلیٹ فارم دوسرے سے مختلف حیثیت کا بنایا گیا ہے۔ تین اسٹیشنوں کا سفر کیا۔ وقت کی کمی کے باعث بقیہ اسٹیشن چھوڑ دیئے اور سیدھے ہوٹل واپس آئے۔ عشاء پڑھکر کھانا کھاکر آرام کیا۔

وزیر دینیات سے ملاقات

آج ۱۲ ر جولائی کو وزیر دینیات سے ملاقات طے ہو چکی تھی بمعیت حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب و مولانا محمد صالح صاحب و حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب ارکان وفد کو لے کر مل وزیر دینیات کے بنگلے پر پہنچے جہاں خود وزیر صاحب نے دروازہ پر وفد کا استقبال کیا ہم سے مخاطب ہوکر خیریت مزاج دریافت کی اور ماسکو میں وفد کی آمد پر مبارکباد دی۔ پھر مشاہداتِ سفر پر گفتگو ہوئی کافی دیر تک بہت سے مسائل زیر بحث آئے ملاقات دوستی و محبت کی فضا میں اچھی رہی۔

ہم نے اپنی تقریر میں کہا کہ آپ کی وزارت کے احکام کی بنا پر تاشقند سمرقند، اسٹالن آباد میں ادارہ دینیہ مساجد مقابر، مزارات اولیاء اللہ کے انتظامات اچھی طرح کررہی ہے۔ ان حلقوں اور علاقوں کے مسلمان خوشحال و مطمئن ہیں مذہبی عبادات میں انہیں مساجد کے اندر آزادی ہے۔ شادی بیاہ کی رسوم میں بھی مسلمان الحمد للہ اپنے مذہبی احکام کے مطابق آزاد ہیں البتہ

Marfat.com

جناب مسٹر پوزین وزیر ادارۂ دینیہ ماسکو کی دعوت میں مولانا
بدایونی سے مصافحہ کر رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

ارکان وفد ماسکو یونیورسٹی کے دروازہ پر

Marfat.com

Marfat.com

مسلمان نوجوان مذہبی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے اچھی حالت میں نہیں ہیں اس لئے طاشقند وغیرہ کے وزرائے تعلیم وغیرہ سے اس چیز کو منظور کرالیا ہے کہ مسجدوں میں دینی تعلیم کا انتظام مسلمان جاری کریں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

ہم ان علاقوں کے مسلمانوں کی مہمان نوازیوں اور اخلاص و محبت کا حال دیکھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ہماری دعا ہے کہ پاکستان اور روس کے علاقہ جات کے مسلمانوں کے تعلقات زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوں اور یہاں کے رہنے والے آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی معمولات ادا کرتے رہیں۔

ہمیں معلوم ہوا کہ شہر ماسکو کی مسلم آبادی تین ہزار کے قریب ہے اور ان کے لئے صرف ایک مسجد ہے اور اس میں صرف جمعہ ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک اس شہر میں کم از کم دو اور مسجدیں ہونی چاہئیں تاکہ مسلمان اپنے اپنے محلوں میں فریضۂ عبادت ادا کرسکیں۔ نیز اس جامع مسجد میں پنجوقتہ نمازوں کی مسلمانوں کو اجازت ہونی چاہیئے۔ ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ وزارت دینیہ مسلم اکثریت والے علاقہ جات کے مسلمانوں کو فریضۂ حج اور حاضری حرمین الشریفین کی اجازت دے تاکہ مسلمان ہر سال ایک اہم فریضہ پورا کرسکیں۔ وفد نے ارتباط باہمی کی تمام امکانی جدوجہد کی الحمد للہ مسلمانوں نے اس تحریک کا کافی خیر مقدم کیا۔ ہماری دعا ہے دونوں مملکتوں کے تعلقات خوشگوار رہوں۔

وزیر ادارۂ دینیہ نے ترجمان کے ذریعہ ہماری تمام باتوں کا جواب دیا تجاویز پر غور و فکر کا وعدہ کیا آخر میں فرمایا شہر ماسکو کے تاریخی مقامات وغیرہ آپ حضرات دیکھیں نیز لینن گراڈ کی تاریخی مسجد کا معائنہ کریں نماز جمعہ وہاں ادا کریں۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔

ماسکو یونیورسٹی ہمیں اور ہمارے ارکان کو ماسکو یونیورسٹی دیکھنے کا کافی شوق تھا۔

Marfat.com

چنانچہ تمام ارکان ماسکو یونیورسٹی دیکھنے گئے۔ یہ یونیورسٹی نہ صرف روسی یونین میں بلکہ دنیا بھر میں ایک بہترین علمی کارنامہ ہے۔ جس کی عمارت ۳۲ درجوں کی ہے یونیورسٹی کا ایریا ۳۲۰ ایکڑ ہے۔ یونیورسٹی میں ۲۳ ہزار طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ۱۰ ہزار طالب علم بیکوقت دارالاقامہ میں رہتے ہیں۔ اعلےٰ ریسرچ کرنے والے ۲ طالب علم ہیں سائنس کی اعلیٰ تحقیقات کرنے والے ۱۸ سو طلبا ہیں۔ ہندوستان سے ۵ طالب علم لسانیات کی تعلیم پاتے ہیں نیپال سے ۲ طالب علم۔ چین سے ۵۰۰ انڈونیشیا سے ۷۰۔ مصر سے ۳۱ طلبا۔

یونیورسٹی میں اعلیٰ قسم کے ۱۳ شعبے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک انسٹی ٹیوٹ بھی ہے۔ ۱۰ شعبے اس بلڈنگ میں ہیں۔ ۴ پرانی عمارتوں میں ہیں۔

سائنس۔ جغرافیہ، دینیات۔ کیمیا علم، اشیاء۔ فلسفہ، لسانیات، قانون حساب۔ اردو کی تعلیم کا بھی انتظام ہے جس کا اس سال سے آغاز ہوا ہے چار مسلمان پروفیسر اردو پڑھاتے ہیں۔ مشرقی علوم میں ہر ایک علم کی زبان پڑھائی جاتی ہے تاریخ اقتصادیات زبان عربی کے بھی جدا جدا شعبے جاری ہیں۔ ۴۰ طالب علم عربی پڑھتے ہیں۔ فارسی کے ۲۰ طلبا۔ اسی طرح ازبکی ترکستانی زبانیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

سوویٹ یونین کی ۴۹ قومیں اس یونیورسٹی میں تعلیم پاتی ہیں اس یونیورسٹی میں نصف مرد اور نصف عورتیں پڑھتی ہیں۔ معلمین ہیں۔ ۴۰ فیصدی عورتیں ہیں۔ ۵۰۰ پروفیسر اور ۱½ ہزار دوسرے معلمین کام کرتے ہیں۔

یونیورسٹی کی اگرچہ تعطیل تھی مگر مسماۃ کرینہ اور ان کی دوسری اور سہیلی نے یونیورسٹی کے تمام حصے دکھائے اور ضروری معلومات ہمیں بتائیں۔ ۳۲ درجوں پر لفٹ کے ذریعہ چڑھ کر ہر ایک کمرے، عمارات لڑکوں کے رہنے پڑھنے کے لئے

ماسکو کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کا منظر

Marfat.com

Marfat.com

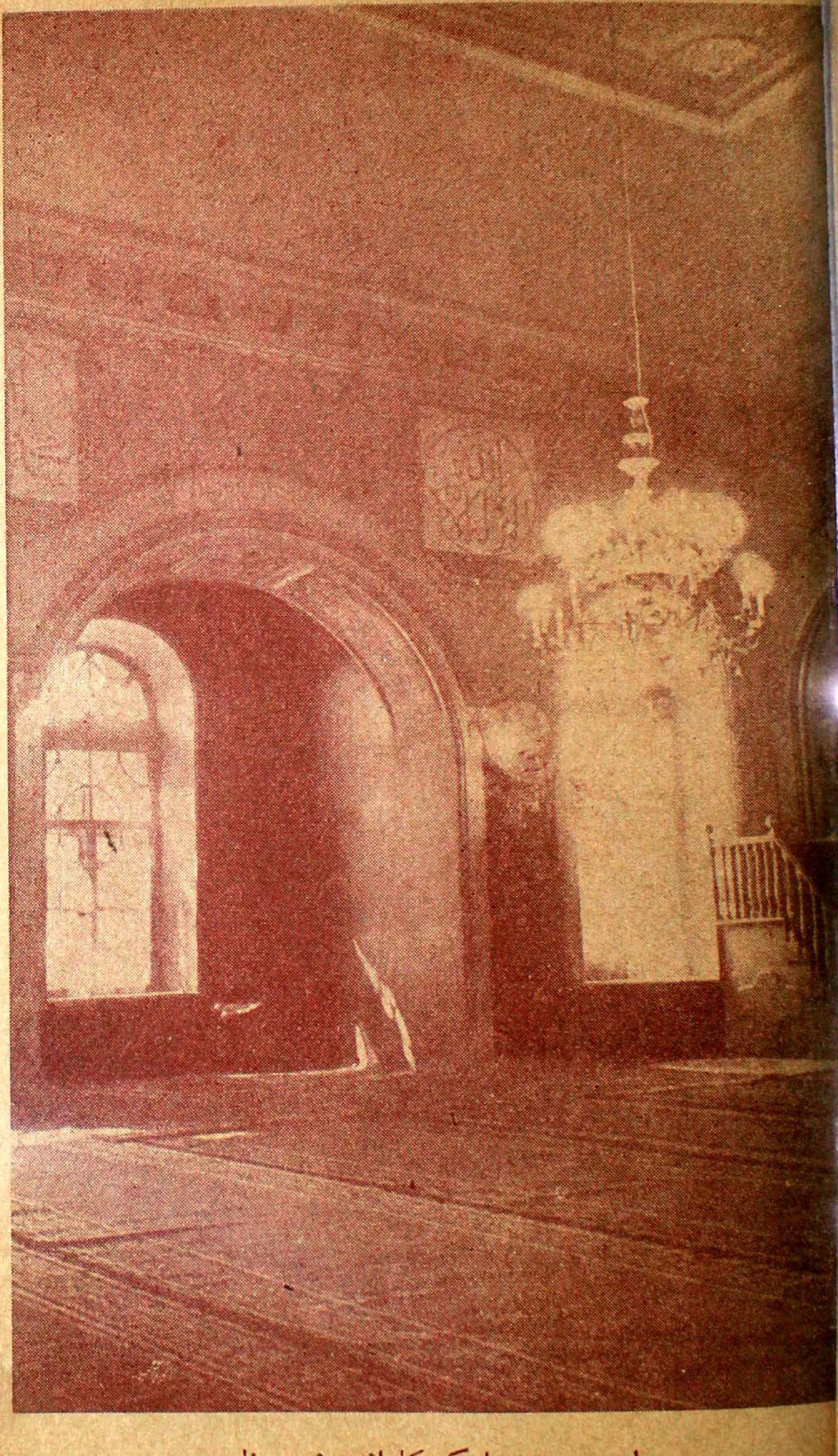

جامع مسجد ماسکو کا اندرونی منظر

Marfat.com

کے کمرے وغیرہ دیکھے ایک کمرے میں شہاب ثاقب کا کچھ حصہ دیکھا جو شرق اقصیٰ میں ٹوٹ کر گرا تھا۔ اس شہاب ثاقب کے ٹکڑے کا وزن ۵۰ سیر ہے اس قسم کے صدہا پتھر دوسرے کمروں میں دیکھے۔ ہر ایک کمرے میں دو لڑکے بڑے اطمینان سے رہتے ہیں کمرے نہایت صاف شفاف ہیں۔ تقریباً ۴ گھنٹے میں یونیورسٹی کے اکثر و بیشتر حصے کا معائنہ کیا گیا۔ نیچے والی سڑک کے سامنے بکثرت عمارتیں یونیورسٹی کے شعبہ جات کی بنی ہوئی ہیں۔ جہاں طلبا اپنی معلومات و تحقیقات میں اضافہ کرتے ہیں۔

۱۳ جولائی ۵۷ء

خطیب صاحب کی طرف سے دعوت

حضرت مولانا محمد صالح صاحب خطیب جامع مسجد ماسکو نے اعلیٰ پیمانہ پر وفد کو دعوتِ طعام دی۔ آغاز سے قبل خطیب صاحب نے تقریر فرمائی ہم نے اس کا جواب دیا ہمارے بعد تازستان کے قاضی قازون علی صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا میں اپنے صوبہ تازستان کے مسلمانوں کی جانب سے وفد کا خیر مقدم کرتا ہوں ہمارے لئے یہ امر انتہائی مسرت کا ہے کہ پاکستانی علماء کے وفد سے ہمیں شرفِ نیاز حاصل ہوا ہماری خواہش تو یہ تھی کہ وفد ہمارے یہاں بھی جا کر ہمارے مسلمانوں سے ملتا۔ خدا وہ وقت لائے کہ وفد آئندہ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ کے بعد نائب مفتی تازکستان نے تقریر فرمائی ان تقریروں میں پاکستانی اور روسی مسلمانوں کے درمیان رابطہ باہمی پر زور دیا گیا۔

قائد وفد نے آخر میں پھر ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دنیا کے مسلمانوں سے اپنے تعلقات مستحکم کرنے کی جد و جہد کر رہا ہے وہ روس کے مسلمانوں سے بھی اپنے تعلقات مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ سیاسی نظریات میں اختلافات ہونے کے باوجود اسلامی رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔

Marfat.com

آج کی تقریروں میں کئی جگہ امن کا تذکرہ کیا گیا پاکستان کی تاریخ سے باخبر افراد اچھی طرح یہ بات جانتے ہیں کہ پاکستان بغیر لڑائی اور فساد کے بنا پاکستان الحمدللہ اسلام کا حامل ہے۔ قرآن کریم اور اسلام سے بہتر امن کا اور کوئی حقیقی داعی نہیں ہو سکتا پاکستان نہ کسی ملک کی تباہی چاہتا ہے نہ وہ کسی پر دست ظلم دراز کرنے کی فکر میں ہے اس کا یہ قطعی خیال ہے کہ ہر آزاد قوم کی آزادی باقی رہے آجکل بڑی قومیں چھوٹی قوموں کو ختم کرنے کے درپے ہیں پاکستان اس پالیسی کو کسی وقت بھی صحیح نہیں سمجھتا۔ ہر آزاد قوم کی آزادی باقی رہے اور وہ دوسروں کی آزادی کے باقی رکھنے کی کوشش کرے۔

میں ماسکو کے حضرت خطیب صاحب کی ضیافت و مہمانداری کا خاص طور پہ شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے دوگونہ مسرت اس کی ہے کہ اس جلسے میں تاتاری احباب واخوان بھی ہمارے ساتھ ہیں اور ہم اُن کے خیالات سے بھی مستفید ہوئے خدا انہیں دولت اسلام سے مالامال رکھے اور مسلمانان تاتار بھی اپنی قدیم مذہبی روایات کو باقی رکھیں یہ نمایندگان ہماری طرف سے برادران تاتار کو سلام محبت پہنچادیں افسوس کہ ہمارے پاس اب وقت نہیں رہا ورنہ ہم ان کے یہاں بھی حاضر ہوتے

لینن فارم کا معائنہ
۱۴ جولائی ۵۷ء

یہ فارم ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء کو لینن کی یاد میں قائم ہوا ہے اس فارم میں ۷۰۲ خاندان رہتے ہیں جن میں ۲۴۰ عورتیں اور باقی ۱۶۰ مرد ہیں۔ اس فارم کو منجانب حکومت ۷۰۰ ہیکٹر زمین دی گئی ہے۔ اس زمین پر حسب ذیل اشیار تیار ہوتی ہیں۔

آلو	۱۲۰ ہیکٹر
سبزیاں	۱۰۰ ہیکٹر
پھل اور باغ	۱۲۵ ہیکٹر

مویشیوں کے لئے گھاس	۱۲۵	ہیکڑ
گھاس سال بھر کے لئے	۱۰۰	ہیکڑ
مکئی	۵۰	ہیکڑ
راستے باغات عمارتوں کے لئے	۸۰	"
گائیں	۲۰۰	
سور	۴۰۰	
مرغیاں	۳۰۰۰	
گھوڑے	۸۰	
ٹرک	۱۵	

ٹریکٹرس علیحدہ ہیں جو مرکز دیتا ہے یہ سامان مرکزی حکومت بر بنائے معاہدہ دیتی ہے۔ معینہ پروگرام پر اگر سب کام ہوجائیں تو کاشتکاروں کو ایک من آلو دیا جاتا ہے اس فارم میں ایک کلب۔ ایک سنیما ہے۔ کھیل کے بعد یہاں ناچ گانے بھی ہوتے ہیں ایک لائبریری بھی ہے جس میں دس ہزار کتابیں ہیں جن میں زیادہ تر کتابیں زراعت سے متعلق ہیں۔ فارم میں ہر کام کرنے والے کو اخبار اور مختلف قسم کا لٹریچر دیا جاتا ہے۔

ہر ایک شخص کو کام اس کی صلاحیت پر دیا جاتا ہے کاموں کی تقسیم فارم کا منیجر کرتا ہے۔ اس فارم میں ہر رہنے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ حسب ذیل چیزوں کو استعمال کرسکتا ہے ایک مکان جس میں ۳، ۴ افراد رہ سکتے ہیں۔ ہر ایک مکان میں ۴، ۵ کمرے ہوتے ہیں ہر ایک گھر کے سامنے ۳ ہزار مربع گز زمین باغ کے لئے دیجاتی ہے۔

ایک گائے دودھ دینے والی اور دو گاؤں کے بچے جبتک دودھ دینے کے قابل نہ ہوجائیں یہ تمام اشیار کاشتکار کی ملکیت ہوتی ہیں

ہر ایک کام کرنے والے کاشتکار کو ۱۰ بھیڑیں دیجاتی اور شہد کی مکھیوں کے

Marfat.com

بکس دیئے جاتے ہیں ایک اسکول فارم کے ساتھ ہے جہاں کاشتکاروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ اس فارم میں ۵ ڈاکٹر بھی کام کرتے ہیں اس کارخانے میں عام طور پر سب عیسائی مذہب رکھنے والے ہیں جو ہر اتوار کو چرچ جاتے ہیں۔ چرچ میں جانے والوں کی تعداد صرف بوڑھے لوگوں کی ہی نوجوان بہت کم جاتے ہیں۔

فارم سنٹر کے لئے بھی غلہ رکھتا ہے۔ ہر ایک کاشتکار کو اس کی محنت کے عوض روپیہ اور اشیاء دیجاتی ہیں۔ باقی اشیاء حکومت کی تحویل میں چلی جاتی ہیں۔ تقریباً تہائی حصہ حکومت کو مل جاتا ہے۔ باقی پیداوار حکومت روپیہ دیکر خریدتی ہے۔ مثلاً اگر ایک سال میں آمدنی تین ملین ہو تو اس میں سے ۸ فیصد حکومت کو کرایہ دیا جاتا ہے اور ۸ فیصد کے حساب سے مویشی۔ مکانات، سامان کی حفاظت کے سلسلے میں ٹیکس لیا جاتا ہے۔

ماسکو عجائب خانہ ۱۵ر جولائی کو ارکان وفد ماسکو کا عجائب خانہ دیکھنے گئے یہ عجائب خانہ اٹھارویں صدی میں تعمیر کیا گیا۔

اس عجائب خانہ میں روسی بادشاہوں کے عجائبات ہیں سولہویں اور سترہویں صدی کی اعلیٰ قسم کی گھڑیاں شاہانہ لباس اور بیش قیمت تلواریں۔ نیزے، خنجر وغیرہ اس عجائب خانے میں موجود ہیں۔ حقیقتاً یہ عجائب خانہ زار روس اور دیگر شاہان روس کے چرچوں کے قدیم ترین اشیاء و سامان کا نادر مجموعہ ہے۔ چونکہ انقلاب کے بعد چرچ بند کر دیئے گئے اس لیئے اُن کا سارا سامان عجائب خانہ میں لاکر اچھی ترتیب کے ساتھ محفوظ کر دیا گیا۔

اعلیٰ قسم کے سارے جواہرات شیشے کی الماریوں میں علیحدہ علیحدہ رکھہ دیئے گئے ہیں جن کو شاہانِ روس استعمال کیا کرتے تھے۔ ۳ گھنٹے تک اس عجائب خانہ کو دیکھ کر واپس ہوئے۔

Marfat.com

Marfat.com

دعوت منجانب وزیر ادارہ دینیہ

عجائب خانہ دیکھنے کے بعد ارکان وفد ادارہ دینیہ کی طرف سے وفد کے اعزاز میں دی گئی

دعوت میں شریک ہوئے اس دعوت میں وزارت دینیہ کے اکثر و بیشتر عمال۔ علماء۔ پاکستان کے سفیر پریس رپورٹرس موجود تھے۔ حضرت مولانا مفتی اعظم مولانا محمد شاکر صاحب نے اپنی تقریر سے آغاز فرمایا جس میں ادارہ دینیہ کی وزارت کی طرف سے گرانقدر رخدمات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ متعدد تقریروں میں ظاہر کیا گیا کہ حکومت روس امن کی خواہاں ہے۔ ان تقریروں کے بعد قائد وفد نے اُن سب کا جواب دیتے ہوئے وزیر ادارہ دینیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہمارے دل آپ حضرات کی شاندار مہماں نوازیوں محبت کے جذبات سے متاثر ہیں۔ ہم آپ کے دارالخلافہ میں ان دنوں مقیم ہیں جو اپنی شہرت وسعت کے لحاظ سے ایک بہترین شہر ہے آپکا ملک اپنی ترقیات و مصنوعات کے لحاظ سے دنیا کی سلطنتوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے ہمیں خوشی ہے کہ آپ کے قلوب میں پاکستان کی محبت موجود ہے اور آپ پاکستان دوستی کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔

وفد کے ارکان آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کے قلوب بھی آپ کے یہاں کی ترقیات سے بیحد متاثر ہیں اور وہ بھی روابط باہمی کے مؤید ہیں۔ مقام مسرت ہے کہ آج کی دعوت میں جناب مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان بھی تشریف رکھتے ہیں جو پورے تدبر کے ساتھ پاکستان اور روس کے تعلقات باہمی روابط کے قیام میں ساعی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ روابط زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں۔ آخر میں جام صحت تجویز ہوا۔

روانگی برائے لینن گراڈ:۔ اب تک ہر جگہ کا سفر ہوائی جہازوں سے ہوا۔

Marfat.com

طبیعت گھبراگئی تھی اس لیئے طے پایا کہ لینن گراڈ کا سفر ٹرین سے کیا جائے اس لیئے ۱۶ جولائی ۱۹۷۵ء کو ماسکو ریلوے اسٹیشن آ گئے یہاں کی ریلوے گاڑیاں اندر سے خوبصورت ہیں باہر کا رنگ کچھ زیادہ بہتر نہیں۔ اندر فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں ضرورت کا سب سامان قرینے سے جا ہوا ہے۔ ریڈیو سٹ بھی لگے ہیں۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب ہمارے ساتھ لینن گراڈ تشریف لانے والے تھے مگر ماسکو ٹھہر گئے۔ کیونکہ آج شہنشاہِ افغانستان ماسکو پہنچ رہے ہیں۔ لیکن قاضی صاحب ہمیں ۱۷ کی شام کو لینن گراڈ میں طیارے سے پہنچکر مل جائیں گے۔ ہمارے ہمراہ مفتی اعظم ماسکو لینن گراڈ جا رہے ہیں۔ دن میں کافی کام تھا اس لیئے نماز عشاء پڑھتے ہی اپنے اپنے ڈبوں میں سب نے آرام شروع کر دیا۔ ٹرین کافی تیز رفتاری سے چلی جا رہی ہے۔ کھانسی کی شدت کے باعث رات کو نیند بہت کم آئی۔

لینن گراڈ پر یہ میل ٹرین ۹ بجکر ۵ منٹ پر پہنچی اسٹیشن بیحد خوبصورت بنایا گیا ہے۔ ہمارے ساتھ ۱۵ افراد شامل ہیں اسٹیشن پر حضرت الحاج مولانا عبدالباری صاحب خطیب جامع مسجد اور دیگر علمائے نے ہمارا استقبال کیا۔ شہر خوبصورت ہے شہر کی کل آبادی ۳۰ لاکھ ہے جس میں ۳۰ ہزار مسلمان ہیں۔ اسٹیشن سے ہوٹل لائے گئے۔ منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کیا ناشتے کے بعد خاص خاص باغات کے معائنہ کے لیے نکل گئے۔

لینن گراڈ کا باغ :- اٹھارویں صدی کے شروع میں شہر پیٹر برگ کے آس پاس روسی بادشاہوں کے محل اور باغات بنانا شروع کیے گئے ہیں ۱۷۰۳ء میں پیٹر اول نے اس شہر کی بنیاد رکھی۔ تعمیری کام اٹھارہویں صدی میں شروع کیا گیا سب سے پہلے باغ بنایا گیا یہ باغ بحر بالٹک کے کنارے واقع ہے۔ اور اس میں بحر منجمد بھی بہہ رہا ہے۔ جہاں جگہ جگہ سونے کے بت لگے ہوئے ہیں۔ اس باغ میں دوسری عالمگیر لڑائی سے

Marfat.com

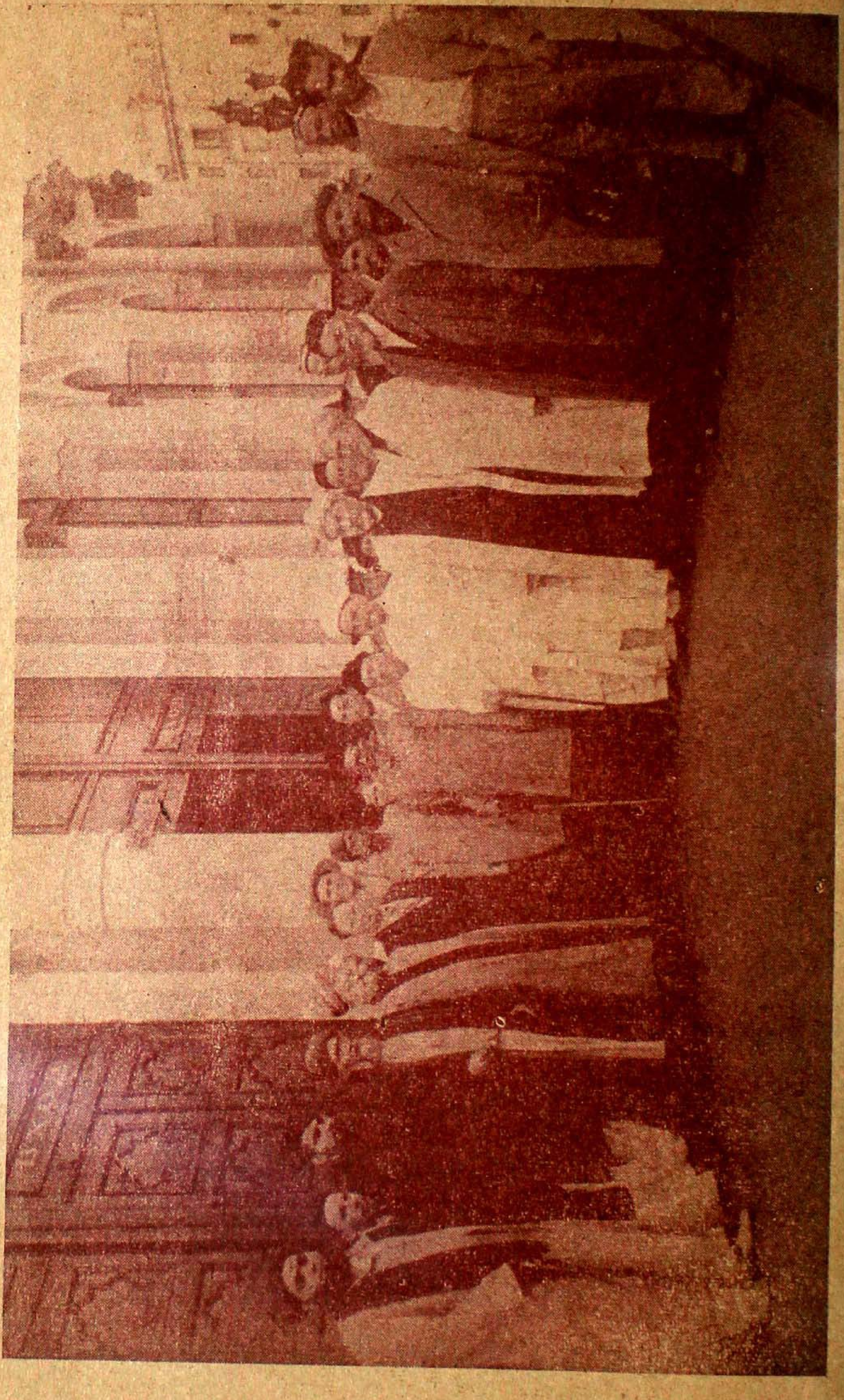

Marfat.com

پہلے ۸۸ فوارے قائم تھے ہٹلر کے سپاہیوں اور فوج نے سامنے کے بحری راستے
سے اپنی فوجیں اتاریں اور شہر پر زبردست حملہ کیا ۲ سال تک ہٹلر کے سپاہیوں نے قبضہ
رکھا اس زمانہ میں اس باغ کے سارے جواہرات نکال لئے گئے تھے۔ از سر نو انھیں ٹھیک
کیا جا رہا ہے۔ ۱۲۹ فوارے اس وقت لگے ہوئے ہیں ان فواروں کا نام ٹائی ٹن ہے۔
شہر روم میں بھی اس قسم کے فوارے موجود ہیں۔

یہ باغ اپنی صنعت کے لحاظ سے محیر العقول یادگار ہے۔ ہر فوارے میں سے
پانی نکلتا ہے سڑک سے اترتے ہی نیچے کی سطح میں چھوٹی چھوٹی نہریں بنادی گئی ہیں۔
ہر طرف سونے کے بت لگے ہوئے ہیں۔ صحن میں جگہ جگہ فوارے چل رہے ہیں۔
پیٹر اول جہاں اپنے خاص خاص احباب اور مہمانوں کو لے کر بیٹھتا تھا وہاں مصنوعی
درخت لگے ہوئے ہیں۔ ہر درخت میں پانی کا کنکشن قائم ہے جب مہمان بیٹھ جاتے
زمین اور درختوں سے پانی ابلنے لگتا ہے یہیں پر پیٹر اول کا بت لگا ہوا ہے اس سے
آگے پیٹر کی آرام گاہ ہے جہاں صدہا فوارے بہہ رہے ہیں۔ باغ میں صناعوں نے
اپنا تمام کاریگریاں ختم کر دی ہیں اس مجازی حسن میں فنا کا سامان موجود ہے نہ وہ
پیٹر اول باقی رہا نہ دوسرے پیٹروں کا نشان باقی ہے۔ بحر بالٹک کے کنارے پیٹر اول
کا مکان بنا ہوا ہے۔ یہیں پیٹر اول یعنی پہلا زار) بیٹھکر دل بہلایا کرتا تھا۔ محل اور
باغ کا رقبہ ۱۰۲ ہیکٹر ہے۔ ۴۴۰ فوارے محل کے نیچے بہتے ہیں۔ شرقی و غربی دونوں
حصوں میں فوارے لگے ہوئے ہیں جن کا پانی سمندر میں جا کر گرتا ہے۔ چھٹی کے دن
لینن گراڈ سے ۱۰ ہزار اشخاص اس باغ کی سیر کو چھوٹے جہاز میں چل کر آتے ہیں۔
سنہ ۱۲۱۴ء میں موسم سرما کے محل کی تعمیر ہوئی۔ زار اول کے زمانہ میں یہ محل چھوٹا تھا۔
بعد میں اسے بڑھایا گیا۔ اب حکومت روسیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس محل کو از سر نو بنایا گیا۔
اس محل و باغ کے دیکھنے میں کافی وقت صرف ہو گیا۔ سب تھک گئے تھے اس لئے واپس

ہوئی شام کے وقت شہر کا حصہ دیکھا۔ یہ شہر کافی سے زیادہ خوبصورت ہے سمندر سے چھوٹی چھوٹی نہریں شہر کے ہر حصے میں نکالی گئی ہیں۔ شہر کے خاص خاص حصے دیکھ کر لینن گراڈ کا اسٹیڈیم دیکھنے گئے۔

لینن گراڈ کا اسٹیڈیم

یہ اسٹیڈیم تعمیری نقطۂ نظر سے بہترین صناعیوں کا نمونہ ہے۔ زمین سے ایک ہزار فٹ بلندی پر اسے بنایا گیا ہے۔ جہاں سے سمندر اور شہر لینن گراڈ کا تمام حصہ نظر آتا ہے یہ اسٹیڈیم کافی بڑا ہے جس میں ایک لاکھ دس ہزار اشخاص کھیل دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں نماز عصر پڑھی۔ واپسی میں سمندر کے اس حصے پر آئے جہاں انیسویں صدی کا روسی جہاز دوبارہ دیکھا۔ آج تقریباً ۳۰ میل کا سفر جہاز سے کیا گیا اس وقت کئی ہزار مرد و عورت سمندر کے کنارے برہنہ ہو کر نہا رہے ہیں اور اپنی بے حیائی کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ واپسی پر مغرب پڑھ کر کھانا کھایا۔ کافی تھک گئے تھے اس لیے آرام کیا۔

ڈبل روٹی کے کارخانہ کا معائنہ

آج ۱۸ر جولائی ۵۷ء کو لینن گراڈ کی ڈبل روٹی کے کارخانہ کا معائنہ کیا۔ یہ فیکٹری کافی بڑی ہے۔ رات کو سات گھنٹے اس کے اندر کام ہوتا ہے اور دن میں ۸ گھنٹے ۳۰۰ مزدور تمام شفٹوں میں کام کرتے ہیں۔ ایک مزدور کو کم از کم ۵۰۰ روبل تنخواہ ملتی ہے مزدوروں کو فیکٹری میں ہر قسم کی سہولتیں دی جاتی ہیں تعلیم و علاج مفت ہے تعطیل کے زمانہ میں مزدوروں کی ضروریات فیکٹری کی طرف سے پوری کی جاتی ہیں کافی دیر تک معائنہ کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر دریائے نیوا پر آئے۔ جہاز میں سوار ہو کر سمندر دیکھا۔ آج تقریباً سمندر کے معائنہ میں نصف دن پورا گذر گیا۔ واپسی میں ہوٹل آ کر کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر قدرے آرام کیا۔

لینن گراڈ کی تاریخی مسجد میں نماز جمعہ

آج ۱۹ر جولائی کو ناشتہ کے بعد سب

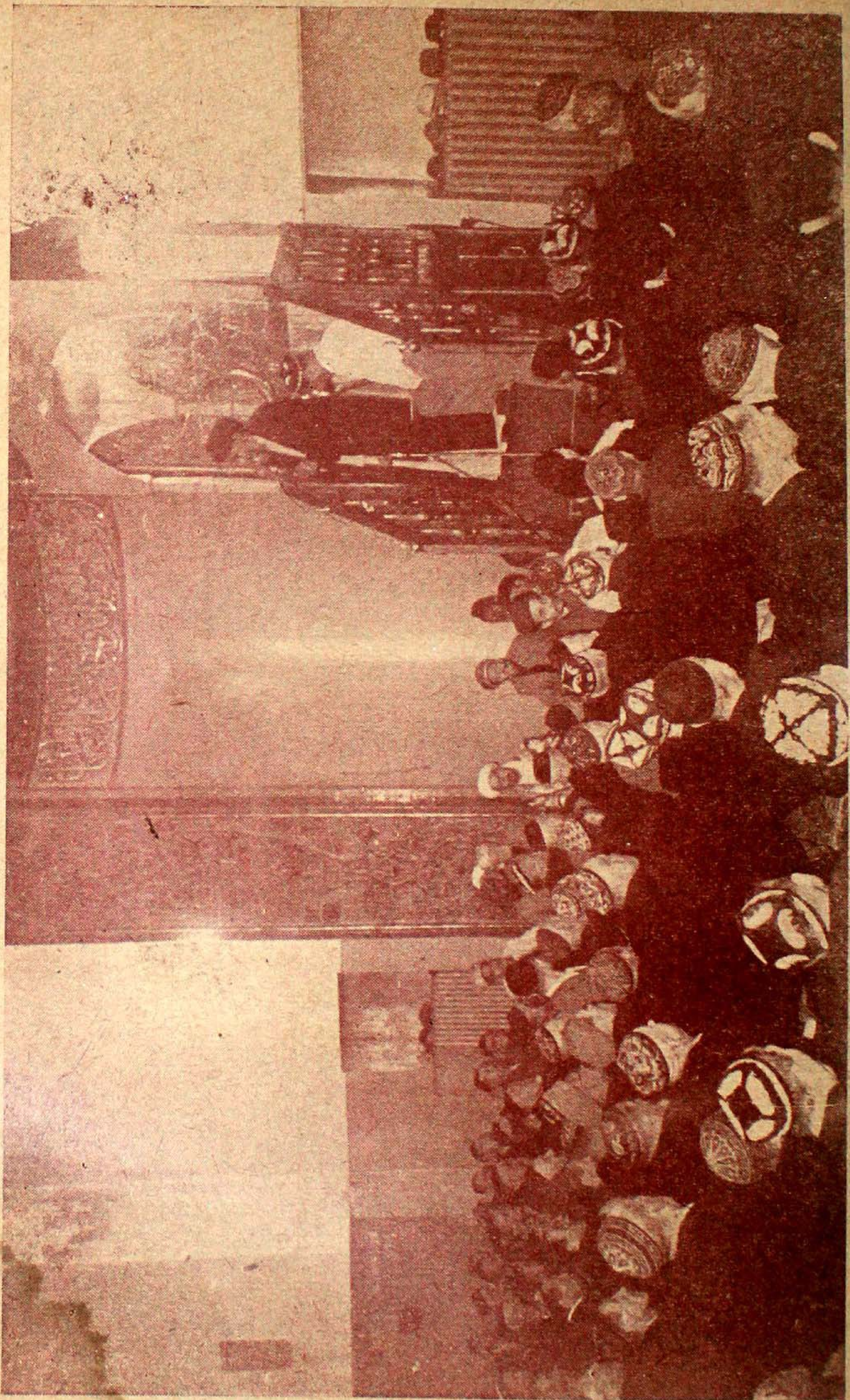

Marfat.com

Marfat.com

لینن گراڈ کی تاریخی جامع مسجد میں خطیب صاحب کی تقریر کا
جواب دے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

پہلے یہاں کا عظیم الشان پریس دیکھا پریس اپنی کارکردگی اور مشینوں کے لحاظ سے بہترین پریس
ہے۔ کافی حصے میں پریس کے مختلف شعبہ جات ہیں۔ ۱۲ بجے تک ان کا معائنہ کر کے سیدھے
جامع مسجد آئے یہ جامع مسجد روس کی مسجدوں میں سب سے زیادہ بڑی اور حسین و جمیل مسجد ہے۔
امیر بخارا کی تحریک پر اسٹالن کے زمانہ میں بنائی گئی تھی۔ مسجد کا طرز تعمیر ملتان کی قدیم عمارتوں
اور جامع مسجد شمسی بدایوں سے ملتا جلتا ہے ہزاروں مسلمانوں کے نماز کی گنجائش ہے۔ بڑی عالی
شان عمارت ہے اوپر کے حصے میں عورتوں کے لئے شہ نشین بنی ہوئی ہیں جنمیں پردے
کے لئے خوبصورت جالیاں ہیں ان میں عورتیں آکر نماز پڑھتی ہیں۔ جامع مسجد میں عورتوں
مردوں کا کافی انتظام اور پورا پورا اسلامی جوش موجود تھا الحاج مولانا عبدالباری ایک
بااثر خطیب ہیں جو یہاں بہت اچھا کام کرتے ہیں کافی سمجھدار ہوشیار ہیں۔ زبان
عربی میں اچھی طرح باتیں کر لیتے ہیں جب مجمع کئی ہزار کی تعداد میں جمع ہو گیا تو مولانا عبدالباری
صاحب نے وفد کا اچھے الفاظ میں تعارف کرایا ان کی تقریر کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد شاکر
صاحب مفتی اسکوٹ نے روابط دین کے قیام پر مفصل تقریر فرمائی۔ ہم سے تقریر کی خواہش
کی گئی مجمع اچھے قسم کا تھا تقریر کا عنوان مجمع کی مناسبت سے بہتر ہو گیا نبی جان صاحب نے
تقریر کا بہت اچھا ترجمہ کیا۔ ہماری طرف سے خطیب صاحب کی خدمت میں قرآن کریم
اور دوسرے ہدایا پیش کئے گئے حاضرین کافی متاثر ہوئے۔ خطیب صاحب نے نماز جمعہ
پڑھائی آخر میں مولانا شاہ نورانی میاں صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔

خطیب صاحب کے یہاں عظیم الشان دعوت

۴ بجے شام کو خطیب صاحب کے گھر میں
ایک شاندار دعوت وفد کے اعزاز میں
دی گئی جس میں کافی حضرات نے شرکت فرمائی۔

وفد کو ایک سپاسنامہ بزبان عربی دیا گیا قائد وفد نے تحریک اتحاد ملی۔ روابط دینی
فلسفۂ نماز کے عنوان پر تقریر کی۔ قائد وفد کی تقریر آیات سے لبریز تھی۔ مجمع ترجمہ کے

بعد بے خود ہو رہا تھا۔ قائد وفد نے تمامی علمائے کرام وشرکائے جلسہ کے ہاتھوں میں اپنا عمامہ دیکر پاکستان دوستی اور دین وایمان پر قائم رہنے کی بیعت لی خطیب صاحب نے مختلف ہدایا ارکان وفد کی خدمت میں پیش فرمائے ۱ ۱/۲ بجے شام کو ہوٹل واپس ہوئے۔ نماز مغرب ہوٹل میں پڑھکر سیدھے اسٹیشن آگئے۔ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب جمعہ کی صبح کو ہی تشریف لے آئے۔

ماسکو واپسی :۔ اسٹیشن پر کافی اجتماع نے وفد کو الوداع کہا۔ شب کو لینن گراڈ سے ۹ بجے روانہ ہو کر ہفتہ ۲۰ر جولائی کی صبح کو ماسکو پہنچ گئے۔ غسل وغیرہ کیا۔ معلوم ہوا کہ آج ماسکو پریس دیکھنا ہے۔ گاڑیاں آگئیں۔ ماسکو پریس دیکھنے چلے گئے۔ یہ پریس طباعت کا پورا محلہ معلوم ہوتا ہے۔ پریس کی ایک طویل عمارت ہے۔ صدہا درجات ہیں اعلیٰ قسم کی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ کاغذ کاٹنا۔ طباعت کرنا۔ جلد سازی کٹائی وغیرہ کے بیسیوں شعبے کھلے ہوئے ہیں۔ پریس میں عورتیں اور مرد دونوں کام کرتے ہیں۔ بعض بعض دفاتر میں عورتوں کی اکثریت ہے یہ پریس کئی لاکھ کتابیں ہر سال طبع کرتا ہے۔

حضرت مفتی اعظم ماسکو کی طرف سے دعوت

آج ۲۰ر جولائی کو حضرت مفتی اعظم کی جانب سے ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں ارکان وفد کے ساتھ حضرت مولانا اسمٰعیل ابن علی شستری امام وخطیب قزنگ ہسیبریا۔ تاتارستان جمہوریہ۔

(۲) اور مولانا قاضی محمد غضبانی نائب مفتی ادارۂ دینیہ وخطیب مسجد۔

(۳) حضرت مولانا مفتی محمد شاکر جلال الدین مفتی تاتارستان ومفتی ماسکو۔

(۴) مولانا محمد قمر الدین صالحین خطیب مسجد ماسکو۔

(۵) مولانا مفتی قاضی محمد قربانو مفتی داغستان۔

Marfat.com

Marfat.com

(۶) شیخ الاسلام شیخ محمد کلیم زادہ۔

اس دعوت میں کافی دیر تک مختلف مسائل پر مذاکرات ہوتے رہے۔ کئی گھنٹے دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔

ماسکو ایگزیبیشن
۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء

پچھلے ہفتہ ہماری طبیعت کافی خراب تھی۔ ڈاکٹر کی ممانعت کی وجہ سے ہم ارکان وفد کے ساتھ نمائش دیکھنے نہ جا سکے یہ نمائش گاہ دنیا کی بہترین نمائش گاہوں میں ہے۔ مملکت روسیہ ۱۶ ریاستوں پر مشتمل ہے ہر ریاست کے نام پر جدا جدا عمارتیں بنائی گئی ہیں۔ ہر بلڈنگ میں اُس ریاست کے اندر جو اشیاء پیدا ہوتی ہیں اُن سب کے نمونے علیحدہ علیحدہ دکھائے گئے ہیں۔ یہ عمارتیں عرصہ سے بنائی جا رہی تھیں گذشتہ چار سال پہلے تکمیل پذیر ہو سکیں۔ آخری حصے میں ہوائی جہاز سے لے کر مشین وغیرہ کے تمام اشیاء موٹر سائیکلیں ٹرک اور دوسری تمام مصنوعات یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ ہمارے پاس وقت تھوڑا تھا پھر بھی ۶ گھنٹے صرف کئے اور صرف ۳۔۴ حصے دیکھ سکے۔ ورنہ کم از کم تین دن میں ۱۶ صوبجات کے کمروں کا تفصیلی معائنہ ہو سکتا تھا۔

روسی جمہوریتیں

روس میں حسب ذیل جمہوریتیں ہیں۔

(۱) جمہوریہ رشیئز

(۲) اوکرائن	(۸) آذربائیجان
(۳) روسیہ ابیض	(۹) ارمینیا
(۴) استونیا	(۱۰) قازستان
(۵) لیتوا	(۱۱) ازبکستان
(۶) لتویا	(۱۲) قرقستان
(۷) گرجستان	(۱۳) تاجکستان

Marfat.com

(۱۴) ترکمانستان

(۱۵) ملک دادیہ

(۱۶) جمہوریہ مختاریہ

حضرت مفتی کبیر مولانا محمد شاکر صاحب کی طرف سے جلسہ اور ہدایا

شب کو بعد نماز عشاء حضرت مفتی کبیر مولانا شاکر صاحب نے اپنے کمرے میں ایک مختصر جلسہ ترتیب دیا جہاں ہمارے وفد اور دیگر ارکان کو ہدایا پیش کئے گئے۔ ہدایا میں کلام پاک، فوٹو کیمرہ وغیرہ تھے اس جلسے میں ہم نے ابتداءً مفتی صاحب اور خطیب صاحب کی مہمان نوازیوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کی کہ ہمارے اور آپ کے روابط قائم رہیں۔ ہم نے مفتی صاحب سے عرض کیا کہ تاشقند، سمرقند، استالن آباد میں مسلمانوں کو مساجد وعبادت میں جو آزادی ہے ماسکو، لینن گراڈ میں وہ نہیں ہے عام طور پر پورے روس میں روسی نظریات کام کر رہے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس کا تمام پریس حکومت کے ہاتھ میں ہے عوام کا اپنا کوئی ایسا ادارہ نہیں جہاں وہ آزادی کے ساتھ مسائل پر بحث کر سکیں حکومت نے تمام شعبہ جات حیات کو اپنے تسلط میں کر رکھا ہے۔ مارکس و لینن کے نظریات پر عمل ہو رہا ہے مذہب کا نصاب تعلیم میں کوئی مقام نہیں ان سارے حالات میں مسلمانوں کی زندگی اور ان کا مستقبل صرف اس صورت میں درست ہو سکتا ہے کہ وہ عبادات کی طرف خیال کریں اور آپ حضرات سب مل کر مسجدوں میں دینی تعلیم کا اجراء کریں۔ جیسا کہ ہم نے تاشقند وغیرہ میں تجویز منظور کرائی آپ حضرات بھی ماسکو اور دوسرے علاقہ جات میں مساجد کے اندر شبینہ مدارس کھولیں جہاں مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جائے ماسکو کے وزراء سے ہماری ملاقاتیں نہ ہو سکیں ورنہ ہم خود اس تحریک کو شروع کرتے اب آپ حضرات مناسب کوششیں کر کے ماسکو اور دوسرے علاقہ جات کی مساجد میں دینی تعلیم

Marfat.com

کا انتظام کریں ہم آپ کے ملک سے اب رخصت ہو رہے ہیں آپ سب کی محبت کا نقش اپنے دل پر لے کر جا رہے ہیں۔

ماسکو سے مراجعت

آج روس کے علاقہ جات میں ہمارے وفد کا ۳۲ دن کا پروگرام ختم ہوگیا۔ اب ہم لوگوں کو ۲۳ جولائی کی صبح ۹ بجے تک ہوٹل سے مطار روانہ ہونا ہے شب میں تمام سامان ٹھیک کرا دیا گیا تاکہ نماز فجر کے بعد سارا سامان ٹرک میں مطار چلا جائے۔ سامان کی درستی کے بعد حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب سے رخصتی ملاقات میں بعض تعمیری امور پر باتیں ہوئیں ہم نے ان سے بھی عرض کر دیا کہ آپ کے علاقے کے مسلمانوں کی مذہبی حالت بلاشبہ بہت اچھی ہے اور وہاں مساجد و عبادات میں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں لیکن روس کے یورپین علاقہ کے مسلمان بے حس و حرکت ہیں اور ادارۂ دینیہ کی تنظیم انتہائی سست ہے۔ ضرورت ہے کہ ماسکو اور روس کے علاقہ جات میں بھی مساجد کے اندر دینی درسگاہیں کھولی جائیں تاکہ مسلمان قرآن کریم اور مذہبی تعلیمات سے باخبر ہو سکیں۔

ہمیں اس کا بھی کافی اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ کے ملک میں زندگی کے تمام شعبے حکومت نے اپنے اثر میں لے رکھے ہیں۔ اخبارات و رسائل کا شعبہ دراصل عوام کا حق ہے اور دنیائے جمہوریت میں عوام اس کے ذریعہ اپنے خیالات آزادی کے ساتھ پیش کیا کرتے ہیں کوئی ایک اخبار مسلمانوں کا اپنا ہونا چاہیئے خواہ وہ تبلیغی اور مذہبی قسم ہی کا کیوں نہ ہو اگر آپ طاشقند سے ایک تبلیغی و مذہبی قسم کے اخبار نکالنے کا انتظام کریں اور حکومت سے منظوری حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔

میں جیسا کہ طاشقند میں کہہ چکا ہوں قرآن کریم طاشقند سے طبع کیا گیا اور یہ بڑا اچھا کام ہوا لیکن ضرورت ہے کہ ازبکی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر و ترجمہ کا بھی انتظام

Marfat.com

ہونا چاہیئے۔

محترم قاضی صاحب کافی سمجھدار اور باخبر عالم ہیں حکومت اور عوام پر انکے اثرات اچھے ہیں ہمیں امید ہے کہ وہ طاشقند میں ہمارے جانے کے بعد سب سے پہلے مساجد میں شبینہ مدارس کی تحریک شروع کریں گے۔

دورۂ روس پر ہمارا آخری نوٹ

ہم نے طاشقند وسمرقند، استالن آباد، ماسکو، لینن گراڈ میں اپنی آنکھوں سے جو حالات دیکھے وہ بلا کم وکاست درج کردیئے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ روسی علاقہ جات میں نظریاتی اعتبار سے کمیونزم جاری ہے اور کمیونزم ہی کی اساس و بنیاد پر یہ ملک چل رہا ہے لیکن روسی مدبرین اب اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ مذہب سے شبانہ روز جنگ کرنا مذہب کو کچلنا کسی طرح مناسب نہیں ہے چنانچہ گذشتہ ۱۰ سال سے انہوں نے تشدد کی پالیسی ترک کردی ہے اور نماز و عبادات میں مداخلت نہیں کیجاتی۔ ہوسکتا ہے کہ طاشقند وسمرقند استالن آباد، ماسکو لینن گراڈ کے علاوہ دوسرے مقامات پر کہیں کہیں وہ نرمیاں جو طاشقند وغیرہ میں ہیں موجود نہ ہوں مگر جہاں تک ہم نے تاتار وغیرہ کے افراد سے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ ان کے یہاں کی مساجد کے اندر عبادات واذان نماز وغیرہ کی ادائیگی میں حکومت کوئی مداخلت نہیں کرتی۔

اب رہی یہ بحث کہ ملک پر کمیونزم مسلط ہے یا نہیں تو ظاہر ہے کہ انقلاب روس کمیونزم اور اس کے عقائد کی اساس ہی پر کیا گیا۔ جس کے بہت سے عقائد و اصولوں سے ہمیں دینی طور پر اختلاف ہے۔ لیکن بعض وہ طریقے جو عوام کی خوشحالی وفلاح کے لئے اس ملک میں جاری ہیں ہم انکی تحسین کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اگر روس مذہب کی مخالفت ترک کرکے مذہب کو اپنے نظام حیات میں داخل کرلے

Marfat.com

تو اس کے یہاں کی بہت سی چیزیں اسلام سے قریب ہو سکتی ہیں۔ روس کے مسلمان یہاں کے عمال و ذمہ دار افراد کے اخلاق اچھے ہیں۔

جس طرح تاشقند و سمرقند، استالن آباد میں مسلمان تمام کارخانوں ہسپتالوں فیکٹریوں وغیرہ میں بکثرت شامل ہیں اسی طرح ماسکو وغیرہ میں بھی مسلمانوں کو ایک اعلیٰ مقام ملنا چاہیئے۔

ہمیں علم ہے کہ روسی حکومت مسلمانوں کی دلدہی کر رہی ہے لیکن ماسکو وغیرہ میں مسلمانوں کو عام طور پر وہ رعایتیں جو تاشقند وغیرہ میں حاصل ہیں۔ نہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ مدبرین روس ہماری مخلصانہ تجویز پر جلد غور کریں گے۔ ہم نے اس پروپگنڈہ کا کوئی وجود نہیں پایا کہ روس کی ساری مسجدیں مقفل ہیں تاشقند وغیرہ کے علاقہ جات میں ہم نے جو کچھ دیکھا اس کے بعد یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ تمام مسجدیں بند پڑی ہوئی ہیں۔ ہاں اتنا صحیح ہے کہ بعض بعض مساجد ماسکو میں ابھی بند ہیں۔ ہم نے ان کے کھولے جانے اور مسلمانوں کی تحویل میں دینے کی تحریک کی ہے۔ جن علاقہ جات میں ہم گئے وہاں کے مسلمانوں کے اندر الحمدللہ دین و مذہب کا مستحکم جذبہ موجود ہے اور وہ احکام و معمولات اسلام پر قائم ہیں۔

مزارات اولیاء اللہ اچھی حالت میں ہیں البتہ حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے اوپر ایک اچھا گنبد ہونا چاہیئے جو چھوٹا سا بوسیدہ کمرہ ہے اس کی از سر نو مرمت ہونی چاہیئے۔

یہاں کے مسلمان دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی کرے ان کی اور پاکستانی مسلمانوں کی دوستی میں اضافہ ہو اس طرح عمال و ذمہ دار حضرات پاکستان سے دوستی و محبت بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہم نے الحمدللہ شروع سے آخر تک پاکستان کی افادیت مقدم رکھی۔ ہر جگہ پاکستان کے اہم مسائل ذمہ دار حضرات کے ذہن نشین

اُتار دیئے اور ماسکو کے سفارت خانہ پاکستان کے سفیر محترم کو اچھی طرح باخبر کر دیا اب ہماری حقیر کوششوں سے فائدہ اُٹھانا ماسکو کے سفارت خانے اور ہماری حکومت کے ارباب اقتدار کا ہے۔

ماسکو سے روانگی کا منظر

تمام ارکان وفد کا سامان شب ہی میں ٹھیک ہو چکا تھا آج ۲۳ر جولائی کی صبح کو سویرے سب لوگ ہوٹل سے روانہ ہو گئے اور ایرپورٹ جہاز کی روانگی سے ۱½ گھنٹے قبل پہنچ گئے کیونکہ ارکان وفد کے ٹکٹ مختلف راستوں سے بننے کا کام ۲۱ر جولائی کو مکمل نہ ہو سکا تھا۔ ایرپورٹ پر الوداع کہنے کے لئے کافی مجمع موجود تھا جناب مسٹر اختر حسین صاحب سفیر پاکستان بھی معہ اپنے عملہ کے موجود تھے۔

دیر تک دفتر میں ٹکٹوں کا کام ہوتا رہا۔ سامان ماسکو سے انگلینڈ تک بک کیا گیا اور انگلینڈ سے کراچی تک بک کئے جانے کی بابت طے پایا کہ انگلینڈ کا سفارتخانہ اس کی تکمیل کرا دے گا۔

ایرپورٹ پر رخصتی تقریر

جہاز میں بیٹھنے سے قبل ریڈیو سے نشر کرنے کے لئے تقریریں کی گئیں پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب پھر خطیب صاحب نے الوداعی تقریریں فرمائیں ہم نے ان تقریروں کا جواب دیا آخر میں حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب نے درد محبت میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔

سب سے معانقوں کے بعد ارکان وفد جہاز میں آکر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے باہر تمامی احباب رومال ہلاتے رہے۔ قاضی ضیاءالدین صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ۱۱ بجے ہوائی جہاز نے پرواز کی اور پورے دو گھنٹے کے اندر روسی علاقے کے سرحدی اسٹیشن ریگا پر اُتر کر ۴۵ منٹ کے قریب ٹھہرا اس عرصہ میں ارکان وفد نے

Marfat.com

جہاز کے ہوٹل میں کھانے سے فراغت کی۔

کھانے کے بعد ہی ہمارا جہاز روانہ ہوا اور حکومت ڈنمارک کے ہوائی اڈے پر جس کا نام کوپن ہیگن ہے اُترا۔ ایر پورٹ کا محل وقوع بہت زیادہ دلچسپ ہے ہوائی اڈے سے ملا ہوا بحر شمالی بہرہا ہے یہاں اُتر کر نماز ظہر ادا کی یہاں روسی سفارتخانہ کے ایک نوجوان خیریت دریافت کرنے آئے۔

ماسکو والا جہاز یہیں تک آتا ہے یہاں سے برٹش یورپین ایرویز کے بڑے جہاز سے پرواز کر کے لندن ۷ بجے شام تک پہنچ جائیں گے۔ ماسکو سے ہمارے ساتھ جناب قمر الدین صاحب بھی چل رہے ہیں ان کا تبادلہ ماسکو سے برن سوئزرلینڈ میں کیا گیا ہے یہ بھی یہیں اُتر پڑے انہیں دوسرا جہاز برن لیجائے گا۔ بڑی محبت کے نوجوان ہیں راستہ بھر کافی دلچسپ باتیں کرتے رہے۔

کوپن ہیگن سے جہاز نے پرواز کی اور ٹھیک ۷ بجے شام لندن پہنچ گیا۔

لندن

لندن ایرپورٹ ایک خوبصورت و حسین ایرپورٹ ہے جہاز سے اتر کر بس میں سوار ہو کر ایر روم پر لائے گئے زیادہ سے زیادہ ۱۰ منٹ میں سامان ہمیں دیدیا گیا جب باہر آئے تو جناب اکرام اللہ خان صاحب سفیر پاکستان کی طرف سے گاڑی آئی ہوئی موجود تھی سب سے پہلے سیٹوں اور سامان کا معلوم کیا تو پتہ چلا کہ تمام انتظامات دو ایک دن میں ہوں گے۔

جناب مسٹر عبدالکریم کی رائے کے مطابق طے پایا کہ بجائے کسی بڑے ہوٹل میں ٹھہرنے کے ۱۰ چیشم پیلس میں قیام کیا جائے گورنمنٹ پاکستان نے یہاں کئی درجوں کا ایک ہوسٹل تعمیر کرایا ہے جس میں صرف دس روپیہ فی شخص کرایہ لیا جاتا ہے نیچے والے حصے میں مسلمانوں کے کھانے کا خصوصی اہتمام ہے مسٹر افتخار علی صاحب کے سوا بقیہ تمام ارکان اسی عمارت میں آکر ٹھہرے بڑے سکون کا علاقہ ہے پاکستان ہوسٹل کے

کمرے صاف وشفاف ہیں ایک کمرے میں دو آدمیوں کے قیام کا انتظام ہے غسل خانے پاخانے بھی برابر ہی بنے ہوئے ہیں۔

جیلانی میاں نورانی میاں میرے ہمراہ ٹھہرے اور دوسرے کمروں میں دیگر افراد نے قیام کیا۔ عزیزی ربانی میاں سلمہٗ فرزند حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ لندن ایرپورٹ پر آکر مل گئے تھے وہ بھی ہماری واپسی تک ہمارے ہی ساتھ ٹھہریں گے سامان وغیرہ علیحدہ آنے میں نماز مغرب کا وقت آگیا۔ نماز مغرب ادا کی۔ رشید میاں سلمہٗ کو برن سوئزرلینڈ ٹیلیفون کیا۔ یہاں کے فون اور محکمہ ڈاک کا بہترین انتظام ہے معمولی کال ملائی گئی جو منٹ کے اندر مل گئی رشید میاں سے باتیں ہو گئیں اطمینان ہو گیا۔ یہاں ہوٹل میں ۸ بجے کھانا ختم ہو جاتا ہے ایک سلہٹی مسلمان کے ہوٹل میں جاکر کھانا کھایا۔ کھانے میں گوشت نہیں منگایا گیا۔ ذبیحہ کا انتظام صرف پاکستان ہوٹل میں جناب ملک محمود صاحب نے کر رکھا ہے۔ بقیہ ہوٹلوں میں کوئی انتظام نہیں۔ ۱۱ بجے کے بعد ہوٹل سے واپس آکر نماز عشاء پڑھ کر آرام کیا آج سارا بدن چور چور ہو رہا ہے جلدی سو گئے۔

لندن کے مشاغل

۲۳ جولائی کو ناشتہ پاکستانی ہوٹل کے حصے میں ہی کیا صبح سویرے سفارتخانہ روس کو فون کیا اسی وقت پہنچ گئے سفارتخانہ کے لوگوں سے سامان کے سلسلے میں باتیں کیں ان کے پاس ماسکو سے تار پہنچ چکا ہے انہوں نے ایکسس سامان کے انتظام کا وعدہ کیا۔ آپ اطمینان رکھیں ہم سب کچھ مکمل کر دیں گے۔ اس کے باوجود سیٹوں کے تمام انتظامات جیلانی میاں اور ربانی میاں سلمہٗ نے دن بھر کی پریشانی و جانفشانی کے بعد کرنا چاہے مگر مکمل نہ ہو سکے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات

آج مسٹر اکرام اللہ خاں سفیر پاکستان سے سفارتخانہ پاکستان میں بہت تفصیلی ملاقات ہوئی دورے کے سارے حالات

Marfat.com

پر تبادلہ خیالات ہوا۔ دوسرے مسائل بھی زیر بحث آ گئے۔ دو گھنٹے کے قریب ملاقات کا سلسلہ جاری رہا ۱۰ بجے شام کو طیب حسین صاحب سے مل کر واپس ہوئے

ایک جرمن خاتون کا قبول اسلام

جناب ملک محمود صاحب ٹھیکہ دار پاکستان ہوسٹل سے معلوم ہوا کہ ایک جرمنی خاتون جو عرصہ سے اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں وہ ملنا چاہتی ہیں اسلام قبول کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں وہ تشریف لے آئیں۔ ربانی میاں صاحب صدیقی ہمارے ترجمان بنے اسلام کے بنیادی عقائد کو ہم نے سمجھایا تمام مسائل کو سمجھ کر اسلام قبول کیا اسی وقت جناب ملک محمود صاحب سے عقد بھی کر دیا گیا یہ خاتون جرمن سے انگلینڈ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آئی ہوئی ہیں۔

شہر لندن کی سیر

ایئرپورٹ سے شہر آتے ہوئے لندن کی جس قدر عمارتیں نظر آئیں سب سیاہ فام تھیں اچھی سے اچھی عمارتیں سیاہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو گئی ہیں پھر بھی خاص خاص عمارتیں دیکھنے کے لئے موٹر میں نکلے سب سے پہلے قصر بکنگھم جا کر دیکھا جس کا اخبارات میں نمایاں تذکرہ پڑھتے رہتے تھے یہ سارے کا سارا قصر سیاہی کی وجہ سے قصر بے ہنگم بن گیا ہے۔ طبیعت سخت متنفر ہوئی قصر بکھنگم کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس دیکھا وہ بھی اوپر سے نیچے تک سیاہ تھا۔

یہاں کا مشہور پارک جہاں عمومی جلسے ہوتے ہیں جا کر دیکھا پارک کا میدان فحاشی بے حیائی، عریانی، زناکاری کا سب سے بڑا اڈہ ہے۔ جہاں بغیر کسی شرم وحیا کے کھلے بندوں زناکاری ہوتی ہے۔ ان مناظر کے سامنے آتے ہی فوراً ہم نے ربانی میاں صاحب سے کہا واپس چلئے۔ قیام گاہ لوٹ آئے نماز مغرب ادا کی۔

قیام لندن
۲۴ جولائی

آج بھی جیلانی میاں ربانی میاں صبح کے گئے ہوئے شام کو ۶ بجے چور چور ہو کر سیٹوں کے انتظامات مکمل کر کے واپس آئے معلوم

Marfat.com

ہوا کہ ہماری سیٹیں ۲۵ جولائی کی شام کو تجویز ہو گئی ہیں۔

پریسیڈنٹ یوتھ لیگ سے ملاقات

آج شام کو مسٹر ایم اے علوی پریسیڈنٹ آنریبل سوسائٹی مسلم یوتھ لیگ ملنے تشریف لائے یہ صاحب بڑے دیندار صاحب اللحیہ نوجوان ہیں بیرسٹری کا کورس مکمل کرنے کراچی سے آئے ہیں۔ اس جماعت کا مقصد خلافت ربانی کا احیا ہے۔ کافی دیر تک مسائل پر تبادلۂ خیالات رہا۔ مصر تھے کہ ہم ان کی سوسائٹی میں تقریر کریں مگر ہمارے پاس وقت نہ تھا ۲۵ کی شام کو ہمیں لندن سے سوئزرلینڈ کے لئے روانہ ہونا ہے۔

۲۵ جولائی ۶۵ء

آج صبح سب سے پہلا کام یہ کیا کہ رشید میاں سلمہ کو اپنی روانگی اور جنیوا پہنچنے کا وقت تحریر کر کے انہیں مطار پر بلایا کیونکہ ہمیں خیال تھا کہ اسی وقت یا چند گھنٹے کے بعد جہاز آگے جانے کے لئے مل جائے گا۔

تار کے بعد سیدھے کھانے کے کمرے میں آکر کھانا کھایا۔ وہاں جناب عبد اللطیف اور جناب تجیب صاحب سے تعارف ہوا۔ دونوں سے دورہ طاشقند پر دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ دورے کے فوٹو انہیں پسند آئے اخبارات میں اشاعت کے لئے ۱۶ فوٹو تین ہفتے کے وعدے پر لیے۔ اخبارات میں اشاعت کے بعد ہی فوٹو واپس بھیج دیں گے۔ اوپر آکر ظہر کی نماز پڑھی اتنے میں شفاعت اللہ قادری بدایونی جو بیرسٹری کا کورس پورا کر رہے ہیں اور ایک قادری اسٹور کھول رکھا ہے ملاقات کے لئے آگئے دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ ایرپورٹ کا وقت گذرنے لگا تھا اس لئے بعجلت ٹیکسی کر کے لندن ایرپورٹ پہنچے۔ وقت بہت ہی کم تھا ہمارا انتظار کیا جا رہا تھا۔ جلدی جلدی سامان وغیرہ کی رسید یں، اور ٹکٹ کا اطمینان بخش انتظام کرایا۔ جیلانی میاں، ربانی میاں ہماری روانگی تک نہ پہنچ سکے۔ سوئز ایرویز کمپنی کا جہاز جس میں ۴۵ سیٹیں تھیں ہمیں لے کر روانہ ہوا اور ۳۲۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر طے کرنے لگا۔

Marfat.com

راستہ ہی میں چائے پی ٹھیک پونے سات بجے جنیوا ایرپورٹ آگیا۔

جنیوا جنیوا کا ایرپورٹ بہت حسین ایرپورٹ ہے۔ دنیائے یورپ میں جنیوا جنت کہا جاتا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ جنیوا اپنی خوبصورتی میں بے مثل جگہ ہے۔ یہیں آغا خاں رہتے تھے۔

ایرپورٹ پر باہر آتے ہی جناب سلطان حیدر صاحب رضا ڈائرکٹر منیجر پاکستان انٹرنیشنل ایرسروز مل گئے جن کو رشید میاں نے ہمارے لئے مامور کیا تھا ان سے معلوم ہوا کہ رشید میاں کی طبیعت ۲ دن سے خراب ہوگئی ہے اس لئے وہ نہیں آئے اور یہ پیام دیا ہے کہ آپ ابھی ۸ بجے والی ٹرین سے روانہ ہو کر ۱۰ بجے تک برن پہنچ جائیں میل ٹرین درمیان میں صرف ایک جگہ ٹھہر کر برن اتارے گی میں اسٹیشن پر ملوں گا۔

راجہ غضنفر علیخاں صاحب بھی جنیوا آئے ہوئے تھے اور کل پاکستان واپس جارہے ہیں ان کا بھی اصرار تھا کہ ہم ان سے ملتے ہوئے جائیں مگر دوسری ٹرین برن بہت بعد وقت پہنچتی تھی اس لئے معذرت خواہی کے بعد سیدھے اسٹیشن آکر برن کا ٹکٹ لیا ٹرین تیار تھی آکر سوار ہوگئے ٹرین جارہی ہے ہر حصے میں چیڑ کے درخت لگے ہوئے ہیں پرپیچ راستہ ہے۔ جنیوا کی چلی ہوئی گاڑی، لوزان اسٹیشن پر ٹھہری یہ وہی مقام ہے جہاں لوزان کانفرنس ہوئی تھی اور جہاں عصمت انونو ترکی کے رہنما شریک ہوئے تھے۔ نماز مغرب تیز رفتاری کے باعث بمشکل پڑھی جاسکی۔ لوزان سے چل کر ٹرین ٹھیک ۹½ بجے برن پہنچ گئی رشید میاں معہ بچوں کے اسٹیشن آگئے اسٹیشن سے سیدھے رشید میاں کے مکان پر ۵ منٹ میں ٹیکسی سے آگئے یہ مکان فلیٹ ہے مگر بہت صاف ستھرے کمرے ہیں۔ ایک کمرے میں نورانی بیاں اور میں نے قیام کیا اندر فریدی بیگم سلمہا انتظار میں تھیں ان سے جاکر ملا۔ کئی سال کے بعد دیکھا۔ طبیعت پر کافی اثر ہوا۔ رشید میاں میرے بھانجے اور فریدی بیگم

میری بھتیجی ہے رشید میاں برن کے سفارتخانہ پاکستان میں ملازم ہیں صرف ان سے ملنے کی خاطر اتنا طویل پروگرام تجویز کیا رات کو ۱۲ بجے تک باتیں ہوتی رہیں نماز عشا پڑھ کر آرام کیا۔

جناب مرشد حسین صاحب کونسلر پاکستان

۲۶ جولائی آج ناشتے کے بعد ۱۰ بجے برن کے پاکستانی سفارتخانہ کے کونسلر جناب مرشد حسین صاحب سے ملاقات کے لئے گئے تقریباً ایک گھنٹے تک ملاقات رہی تفصیل سے دورے کے حالات اور دوسرے مسائل پر مذاکرات رہے۔ ہمارے قدیم ترین دوست جناب ڈاکٹر مالک صاحب سفیر پاکستان آجکل برن سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اُن سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا۔ سفارتخانے میں ہی طے پایا کہ آج شام کو تھون۔ انٹرلاکن۔ لاوٹر برونن مقامات کو جاکر دیکھنا چاہیے۔ یہ مقامات برن سے ۴۰ میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ چنانچہ ۴ بجے شام کو پاکستانی سفارتخانہ سے گاڑی آگئی بمعیت جناب مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی و جناب عبید الحق قادری عرف رشید میاں۔ نور محمد صاحب، قمر الدین صاحب روانہ ہوئے تیز رفتاری سے گاڑی جارہی ہے۔ یہ مقامات نینی تال، مصوری، شملے وغیرہ سے بھی زیادہ دلچسپ ہیں۔ پہاڑیاں سبز چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ پہاڑیوں سے جو پانی بہ کر نیچے آرہا ہے وہ نہروں میں آکر تقسیم ہوجاتا ہے پانی کے گرنے کا منظر عجیب پرلطف ہے۔ تھون، برن سے ۲۸ کیلومیٹر دور واقع ہے۔ یورپین افراد تقریباً ۸ ماہ تک یہاں آتے رہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا خوبصورت شہر ہے۔ مکانات کا کرایہ کافی سے زیادہ ہے ہوٹل والوں نے اپنے اپنے ہوٹلوں کو سجا رکھا ہے۔ ہر ایک نے آراستگی میں ندرتیں کی ہیں انٹر لاکن میں پہاڑوں سے پانی آکر جمع ہوتا ہے اور یہاں سے دریا نہروں میں جاتا ہے بڑی نہر کا پاٹ ۴۸ مربعہ کلومیٹر ہے اور گہرائی ۲۱۷ میٹر ہے یہاں سے لاوٹر برونن

کے پہاڑ پر گئے یہاں پہاڑوں پر سے پانی گرتا ہوا نہر میں آتا ہے۔ پانی کے گرنے کا منظر بیحد دلچسپ ہے پہاڑوں کی بلندی پر سے جب پانی گرتا ہے تو وہ نیچے والوں کو دہوئیں کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

ان بلند پہاڑیوں پر ریلوے لائن بجلی کے ذریعہ چلتی ہے۔ ریلوے لائن اکثر و بیشتر پہاڑیوں کو کاٹکر نکالی گئی ہے۔ سینکڑوں درّوں میں سے گزرتی ہے۔ تین گھنٹے سے زیادہ اس طرف کے پرلطف پہاڑوں کے مناظر دیکھنے میں گذرے۔ واپسی میں بڑی نہر کے کنارے بیٹھکر لطف اندوز ہوئے۔

سوئزرلینڈ کا سب سے اونچا پہاڑ اُمریال ۸۲۰۰ میٹر اونچا ہے اور یونگ فراڈ ۴۱۹۹ میٹر۔ مانٹے روزا ۴۶۳۸ میٹر ہے۔

سوئزرلینڈ کی آبادی ۴۸ لاکھ ” تقریباً ۵ ملین ۵۰ لاکھ ہے۔ جس میں ۵۶ فیصدی پراٹس ٹونٹ ہیں ان کی آبادی ۲۶ لاکھ ۹۵ ہزار ہے۔ رومن کیتھلک ۴۲ فیصدی یعنی ۱۹ لاکھ ۵۹ ہزار ہیں باقی اور قومیں ایک لاکھ کے قریب ہیں ۷۲ فیصد آبادی جرمنی بولتی ہے ۲۰ فیصد فرانسیسی ۶ فیصدی اسٹالین بولتی ہے اور ۲ فیصدی رومانوی میں بات کرتی ہے۔ کل آبادی میں سے ۲۵ لاکھ ۵۲ ہزار باشندے ملازمت کرتے ہیں ان میں سے ۳۶ پوائنٹ ۸ فیصدی مشینوں میں کام کرتے ہیں ۲۲ فیصدی کپڑے کی ملوں میں کام کرتے ہیں ساڑھے دس فیصدی گھڑیاں اور زیور بناتے ہیں۔ ۷ فیصدی کاغذ اور آرٹ کی اشیاء تیار کرتے ہیں۔ ۶ فیصدی لکڑی کا کام کرتے ہیں۔ ½۶ فیصدی آبادی زراعتی کام کرتی ہے بقیہ آبادی دوسرے کام کرتی ہے۔

سوئزرلینڈ میں برن کے قریب گھڑیوں کے بہت بڑے بڑے کارخانے ہیں یہ چھوٹا سا ملک تمام دنیا میں گھڑیاں بناکر فروخت کرتا ہے۔ مگر یہاں گھڑیوں اور

دوسری اشیاء کی قیمتیں کافی زیادہ ہیں۔ مثلاً جو گھڑیاں یہاں ۶۰ روپیہ پاکستانی میں ملتی ہیں۔ وہ جدے، مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ میں کم داموں پر ملتی ہیں برن کے بازاروں میں کافی رونق ہے۔ یہاں کے بازار یورپین طرز کے ہیں جن میں سیّاحوں کی کثرت سے ہر وقت کافی چہل پہل رہتی ہے۔ اس ملک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر ایک شخص دار الخلافہ کا محتاج نہیں ہے نہ اس کے نزدیک دار الحکومت کی کوئی خاص اہمیت ہے ہر ایک شخص اپنے شہر کی اہمیت محسوس کرتا ہے۔ زیورچ تجارتی مرکز ہے۔ پورے ملک میں سات یونیورسٹیاں ہیں یہاں کی یونیورسٹی میں چند پاکستانی بھی زیر تعلیم ہیں یہاں کی یونیورسٹی کے طلبا کو کافی مراعات ملتی ہیں

پاکستانی سفارتخانے کے ملازمین کے یہاں دعوتیں

میاں عبید الحق عرف رشید میاں سلمہ ماشاء اللہ سفارتخانہ پاکستان میں اپنے کام کی بہتری کے باعث کافی ہر دلعزیز ہیں اُن کے احباب و رفقاء کا اصرار ہے کہ ہم ان کے یہاں دعوتیں قبول کریں مگر وقت کی کمی کے باعث صرف مسٹر نور محمد صاحب کے یہاں کی دعوت قبول کی جا سکی۔ مسٹر عزیز صاحب اور دوسرے حضرات کے یہاں جانا نہ ہو سکا۔

آج ۲۷ جولائی کو ابتداً بازار دیکھنے گئے بہت تھوڑا سا سامان ہم نے اور نورانی میاں نے خریدا۔ وہاں سے سیدھے جناب مسٹر نور محمد صاحب کے یہاں آ گئے نور محمد صاحب بہت دیندار اور نیک بہت محبت و اخلاص کے آدمی ہیں انہوں نے ایک پُر تکلف دعوت دی جس میں پاکستانی کھانے جمع کر دیئے۔ کافی مدّت کے بعد پاکستانی کھانے سامنے آئے ۴ بجے شام تک جناب نور محمد صاحب کے یہاں دعوت کا سلسلہ رہا۔ یہیں فریدہ خاتون بھی مدعو تھیں دعوت کے بعد اُن سے رخصت ہو کر سیدھے

Marfat.com

اسٹیشن آ گئے۔ ٹرین ۸ بجکر ۱۳ منٹ پر روانہ ہو کر ۹ بجکر ۱۰ منٹ پر جنیوا پہنچی تھی۔ ہماری سیٹوں کے متعلق رشید میاں سلمہٗ نے برن میں تمام انتظامات کرا دیے۔ اب جنیوا پر ہمیں کوئی دشواری نہ ہوگی صرف ٹکٹ مل جائیں گے۔

وقت مقررہ پر ٹرین جنیوا پہنچ گئی۔ سلطان حیدر صاحب کو رشید میاں نے فون کر دیا تھا۔ وہ پلیٹ فارم پر مل گئے۔ سیدھے ہوائی جہاز کے آفس پر آ کر ہمارے ٹکٹوں کے تمام مرحلے طے کرا دیے۔ ٹکٹوں کے بعد ہوٹل میں کھانا کھایا اور جہاز کی بس میں سوار ہو کر ہوائی اڈے پر آ گئے جہاز میں ابھی دیر تھی نماز عشا سے فراغت پائی۔ یہیں کراچی جانے والا پی۔ آئی کمپنی کا جہاز بھی روانہ ہو رہا تھا اس جہاز میں مسٹر دہلوی سفیر جنیوا کی اہلیہ بھی کراچی جا رہی تھیں اور بے پردہ و بے نقاب تھیں۔

ہم لوگ سوئز کمپنی کے جہاز میں آ کر بیٹھ گئے یہ جہاز ۴ پنکھوں والا بڑا جہاز ہے ۹½ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے روم پہنچا۔ روم کا ہوائی اڈہ بیحد خوبصورت اور قابل دید ہے اور ایک گھنٹے سے زیادہ یہاں ٹھہرے خاص خاص حصے روم کے دیکھے پھر جہاز میں سوار ہو گئے۔

دمشق کا قیام

۱۲ بجے رات کا چلا ہوا جہاز ۲۸ جولائی کو ۱۰ بجے صبح دمشق پہنچا۔ ہم نے برن سے جناب مسٹر لال شاہ بخاری۔ سید عبدالحمید خطیب سابق سفیر سعودیہ عربیہ، سید جواد المرابط کو تار دیدیا تھا۔ بخاری صاحب کو تار مل گیا۔ انہوں نے اپنے دفتر سے استاذ خطیب کو ہمارے استقبال کے لئے گاڑی کے ساتھ بھیجدیا تھا عبدالحمید خطیب صاحب اور جواد المرابط سفیر سابق پاکستان کو تار وقت پر نہیں ملے جواد المرابط حج پڑھنے گئے ہوئے ہیں۔

دمشق کے ہوائی اڈے سے پہلے سیدھے سفارتخانہ پاکستان آئے یہاں مسٹر سید جمیل حسین صاحب جو ہمارے ماموں زاد بھائی سفارتخانہ میں سکریٹری

Marfat.com

ہیں اُن سے مل کر ہوٹل آ گئے۔ آتے ہوئے سید عبدالحمید خطیب صاحب کو فون کرا دیا
راستے میں ہوائی جہاز کی کمپنیوں سے بات کرنے میں ہم کو ذرا دیر ہو گئی اس لئے
سید عبدالحمید خطیب صاحب ہمارے ہوٹل پہنچنے سے قبل ہی تشریف لے آئے
دیر تک باتیں ہوتی رہیں وہ آجکل دمشق سے ۸-۱۰ میل دور اپنے نئے مکان
میں چلے گئے ہیں۔ ہم سے مصر ہوئے کہ ہم اُن کے یہاں قیام کریں چنانچہ ہم نے
ان کی دعوت کو قبول کر کے تمام سامان ان کی بڑی گاڑی میں رکھوا دیا۔ امستیہ ہوٹل
سے سید مع دُمَّر آ گئے۔ دمشق میں بھی قدرت نے ساری دلچسپیاں جمع کر دی ہیں
نہروں کی کثرت پہاڑوں کی چوٹیاں موجود ہیں۔ شہر دمشق کے خاص خاص لوگ
گرمی کے موسم میں دُمَّر پر زیادہ آتے ہیں یہ حصہ آب و ہوا اور مناظر کے لحاظ سے
کافی دلچسپ اور اچھا ہے یہاں خطیب صاحب نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے
ایک عظیم الشان کوٹھی پہاڑ کاٹ کر بنائی ہے جس میں نہریں چل رہی ہیں۔ بڑے
اچھے مناظر ہیں ہمارے لئے ایک وسیع کمرہ تجویز تھا جس میں سب سامان رکھا گیا منہ
ہاتھ دھو کر ناشتے کے بعد آرام کیا پوری رات جہاز میں جاگتے ہوئے گذر گئی تھی۔
اس لئے اترتے ہی تھوڑی دیر آرام کیا۔ کھانے کے بعد پھر دوبارہ سو گئے ۵½ بجے
اٹھے نماز عصر ادا کی۔ بعد نماز عصر خطیب صاحب کے یہاں آئے ہوئے دمشقی
بھائیوں سے تعارف ہوا۔ مغرب تک باتیں ہوئیں نماز مغرب خطیب صاحب کے
بنگلے ہی میں ادا کی گئی اتنے میں میاں سید جمیل صاحب آ گئے کیونکہ آج مسٹر
احمد نبی خاں صاحب کے یہاں دعوت تھی یہ پاکستانی سفارتخانہ میں ملازم ہیں
احمد نبی صاحب نے کافی پر تکلف ضیافت کی ۱۱ بجے رات تک اُن کے یہاں اجتماع رہا

قیام دمشق

۲۹ جولائی کو صبح سویرے ناشتے کے بعد ہی جمیل صاحب کی گاڑی
سفارتخانہ سے آ گئی اسی وقت ہم دونوں سفارتخانہ پاکستان گئے

Marfat.com

جہاں لال شاہ بخاری صاحب سے تقریباً ۱½ گھنٹے تک روس کے دورے پر مفصل باتیں ہوتی رہیں بخاری صاحب ان دنوں بیمار ہو رہے ہیں۔ جمیل صاحب جیلانی ہماری سیٹوں کے متعلق کافی کوشش کر رہے ہیں وہ ہمیں اپنے ہمراہ لے کر سفارتخانہ روس گئے ان کی کوششوں کے بعد ہمارے ٹکٹ دمشق تا جدہ اور از تا جدہ تا ظہران و از ظہران تا کراچی کے ایل۔ ایم کی معرفت تبدیل کرا دیئے گئے۔ ٹکٹ تبدیل ہو کر جس وقت آ گئے تب اطمینان طبع ہو سکا۔

۱½ بجے خطیب صاحب کے بنگلے پر واپس آکر کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر آرام کیا۔ شام کو خاص خاص اولیائے کرام کے مزارات پر حاضریاں دیں ایک پرانے بزرگ کی قبر پر حاضر ہوئے جن کا ایک پاؤں قبر کے باہر آج تک نکلا ہوا نظر آتا ہے فاتحہ کے بعد سیدھے جمیل صاحب کے مکان پر آکر چائے پی۔

نماز مغرب قریب کی نئی مسجد میں ادا کر کے پاکستانی سفارتخانہ کے دوسرے ملازم کے یہاں دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ حجاز مقدس کے ایک حافظ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ قرآن خوانی نعت و مناقب کا مختصر سا اچھا جلسہ جاری رہا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ شام والے حضرات میں اگرچہ نماز روزے کا کافی چرچہ اور ذوق و شوق ہے لیکن عام اور خاص طور پر یہاں رمضان المبارک میں کسی مسجد کے اندر کلام اللہ شریف کا ختم نہیں ہوتا لوگ پارہ سوا پارہ سننے میں گھبراتے ہیں۔

ہمارے پاکستانی ملازمین نے ایک جگہ انتظام کر کے حجازی حافظ صاحب سے گذشتہ سال رمضان میں ختم کرایا جسے دیکھ کر شامی افراد حیرت کرتے ہیں کہ آپ لوگ پورا کلام پاک کس طرح سنتے ہیں۔

۳۰ جولائی ۱۹۵۷ء :- جمیل میاں صاحب نے تمام مراحل ٹکٹ کے طے کرا دیئے تھے۔ ۲۹ تاریخ کو اطلاع مل گئی کہ مدینہ منورہ کے لئے ہوائی جہاز ۳۰ تاریخ

Marfat.com

کو روانہ ہوگا۔ مگر متعدد بار جہاز کے دفتر والے متفرق اطلاعات دیتے رہے آخری بار ۱۱ بجے کے قریب اطلاع ملی جہاز تیار ہے پسنجروں کو جلد بھیج دیجئے ہم دونوں معہ سامان کے ایرپورٹ پر آگئے سامان اگرچہ پہلے ہی تل چکا تھا اور اس کی باقاعدہ رسیدات کمپنی کے دفتر میں دکھائی جا چکی تھیں مگر سعودیہ عربیہ لائن کے ایرپورٹ کے دفتر نے پہلے کی طرح پھر الجھنیں ڈالنا چاہیں مگر نورانی میاں کی ڈانٹ پر دفتر خموش ہوگیا۔

مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ

ہم نے اور مولانا نورانی میاں صاحب سلمہ نے جو پروگرام طے کرلیا تھا اس کے مطابق سارا سفر طے ہو رہا ہے اس طویل دورے کا اختتام مدینہ منورہ کی حاضری پر ہونا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور مدینہ منورہ کی حاضری اصل مقصد ہے۔ آج ۳۰ تاریخ کو جہاز ۱۱ بجے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوا۔

عام طور پر دمشق کے بعد عمان پر جہاز نہیں ٹھہرتا مگر آج مشرق اردن کے دربار کے وزیر صاحب عمان سے جدے جانے والے ہیں اس لئے جہاز عمان میں ٹھہرا جہاز میں ایک صاحب ایسے بھی تھے جن کے نام پر عمان ایرپورٹ پولیس کو شبہ ہوگیا کافی جستجو کے بعد پولیس کو جب اطمینان ہوگیا کہ وہ مشتبہ شخص نہیں ہے تب ہم لوگوں کو نیچے اترنے کی اجازت ملی نیچے آئے تو استاذ جمعہ سفیر پاکستان کے بھائی سے جو ایرپورٹ کے انچارج ہیں ملاقات ہوئی آجکل شہید سہروردی صاحب وزیراعظم حکومت پاکستان کے عمان میں آمد کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

ہم نے استاذ جمعہ صاحب کو اپنا سلام پہنچوادیا۔ جہاز یہاں کافی لیٹ ہوکر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوا۔ جب مدینہ منورہ قریب آگیا تو ۵ منٹ پہلے وائرلیس سے موسم کی خرابی کا حال معلوم ہوا جہاز کے پائلٹ کو خبردار کیا گیا کہ وہ

مدینہ منورہ آنے کی بجائے سیدھا جدے اُترے۔

جدہ کا قیام

جہاز ½۴ بجے شام کو جدے پہنچا جدے میں کافی گرمی تھی جمرک میں ہم سب لوگ آ گئے سامان چیک ہوا۔ مولانا نورانی میاں کے دوست کسٹم انچارج مل گئے ان کی وجہ سے جلد گلو خلاصی ہو گئی ۵ بجے شام تک ہم لوگ ایئرپورٹ سے ٹیکسی میں سوار ہو کر بیت قطب پہنچے۔ سیٹھ محمد ابراہیم قطب و جناب محمد عمر صاحب قطب دونوں مکان پر موجود تھے تمام سامان اُن کے یہاں اُتارا۔ یکم اگست ۵۷ء جدے ہی میں قیام رہا جدے سے ظہران کے لئے ۱۰ اگست کے لئے سیٹیں بک کرادی گئیں۔ ۲ اگست کو سید جواد المرابط صاحب سابق سفیر پاکستان کا پتہ مل گیا کہ وہ جدہ ہی میں ہوٹل کے اندر مقیم ہیں۔ ۲ اگست کی شام کو ہوٹل میں جا کر اُن سے ملاقات کی کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

روانگی برائے مکہ معظمہ

۳ اگست کو جدے سے مکہ معظمہ حاضر ہو گئے تاکہ نماز جمعہ مکہ معظمہ میں پڑھی جائے حرم شریف حج کے مقابلہ میں خالی ہے بڑے اطمینان سے ہر نماز کے بعد طواف کئے۔ والدین - اعزہ اخوان - جمعیتِ علمائے پاکستان کی عاملہ کے ارکان کی طرف سے طواف کئے سلسلۂ قادریہ کے پیران عظام کی طرف سے بھی طواف کئے ۳ و ۴ اگست مکہ معظمہ میں قیام رہا۔

واپسی جدہ

۴ اگست کو مکہ معظمہ سے جدے واپسی ہوئی۔ مدینۃ الحجاج پر پہنچکر معلوم ہوا کہ جلالۃ الملک نے ملاقات کا وقت ½۱۰ بجے کا دیا ہے ½۱۰ بجے ہم یہاں سے سیدھے چلے جاتے مگر کپڑے وغیرہ بدلنا تھے اس لئے سیدھے بیت القطب آئے۔

جلالۃ الملک سے ملاقات

کپڑے بدلکر ناظم تشریفات کو فون کیا کہ ہم ابھی مکہ معظمہ سے واپس آئے ہیں واپسی پر ملاقات کی اطلاع ملی ہم

لوگ ۱۲ ½ بجے تک پہنچتے ہیں - ٹھیک ½۱۲ بجے ہم دونوں قصر جلالۃ الملک پہنچ گئے پہلے ملاقاتی کمرے میں بیٹھے جہاں شیخ رمضان صاحب مصری سے ملاقات ہوئی حالات سفر وغیرہ پر باتیں ہوتی رہیں اتنے میں اندر سے اطلاع آگئی - آج جلالۃ الملک کی طبیعت خراب ہوگئی ہے وہ ۱۰ بجے سے محل سرا میں بیٹھے ہیں ۵ منٹ کے بعد اوپر جانے والے تھے مگر ہماری اطلاع کے باعث ٹھہر گئے اندر داخلہ ہوا دربار شاہی ملازمین وغیرہ سے بھرا ہوا تھا - مصافحہ ہوا ۵ منٹ تک مختصر سی باتوں کے بعد واپسی ہوگئی اوسی دن شام کو جناب خواجہ شہاب الدین صاحب سفیر پاکستان سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔

روانگی برائے مدینہ منورہ

ہم لوگ پہلے ارادہ رکھتے تھے کہ جہاز سے مدینہ منورہ جائینگے مگر بعد میں طے ہوا کہ موٹر سے روانہ ہوں تاکہ نئی پختہ سڑک بھی دیکھ لیں آجکل پورے چھ گھنٹے میں مدینہ منورہ گاڑیاں پہنچ جاتی ہیں۔

مدینہ منورہ کے مسافر سرکار رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی کے تصورات سے اپنے قلوب میں عشق و محبت کے جذبات لیئے ہوئے جا رہے ہیں۔
ٹیکسی ۵ ½ بجے شام کو جدے سے روانہ ہوئی - رابغ مستورہ - بدر - مسجد ابیار علی ٹھہرتی ہوئی ۱۱ بجے شب کے قریب مدینہ منورہ پہنچ گئی روضہ مبارک کے منارہ کا اس وقت منظر عجب دلنشین تھا۔

حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب کے مکان پر قیام

آج ۵ اگست کو بعد نماز عشا حضرت مولانا شاہ ضیاءالدین صاحب قبلہ کے یہاں ختم قصیدہ بردہ تھا اس لیئے لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی کہ ہم پہنچ گئے حضرت اور ان کے رفقا بخشی صاحب وغیرہ بیحد خوش ہوگئے پہلے نماز عشاء پڑھی پھر کھانے سے فارغ ہوئے چند گھنٹے کے مسلسل

Marfat.com

سفر کی وجہ سے طبیعت کسلمند تھی اس لئے جلد آرام کرنے لیٹ گئے آجکل مدینہ منورہ میں گرمی کافی ہو رہی ہے مگر رات کو قدرے ہوا چلنے سے موسم اچھا ہو جاتا ہے اطمینان سے آرام کیا صبح اوّل وقت موذن کی اذان نے بیدار کر دیا غسل کر کے کپڑے بدلکر حاضر آستانہ معلےٰ ہو گئے نماز کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریفہ پر حاضر ہو کر اپنی اور سبکی طرف سے نام بنام سلام عرض کئے۔ پہلے گھر کے لوگوں کی طرف سے۔ پھر حضرت مولانا سید مخدوم ناصر جلالی صاحب، مولانا ضیاء القادری، مولانا سید عبدالسلام باندوی اور دوسرے ارکان و عہدہ داران جمعیتہ کی طرف سے پھر اخوان داغرہ کی جانب سے سلام نیاز پیش کیا۔ معروضات دربار شریف میں نذر کئے سید سے جنت البقیع پر حاضری دی۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس بار مدینہ منورہ میں ۵ راگست سے لے کر ۱۵ راگست تک قیام رہا۔ بڑے اطمینان و سکون کے ساتھ ۸ دن میں۔ ہم نمازیں پوری کر کے مزید ۵ دن اور قیام رہا دوران قیام میں معزز علمائے اہلسنت کے یہاں روزانہ پرتکلف دعوتیں ہوتی رہیں جن میں سفر روس پر مذاکرات رہے۔

عرس شریف حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب قبلہ اور مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کے زیر اہتمام حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب صدیقی کے عرس شریف کا اہتمام کیا گیا نیچے کا تمام حصہ اشخاص سے بھر گیا تھا۔ مدینہ طیبہ کے مشہور نعت خواں حضرات نے برزنجی شریف کا ختم کیا۔ جناب بہزادہ صاحب لکھنوی نے نعتیں پڑھیں بڑی پُرلطف محفل شریف رہی ہر شخص کے دل و دماغ پر اچھے تاثرات رہے آخر میں مولانا شاہ احمد نورانی صاحب

کی طرف سے عام دعوتِ طعام ہوئی۔ مجمع زیادہ آگیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کھانے میں برکت عطا فرمائی اور ماشاء اللہ کھانا سب کو باطمینان پورا ہوگیا۔

دعوتوں میں متعدد مقامات پر مجالس نبویہ ہوئیں۔ جناب بہزاد لکھنوی کا کلام ہر طرف پسند کیا گیا۔ شکر ہے رب العزت تبارک و تعالےٰ کا کہ اس نے ہم کو اس طویل دورے میں یہ سعادت نصیب کی کہ ہم دربار نبوی میں تیرہ دن حاضر رہے۔ اور اپنی تمنا و جذبات کے مطابق خوب دعائیں مانگیں ہر روز آقائے کل خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں حاضرہ کر صلوٰۃ و سلام کے ہدایا پیش کرنیکا موقعہ ملا۔

واپسی از مدینۂ منورہ

۱۴ ر اگست یوم چہارشنبہ بوقت ۵ ½ بجے شام مدینۂ منورہ سے جدہ کے لئے واپسی ہوئی۔ رات میں ڈرائیور پر نیند کا کافی غلبہ تھا اس لئے جدہ سے پہلی منزل پر نصف شب آرام کرکے بعد نماز فجر ۱۵ ر اگست کو بیت قطب پہنچ گئے غسل وغیرہ کرکے کپڑے بدلے۔ واپسی کے جہاز کا صحیح و قطعی پروگرام مطلع کیا۔ نیز ورق مرور ہونے کا انتظام کیا۔ آج ورق مرور بنجانا چاہیئے تھا مگر شام تک ورق مرور بنکر نہ آیا۔ تب نورانی میاں اور بھائی عمر قطب صاحب دونوں نکلے اور شام کے گئے ہوئے رات کے ۲ بجے واپس ہوئے۔ سکریٹری صاحب جن کے دستخط ورقِ مرور پر ہونے تھے وہ آج دفتر بھی نہ آئے کاغذات بقیہ دفاتر میں مکمل ہوگئے تھے صرف آخر میں مہر و دستخط ہونا باقی رہ گئے طے پایا کہ ظہران میں اس کام کو کرالیا جائے کیونکہ وہ بھی سعودیہ عربیہ کا ہی علاقہ ہے۔

رات کو ۴ بجے بیت قطب سے روانہ ہوکر مطار آگئے اور ۱۵ ر اگست کی صبح کو ۵ ½ بجے سعودیہ عربیہ لائن کا جہاز روانہ ہوا جناب راغب احسن صاحب بھی ہمارے ہی ہمراہ چلنے کے لئے مطار آئے تھے مگر انہیں سعودیہ لائن نے

اس جہاز میں سیٹ نہ ملی ہم لوگ ۵½ بجے روانہ ہو کر ۹½ بجے مطار ظہران پہنچے

ظہران کی شدید گرمی

جیسے ہی ہوائی جہاز سے باہر آئے تو یہ معلوم ہوا کہ ایک تنور میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ ظہران میں اس وقت ۱۴۰ پارہ ہو رہا تھا۔ بمشکل اپنا سامان چیک کر کے ٹیکسی میں رکھوایا۔ گرمی کی شدت کے باعث دماغ معطل ہونے لگا۔ ہم نے طے کیا تھا کہ سارا سامان کے ایل، ایم آفس میں ڈال دیں گے۔ صرف ہینڈ بیگ اور چند چھوٹی چھوٹی چیزیں لے کر شہر الخبر کے ہوٹل میں قیام کریں گے مگر معلوم ہوا کہ کے، ایل، ایم کا آفس بوجہ جمعہ بند ہے اس لئے سیدھے الخبر گئے وہاں کے ایک ہوٹل میں قیام کیا یہ دن سخت اذیت و تکلیف سے گزارا رات کو عشاء کے بعد ہوٹل کے بالائی حصے میں پلنگ بچھوائے وہاں قدرے ہوا چل رہی تھی لیٹے ہی تھے کہ الخبر کے ایک بہترین کارکن جناب ملک صاحب ہمیں تلاش کرتے ہوئے پہنچ گئے اور مصر ہوئے کہ راغب احسن پہنچ گئے ہیں۔ جہاں ان کا قیام ہے وہ کمرے ایئر کنڈیشن کے ہیں وہیں ہم لوگ چل کر قیام کریں رات چونکہ کافی ہو گئی تھی اور سامان نیچے والے حصے میں۔ پھیل گیا تھا۔ اس لئے طے پایا کہ کل ۷ اگست کو یہ سب سامان کے۔ ایل ایم آفس کی تحویل میں دیدینگے۔ اور ورق مرور کا مسئلہ وہاں کے گورنر آفس جا کر طے کرائیں گے پھر واپسی میں راغب صاحب کی طرف جائیں گے۔

دمان کا سفر

ظہران کی شدید گرمی کے موسم میں ملک صاحب نے حسب عادت ہمارے ساتھ دمان کا سفر کیا۔ دمان ایئرپورٹ سے ۱۲ میل دور جگہ ہے۔ پہلے پاسپورٹ آفس آئے۔ یہاں کے منتظمین نے بتایا کہ ہم لوگ رپورٹ کر سکتے ہیں لیکن جب تک گورنر کے دستخط نہ ہوں کاغذ مکمل نہیں ہو سکتے۔ تقریباً ۲ گھنٹے میں ہماری درخواست پر آفس نے سفارشی نوٹ

Marfat.com

مرتب کئے یہاں سے ملک صاحب سیدھے گورنر آفس آئے وہاں اتفاق سے ان کے جلنے والے کلرک مل گئے اسی وقت ہمارے کاغذ پر گورنر نے منظوری دیدی تب یہ بڑا مرحلہ ختم کر کے پھر سیدھے کے۔ ایل۔ ایم۔ آفس آئے اور یہاں آکر جناب سید محمد الحسینی مدنی کے صاحبزادے صاحب کے ذریعہ ٹکٹوں اور جہاز کا مرحلہ معلوم کیا پتہ یہ چلا کہ قاہرہ سے کے ایل۔ ایم کا جو جہاز اتوار کو چلنے والا تھا وہ خراب ہو گیا ہے ممکن ہے شاید شب میں آجائے۔

ہم لوگوں کو شدید غصہ تھا کہ روزانہ یہ حضرات ہمیں دوڑا رہے ہیں اس لیئے نورانی میاں صاحب نے مدیر دفتر سے ایک گھنٹے تک گفتگو کی کہ ہمارے ٹکٹ آپ بک کر چکے ہیں اب جہاز ٹھیک ہونے کے بعد ذمہ داری آپ کی ہے آپ قریب کے بڑے ایرکنڈیشن ہوٹل میں ہمارا انتظام کریں ورنہ شہر سے روزانہ بار بار آنا باعث عذاب و تکلیف ہو رہا ہے۔

بالآخر مدیر صاحب تیار ہو گئے۔ ہماری تینوں سیٹیں اور دو سیٹیں حیدرآباد کے دو حاجیوں کی ایرپورٹ ہوٹل میں محفوظ ہو گئیں اسی وقت ایرپورٹ سے ایرپورٹ ہوٹل چلے آئے۔ راغب احسن صاحب کو بھی منتقل کر لیا گیا۔ اتوار، پیر دو دن یہیں گذارے ایرکنڈیشن کی وجہ سے گرمی سے محفوظ ہو گئے۔ رات کو تیل کمپنی کے عملہ کے یہاں جا کر دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ ۱۷ اگست پیر کے دن رات کو قطعی طور پر معلوم ہوا کہ جہاز منگل کے دن صبح ۷ بجے آئے گا اور جہاز کی گاڑی ہمیں لینے آئیگی۔ نماز فجر کے بعد ایرپورٹ سے گاڑی آئی تو ایرپورٹ پہنچے سامان جمرک میں آکر پاس ہوا۔ جہاز ٹھیک ۷ بجے صبح کے ظہران پہنچا۔

ہمارا تمام سامان جہاز میں لاد دیا گیا۔ پونے ۸ بجے کے قریب ہم سب جہاز پر سوار ہو گئے۔ جہاز ۱۸ اگست کی صبح کو ۸ بجے روانہ ہوا۔

Marfat.com

کراچی

۱۸ اگست کی دوپہر کو ٹھیک پونے ۱۲ بجے کے۔ ایل۔ ایم کا جہاز کراچی ایر پورٹ اترا۔ ۱۵۔ ۲۰ منٹ میں سامان پاس ہوا تو ہم باہر آئے۔ عابد میاں۔ زاہد میاں۔ اہلخانہ۔ بچے وغیرہ سب موجود تھے۔ ایک ٹیکسی کی مولانا نورانی میاں راغب احسن کو اُتارتے ہوئے۔ پیر الٰہی بخش کالونی پونے ۲ بجے بخیر وعافیت پہنچ گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ ۵۵ ہزار میل کا یہ طویل سفر آج ختم ہوگیا اپنا مکان نیا نیا معلوم ہو رہا تھا۔ طبیعت آج کافی خراب ہے۔ دن کا بقیہ حصہ ملنے جلنے والوں میں نکل گیا۔

دو مہینے کے طویل سفر میں اپنے ملک کے حالات سے قطعاً بے خبر رہے اس لیے رات کو ضروری اخبارات کا مطالعہ کرکے حالات پر عبور حاصل کرلیا۔

عرس حضرت سیدنا مولانا مطیع الرسول القادری قدس سرہ النورانی

اگرچہ مدینہ منورہ سے جانعزیز عابد میاں سلمہ کے نام سرکار اقتدار مآب رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس شریف کا مسودہ مرتب کرکے بھیجدیا تھا اور وہ چھپکر بھی آگیا کالونی اور اپنے دوسرے عزیزوں کو بھیجدیا گیا۔ مگر بہت سے احباب کے نام رقعے نہیں جاسکے تھے اس لیے صرف دو دن کے اندر سارے رقعے جانا تھے اور عرس شریف کا تمام انتظام کرنا تھا اس لیے ۱۹ اگست سے عرس کے تمام انتظامات کا سلسلہ شروع کیا۔

پھر مجلس عاملہ کا جلسہ بلاکر دورے کے حالات ارکان مجلس عاملہ کے سامنے پیش کرنا تھے اور اپنے بیان کی کاپی منظور کرانی تھی اس طرف ہمارے آنے سے پہلے عبدالوہاب صاحب شرقی پاکستان کے نمائندے نے جنھیں حکومت نے نامزد کیا تھا انھوں نے باوجود اس کے کہ ماسکو میں اپنی ایک محررہ تقریر ریڈیو سے نشر کی جس میں تاثرات روس پر کافی اظہار خیال کیا ہے اس سے قطعاً مختلف ایک گمراہ کن

بیان ڈان وغیرہ میں شائع کرادیا جس کی وجہ سے شہر میں کافی بے چینی تھی ضروری تھا کہ ہمارا بیان شائع کیا جائے۔

پہلے سرکار مقتدر رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس شریف کے معمولات سے ۲۶ محرم الحرام مطابق ۲۳ اگست دو نشستوں میں فراغت پائی الحمد للہ مجمع کافی رہا ۳½ بجے شب کو محفل سماع سے فراغت پائی۔

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کا جلسہ

۲۵ اگست کی شام کو مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کا جلسہ منعقد ہوا اکثر و بیشتر اراکین عاملہ شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد صدر جمعیۃ و قائد وفد نے سفر روس اور دورہ یورپ اور مدینہ منورہ مکہ معظمہ کے قیام کے حالات سفر پیش کئے۔ ازاں بعد مجلس عاملہ نے حسب ذیل مرتب شدہ بیان منظور کیا۔

حضرت علامہ بدایونی کا بیان

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفد نے ۳۰ جون سے ۲۳ جولائی ۱۹۵۷ء تک تاشقند سمرقند۔ استالن آباد۔ ماسکو۔ لینن گراڈ کا دورہ کیا۔ ہم نے ان مقامات کی مسجدوں، خانقاہوں، اولیاء اللہ کے مزاروں۔ کارخانوں۔ اسکولوں۔ یونیورسٹیوں لائبریریوں ثقافتی اداروں، تاریخی مقامات کا معائنہ کیا عوام کی زندگی کو قریب سے دیکھا۔ مذکورہ بالا مقامات کے مسلمانوں میں نماز و عبادت کا کافی شوق اور عملی جذبہ پایا۔ وہ عبادت و نماز کی ادائیگی میں پوری طرح آزاد ہیں ان کی مسجدیں نمازیوں سے لبریز ہیں۔ مسجدوں میں عام طور پر پنجوقتہ نمازوں کے لئے بوڑھوں کی تعداد زائد ہوتی ہے۔ البتہ نوجوان صرف جمعہ و عیدین میں شریک ہوتے ہیں ہم نے نوجوانوں کی اس حالت کا اندازہ لگا کر اس کی اصلاح

Marfat.com

کے لئے چند تحریکات کیں جو منظور کی گئیں۔

مسجدیں، خانقاہیں، اولیاء اللہ کے مزارات کافی آراستہ ہیں۔ ان سب کا انتظام ادارۂ دینیہ طاشقند کی سپرد ہے۔ یہ ادارہ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت میں بہت بہتر کام کر رہا ہے۔ مسجدوں کی مرمت و درستی کے لئے مسلمان عام و خاص چندے دیتے ہیں۔ اماموں، خطیبوں، عالموں، قاضیوں کا تقرر و انتظام ادارۂ دینیہ کرتا ہے۔ مزارات و خانقاہیں اپنی اصلی اور اچھی حالت میں ہیں۔ مسلمان ہر جگہ خوش حال اور مطمئن ہیں۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔ ان علاقوں میں ایک آدمی بھی ہمیں سوال کرنے والا نظر نہیں آیا۔ طاشقند و سمرقند، استالن آباد کے کارخانوں اور دوسرے شعبہ جات میں مسلمان کافی تعداد میں ملازم ہیں یہاں کی وزارتیں بھی مسلمانوں کی اکثریت کے باعث مسلمانوں کے پاس ہیں۔ کاشتکاروں کا معیار زندگی بہت بہتر ہے۔ حکومت نے ان کے لئے ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچا رکھی ہیں۔ جگہ جگہ مختلف قسم کے فارم کھلے ہوئے ہیں۔ جو بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ البتہ بعض بعض مقامات کی سڑکیں پختہ نہیں ہیں۔

حکومت نے ملک بھر میں فری تعلیم اور مفت علاج کا ایک جال پھیلا رکھا ہے۔ یہاں کے اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کا انتظام کافی اعلیٰ ہے۔ ماسکو یونیورسٹی دنیا بھر میں سب سے زیادہ ممتاز درجہ رکھتی ہے جس کی عمارت ۳۳ درجوں کی ہے بیک وقت ۱۷ ہزار طلبا کے رہنے کا انتظام ہے۔ دنیا کے ہر گوشے سے طلبا تعلیم حاصل کرنے یہاں آتے ہیں۔ بلاشبہ یونیورسٹی یادگار عالم حیثیت رکھتی ہے۔ روسی نظام تعلیم میں مذہب کا کوئی مقام نہیں اسی وجہ سے نوجوان آہستہ آہستہ دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم نے

Marfat.com

اس بات کا اندازہ کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارہ دینیہ و دیگر علمائے مشائخ سے تحریک کی کہ وہ مساجد میں شبینہ مدارس کھول کر مذہبی و دینی تعلیم کا انتظام کریں ان سب نے ہماری تجویز کو قبول کیا دوسرے دن وزیر تعلیم سے ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی انھوں نے مساجد کے اندر دینی تعلیم کی تجویز کو منظور کیا اور ایسے مدارس کو ایڈ دینے کا بھی وعدہ کیا۔

ہمیں یہ دیکھ کر بھی مسرت ہوئی کہ بعض بعض مقامات پر نئی مسجدیں بھی تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہم نے حکومت روسیہ سے تحریک کی کہ وہ مسلمانوں کو تعداد کے لحاظ سے عام طور پر مسجدیں بنانے کی اجازت دے۔ اسی طرح ہم نے یہ تحریک کی کہ مسلمانوں کو فریضۂ حج کی ادائیگی اور زیارتِ حرمین کے لئے سہولتیں دیجائیں

عام و خاص مسلمانوں میں پاکستان سے ہمدردی کا جذبہ

طاشقند و سمرقند وغیرہ میں ہم نے یہ مشاہدہ کیا کہ مسلمان عام و خاص پر پاکستان سے ہمدردی کا پورا پورا جذبہ رکھتے ہیں۔ ہم نے ۵۰-۶۰ ہزار تک مجمعوں کو مخاطب کیا پاکستان کے مسائل سے انھیں پوری طرح ہمدردی ہے۔ ہم نے مسائل پر تفصیلی حیثیت سے روشنی ڈالی انہوں نے پاکستان سے دوستی و محبت کے عہد و پیمان ہمارے ہاتھ پر کئے۔

ہم لوگ جس مقام سے جب رخصت ہوتے تو وہاں کے مسلمان گریہ و بکا کرتے۔ پاکستان کے لئے دعائیں کرتے ان کے اخلاص و محبت سے لبریز جذبات کو ہم فراموش نہیں کر سکتے۔

اسی طرح یہاں کے وزراء و عمال کا طرز عمل ہمارے ساتھ انتہائی محبت و اخلاق کا رہا۔ ان سے مسئلہ کشمیر پر آزادانہ حیثیت سے مفصل باتیں ہوئیں۔ الحمدللہ ہم پاکستان کے موقف سمجھانے میں کامیاب ہوئے انہوں نے استصواب رائے

عامہ کے اصول کی حمایت کا وعدہ کیا۔ یہ حضرات پاکستان سے دوستی و تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

سفر ماسکو و لینن گراڈ دو ہفتے سمرقند و طاشقند استالن آباد کا دورہ کر کے ہم لوگ طاشقند سے اس جٹ طیارے میں ماسکو کے لئے سوار ہوئے جو ۸۵ سیٹوں کا طیارہ ہے اور عام طیاروں کے مقابلہ میں ۱۳ گھنٹے کی بجائے صرف ۴ گھنٹے میں ماسکو پہنچائے گا۔ طاشقند سے ماسکو تین ہزار میل ہے۔ طاشقند پر کئی سو علما و مشائخ و زعمائے نے ہمیں الوداع کیا۔ ماسکو ایرپورٹ پر صدر ادارہ دینیہ ماسکو جناب حضرت مولانا مفتی شاکر صاحب و حضرت مولانا محمد صالح صاحب خطیب جامع مسجد و دیگر علماء نے ہمارا استقبال کیا اُترتے ہی معلوم ہوا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب استقبالیہ تقریر فرمائیں گے اور ہمیں اس کا جواب دینا ہو گا۔

چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب اور مولانا محمد صالح صاحب نے تقریریں فرمائیں ہم نے آخر میں ان تقریروں کا جواب دیا یہ تقریریں اسی دن ماسکو ریڈیو سے نشر کی گئیں۔

ارکان وفد نے ماسکو کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کی جہاں کافی تعداد میں مسلمان شریک تھے وفد کے قائد و ارکان کو ہدیہ مبارکباد پیش کیا گیا۔ وفد کی طرف سے قرآن کریم اور دوسرے ہدایا پیش کئے گئے۔

ماسکو یونیورسٹی ہم نے ماسکو کے خاص خاص مقامات کارخانے زمین دوز ریلیں اور دیگر عجائبات دیکھے آخر میں دنیا کی عظیم الشان ماسکو یونیورسٹی دیکھی یہ یونیورسٹی حکومت روس کا ایک معرکتہ الآرا علمی کارنامہ ہے ماسکو میں وفد کے اعزاز میں متعدد دعوتیں ہوئیں جن میں وفد کے ساتھ خیر سگالی

کا اظہار کیا گیا۔

لینن گراڈ کی تاریخی مسجد

ماسکو سے ہم لوگ لینن گراڈ کی تاریخی مسجد دیکھنے گئے یہ مسجد پورے علاقہ روس میں سب سے بڑی مسجد ہے یہاں ہم لوگوں نے جمعہ ادا کیا خطیب صاحب کی خدمت میں ہماری طرف سے ہدایا پیش کئے گئے بعد نماز تقریریں ہوئیں۔

پھر خطیب صاحب نے ایک شاندار دعوت دی اس کے اندر بھی وفد کو سپاسنامے اور ہدایا پیش کئے گئے اس دعوت میں ہم نے پاکستان دوستی پر تمام علماء و مشائخ سے باقاعدہ بیعت لی دوسرے دن ماسکو واپس آ گئے تین ہفتے کا پروگرام مکمل کر کے ماسکو سے لندن۔ جنیوا۔ روم۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ طیبہ میں ۱۳ دن حاضر رہ کر براستہ طہران۔ ۲۰ اگست کو کراچی پہنچ گئے۔ واپسی پر ہمیں علم ہوا کہ کسی غیر ذمہ دار فرد نے یہ اطلاع شائع کی کہ ہم نے روس میں ناچ کی مجلس میں شرکت کی۔ یہ خبر افترائے محض ہے ناچ کے کسی جلسہ میں ہم نے شرکت نہیں کی۔ حتیٰ کہ ہم نے سینما تک نہیں دیکھا انشاء اللہ تعالےٰ تفصیلی حالات کسی اور موقعہ پر شائع ہونگے۔

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ نے اس بیان کی منظوری دیدی اس کے بعد یہ بیان کراچی کے اردو انگریزی اخبارات میں شائع ہوا۔

ہم نے اس سفر میں جو کچھ دیکھا تھا اسے بلا کم و کاست شائع کر دیا۔ نہ ہمارا خیال پہلے تھا نہ اب ہے کہ روس کوئی مذہبی حکومت ہے۔ وہ یقیناً لادینی حکومت ہے اس کے بہت سے نظریات سے ہمیں دیرینہ اختلاف رہا ہے ہم نے اس پر مطبوعہ رسائل شائع کئے ہیں۔ لیکن جس قدر حالات وہاں اب بدل گئے ہیں اور ان کے بعد جو کیفیت مسلم اکثریت والے حلقوں میں ہے وہ یہ ہے کہ وہاں مسجدیں عبادت خانے مزارات و خانقاہیں آزاد ہیں اور یہ پروپیگنڈہ قطعاً

غلط ہے کہ پورے روس میں تمام مسجدوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ البتہ روس کے یورپین علاقے کے وہ حالات نہیں۔ جو مسلم اکثریت کے علاقوں میں ہیں ان ممالک میں دورہ کرنے والے کو سب سے پہلے اپنا گرد و پیش پھر دوسرے ممالک کے حالات کا جائزہ لے کر حالات کا مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ خود ہمارے اپنے یہاں کی مساجد میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی تعداد کتنی جمع ہوتی ہے۔

عام طور پر مزارات و خانقاہیں کس حالت میں ہیں۔ ایک لادین ملک میں ہم نے جو کچھ دیکھا وہ تخیلات سے بعید تھا۔ ہمیں روسی نظام سے بعض امور میں شدید اختلافات ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے کہ ہم نے جو کچھ دیکھا اُسے اختلافی جذبات کے باعث غلط پیش کریں۔ اس سفرنامے میں بلا کم و کاست اپنے مشاہدات پیش کر دیئے ہیں۔

ہمیں حیرت و استعجاب ہے کہ ہماری واپسی سفر سے قبل محمد عبدالوہاب ساکن نوا کھالی اور مسٹر راغب احسن صاحب نے جنہیں وزارتِ خارجہ نے اس اصرار کے ساتھ ہمارے وفد میں داخل کیا تھا کہ اگر آپ اُن کو شامل نہ کریں گے تو آپ کو روس جانے سے روک دیا جائے گا۔ حالات و مشاہدات سے منافی بیانات کا مکروہ سلسلہ شروع کیا۔

یہ وفد مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کا تھا اول تو ہماری حکومت کے لیئے یہ امر نامناسب تھا کہ وہ کسی بھی جماعت میں اپنی مرضی سے دو اصراری ناموں کا زبردستی اضافہ کرائے۔

اس قسم کے بیانات کی نوعیت سرکاری قسم کے لوگوں کی ہے ان حضرات کا نہ جمعیۃ سے کوئی تعلق پہلے تھا نہ اب ہے اس لئے اُن بیانات میں جو زبان اور طریقۂ استدلال اختیار کیا گیا وہ قطعاً غیر ذمہ دارانہ ہے جو مملکتِ پاکستان

Marfat.com

اور حکومت روس یہ دونوں کے لئے مضرت رساں ہوگا۔ جہاں تک روسی نظریات کا تعلق ہے ہمیں بھی وہاں کی لادینیت سے دیرینہ اختلافات رہے ہیں وہ اختلافات اپنی جگہ ہیں لیکن اس کے یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ حقائق سے انکار کیا جائے اور جو مشاہدات کیئے گئے انہیں کسی کے اشارے پر غلط رنگ میں ظاہر کیا جائے کسی بھی خیرسگالی وفد کے یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ حقائق وواقعات کو مکروہ صورت میں ظاہر کیا جائے۔ ہمارے نزدیک مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا مسئلہ انتہائی نازک تھا۔ ہم نے وہیں اس اہم ضرورت پر ذمہ دار حضرات سے باتیں کر کے ایک راہ نکالی اسی طرح مسئلہ حج یا ماسکو کی جامع مسجد کا معاملہ یہ دو مسئلے نازک تھے ہم نے وہاں ان معاملات پر مناسب طریقے سے باتیں کر کے مفید صورتیں پیدا کرنے کا وعدہ لیا۔

جن افراد کی ذہنیت کا یہ عالم ہو کہ وہ طاشقند میں فرمائیں کہ ہم ماسکو نہیں جا سکتے بلکہ ہم اپنے اوپر گولی چلا کر جان دیدیں گے۔ کیونکہ ہم اگر ماسکو گئے تو ہمارا پرچہ بند ہو جائے گا۔ انہوں نے مراجعت کے بعد جس قسم کے بیانات دیئے وہ ایسے ہیں کہ ایک مبتدی طالب علم بھی ان سے اچھا لکھ لے گا۔

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان نے ان مہمل بیانات کے طویل سلسلے کو جاری رکھنا اس لئے مناسب نہیں سمجھا کہ ہمارے نزدیک ہر جگہ تعمیری خدمت ہے نہ کہ تخریب۔ مرکزی جمعیتہ باہمی انشقاق اور رکنڈوری میں پڑنا نہیں چاہتی۔ یہ بیانات اس لئے اور فقط اس لئے نکلوائے گئے کہ عوام کو رائے قائم کرنے میں دشواری ہو۔ بعض لوگ حیرت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیانات میں تخالف کیسے ہو گیا۔ موجودہ دور میں وزارتیں پارلیمنٹ کے ارکان توڑے جا سکتے ہیں اور اپنے اعزاز کی خاطر حقائق پر لات مار سکتے ہیں۔ تو مشاہدات کے خلاف دوسرا راستہ اختیار کر لینا دشوار بات نہیں ہے۔ جہانتک ہماری رائے اور مشاہدات

Marfat.com

کا تعلق ہے ہم نے روس میں جو کہا وہ پاکستان میں کہہ رہے ہیں کہ طاشقند سمرقند استالن آباد کی مساجد و مقابر۔ خانقاہیں مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں مساجد میں عبادت وغیرہ کی آزادی ہے۔ مساجد اچھی حالت میں ہیں سوائے دو مسجدوں اور ایک خانقاہ کے وہ تمام مسجدیں جو ہم نے دیکھیں آباد اور اچھی حالت میں ہیں۔

ہم خود اگر اپنے ملک میں دیانتداری سے غور و فکر کریں تو ہمارے یہاں کی بہت سی مسجدیں خانقاہیں ویران ہیں۔ یہاں کے طلباء عام طور پر پنجوقتہ نمازوں میں نہیں ہوتے۔ پھر وہ طلبا جو عیسائی اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کے مذہبی حیات کس طرف جا رہے ہیں۔ جس ملک کو کتاب و سنت کی اساس پر بنایا گیا آج وہاں کتاب وسنت اور مذہب کے ساتھ کیا کھیل ہو رہا ہے۔

اسلامی ممالک میں ترکی و ایران یا دیگر مقامات میں مذہبی حیات کا حال کیا ہے یہ وہ امور ہیں جن پر ہماری نظریں پڑھنی چاہئیں۔

مسٹر راغب احسن یا عددی صاحب نے جن عناصر و افراد کے اشاروں پر جو بیانات قلمبند کئے ان میں یا تو آج سے پچاس برس پہلے کے حالات ہیں یا دل کھول کر گالیوں کا ایک پشتارہ پیش کیا گیا ہے۔ راغب صاحب کی پوری عمر میں یہ پہلا سفر تھا جو انہوں نے فرمایا۔ ابتدائی سفروں میں زیادہ تر وہ بیمار رہے۔ اس قدر طویل دورے میں حضرت ایک بار طاشقند میں ایسی شاندار تقریر فرمائی کہ پاکستان کے سرکاری نمائندے مسٹر افتخار نے بھی اپنا سر پیٹ لیا۔ وہ شکوہ کرتے ہیں کہ جمعیۃ کے وفد میں دو نوجوان لڑکے مولانا نورانی میاں اور مولانا جیلانی میاں کو کیوں لیا گیا۔ یہ وہی لڑکے تھے جو از اول تا آخر آپ کے ترجمان بنتے تھے۔ دورہ روس کے بعد جناب ایک لفظ عربی بولنے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے نورانی میاں ہی حضرت کی ساری ضروریات پوری کراتے اور آپ کے مفہوم کو پیش کرتے تھے۔

Marfat.com

رہی یہ بحث کہ جمعیت نمائندہ جماعت نہیں تو سوال یہ ہے کہ راغب صاحب ایسی جماعت کے وفد میں کیوں شامل ہوئے پھر جدے سے لے کر تا زمانۂ قیام کراچی بار بار جمعیتہ سے کیوں اصرار تھا کہ سفارتخانہ روس سے نو سو روپے دلوا دیئے جائیں (اب رہے مسٹر عدنی تو یہ اپنے جسم کی ضخامت اور آرام طلبی کے لحاظ سے کسی شہنشاہ سے کم نہیں۔ چار قدم چل کر پانی اور آرام کے بغیر جو کچھ کر نہ سکتے ہوں جو تاشقند سے روس جاتے ہوئے اس قدر مختل الدماغ ہو گئے کہ فرماتے تھے ہم ماسکو ہرگز نہ جائے گا اپنے اوپر شوٹ کر لے گا کیونکہ اگر ہم ماسکو گیا تو سعودیہ عربیہ ہمارا پرچہ بند کر دے گا۔ ہم گھر سے نہ کپڑے لایا نہ روپیہ ہم بغیر اس کے کس طرح جائیں۔ جمعیتہ کے پیش نظر مسلمانان روس کا مشاہدہ کرنا تھا نہ کہ روپیہ حاصل کرنا انہوں نے بھی اپنے پرچہ میں اونچی توقعاتِ اعانت کی۔ امید ہے وفد کے خلاف جو کچھ کہا وہ مضحکہ خیز اور مجنونانہ تخیلات کے مترادف ہے۔ انہوں نے جو حرکات مذبوحی تاشقند اور دوسرے مقامات میں کیں وہ اس قابل نہیں جن کا تذکرہ اس سفرنامے میں کیا جائے۔ کسب زر کی خاطر جو طرز تحریر انہوں نے اختیار کیا وہ انہیں مبارک ہو۔

اچھا ہوا کہ وہ ہم سے جدا ہو کر ایک ایسے مقام پر آ گئے جہاں کے وہ عادی ہیں۔

محمد عبدالحامد القادری البدایونی
صدر جمعیتہ مرکزی علمائے پاکستان کراچی

Marfat.com